معیار البلاغۃ

رسالہ بزبان اُردو در بیان علوم معانی و بیان و بدیع و عروض و قافیہ و اقسام نظم و نثر و فصاحت

مصنفہٗ

دبیر باتوقیر تحریر عدیم النظیر سحبان عصر حسان دہر المعی لوذعی ذوی الرائے الصائب بلند فکر ذوفنون

منشی دیبی پرساد صاحب متخلص بہ سحر بدایونی

ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون

بعد نظر ثانی مصنف ممدوح و اضافۂ فوائد و نکات و مجوزات مطبوعۂ سابق

حسب خواہش شائقان

بار سوم

بمقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین بکمال خوش اسلوبی چھپا

بماہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

ان من البیان لحکمۃ و ان من الشعر لسحراً

نسخہ بدیع شگرف خطاب بعلم معانی و بیان و بدیع و عروض و قافیہ و اقسام نظم و نثر و فصاحت میں از جناب مولانا با افادت مستحی



مجدد نظر ثانی جناب مصنف و اضافہ فوائد نکات و متروکات مطبوعہ سابق حسب خواہش شائقان بار سوم

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

زمین پہ ذ سام رہ گیا ٭ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ٭ یعنی ایسے ایسے فرد جیسے رستم و سام لطیف شعر ٭ خوش اب قیس بھی ہمسر مرا سودا مین بنتا ہی ٭ کہیے اسکو گر خبطی تو پھر کہیے کہ کیا کہیے ٭ یا استلذاذ طبع میر حسن شعر ٭ مرے نوجوان مین کدھر جاؤن پیر ٭ نظر تو نے مجھپر نکی بے نظیر ٭ نام بے نظیر کا لذت طبع کے واسطے مذکور ہوا یا رحم دلانے کے لیئے شعر ٭ ملا پر ترے ناتے کا پتا او لیلی ٭ چھان ڈالے ترے مجنون نے بیابان کتنے ٭ ترے مجنون رحم دلانے کے لیئے مذکور ہوا - کبھی تفاول کے لیئے - جیسے جوان بخت اس شعر مین - ذون شعر ای جوان بخت مبارک ترے سر پر سہرا ٭ آج ہی یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ٭ کبھی واسطے تبرک کے نسیم شعر بولا وہ خدا خدا کرو واہ ٭ ہی جملہ جہان کا مالک اللہ ٭ کبھی واسطے کنایہ ایسے معنی کے جو علم سے نکلتے ہون - جیسے شیر افگن خان آئے جبکہ کنایہ اُسکے شجاع ہونے سے ہو - غالب شعر دیا ہی خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے ٭ بنا ہی عیش تجمل حسین خان کے لیئے ٭ کبھی اظہار تعظیم نظیر کے لیئے آتا ہی - مومن شعر تری غلامی کی دولت سے خاکپاے بلال ٭ سفیدہ رُخ فغفور چین و قیصر روم ٭ فغفور و قیصر اس لیئے مذکور ہوے جس سے خاکِ پاے بلال کی عظمت ظاہر ہو کبھی حیران و مشوش کر دینا سامع کا منظور ہوتا ہی - تسنی شعر کہ سہراب کا کام آخر ہوا ٭ نشان مٹ گیا نام آخر ہوا ٭ اگر کہتا کہ تیرے بیٹے کا کام تمام ہوا - تو سامع کو تشویش نہوتی جو سُہراب کے نام سے ہوئی کبھی مسند الیہ لقب و کنیت کے ساتھ آتا ہی یہ بھی کبھی تحقیر کے لیئے ہوتا ہی شعر کرتا ہی بو الفضول عبث لافِ عاشقی ٭ یہ عاشقی ہی بازی طفلان نہین کوئی ٭ بقا شعر دست ناصح جو مری جیب کو اکبار لگا ٭ پھاڑ ڈالا ایسا کہ پھر اُسمین نہ رہے تار لگا ٭ بو الفضول کنیت ناصح لقب ہی - مسند الیہ کو معروف باسم اشارہ لاتے ہین جہان اُسکی تمیز کامل منظور ہو - رنگین شعر یہ مراجی ہی جانے ہے ترے لکنت کے عالم کو ٭ نہ اشارہ ہی کچھ تقریر مجھسے ہو نہین سکتی ٭ لا اعلم شعر مین وہ نہین کہ کرون سیر بوستان تنہا ٭ بہشت ہو تو نہ منھ کیجیے باغبان تنہا ٭ یا واسطے بیان قرب و بعد مسند الیہ کے لا اعلم شعر یار سے ہے لطف مرکا آہ یہ ہو وہ نہو ٭ یہ کوئی محفل ہے ساقی واہ یہ ہو وہ نہو ٭ یہ - قریب کے لیئے وہ - بعید کیلیئے لفظ اشارہ ہے - اشارہ قریب کبھی واسطے تعظیم مسند الیہ کے آتا ہی ناسخ شعر یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہے ٭ وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے ٭ امانت شعر کیا کیا انداز لگاوٹ کے ہین اس عشق کو یاد ٭ کر دیا کتنون کو اُلفت کی ہوا مین برباد ٭ کبھی واسطے

تحقیر مسند الیہ کے مومن **شعر** ان نصیبوں پر کیا اختر شناس ✣ آسمان بھی ہے ستم ایجاد کیا ✣ اشارہ
بعید بھی بغرض تعظیم آتا ہی جرأت **شعر** در تک اب چھوڑ دیا گھر سے نکل کر آتا ✣ یا وہ راتوں کو صدا بھیں
بدلکر آتا ✣ غالب **شعر** مرگیا پھوڑ کے سر غالب وحشی ہی ہی ✣ بیٹھنا اُسکا وہ آکر تری دیوار کے پاس ✣
جوامر عزیز و معظم تھا اُسکی طرف لفظ وہ سے اشارہ کیا اور بغرض تحقیر شیفتہ **شعر** دو شیفتہ کر دھو چکی
حضرت کے زہد کی زمین کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے ✣ سودا **شعر** نہ پڑھیو یہ غزل سودا تو ہرگز
میر کے آگے ✣ وہ ان طرزوں سے کیا واقف وہ یہ انداز کیا جانے ✣ کبھی ہم اشارے کو حذف کر دیتے ہیں
واسطے ترحم کے۔ ذوق **شعر** قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ میں ہوا ✣ بیچارہ سینہ چاک گریبان
دریدہ تھا ✣ واسطے مذمت کے۔ ناسخ **شعر** تنگ آکر جب کہا میں نے کہ مر جاؤں کہیں ✣
بدگمان سمجھا کہ اسکو اشتیاقِ حور ہے ✣ کبھی اسم اشارہ کے بعد لفظ جو یا کہ لاتے ہیں اور اسم
موصول ہو جاتا ہی اُس سے کبھی یہ غرض ہوتی ہی کہ جو احوال مسند الیہ سے مختص ہی اور مخاطب
کو اُسکا علم صرف بذریعہ صلہ ہو سکتا ہو اُسکے معلوم کرانے کو لاتے ہیں۔ ناسخ **شعر** اُسنے
جس سنگ پہ کھودی تھی شبیہ شیرین ✣ قبر فرہاد کو لازم ہی اُسی کا تعویذ ✣ یا جہاں مسند الیہ
کا نام مکروہ ہو۔ جرأت **شعر** آج بھی اُسکے جو ملنے کی نہ ٹھہرے گی تو بس ✣ ہم وہ کر بیٹھیں گے
جو دل میں ہیں ٹھہرائے ہوئے ✣ یعنی مرجائینگے۔ یا جس جگہ غرض کلام کی تاکید منظور ہو مصحفی
شعر چھ گھٹ پہ جسکی میں نے رو رو کے رات کاٹی ✣ سنتا ہوں صبح کیا وہ مہمان کس کے گھر ہیں ✣ موصول
جو مصرع اول میں ہی موکد مقصود کلام بیوفائی معشوق ہی ولہ **شعر** ہائے وہ دل کہ جسے میں نے
بغل میں پالا ✣ اب اُسے یوں ہدفِ ناوکِ مژگان دیکھوں ✣ یا جہاں تعظیم و تخویف منظور ہو
لا اعلم **شعر** بس اب آپ تشریف لیجائیے ✣ گذرنی ہی جو کچھ گذر جائے گی ✣ یعنی جو صدمہ عظیم
و خطرناک گذرنا ہی۔ یا واسطے اظہار خطا و تنبیہ مخاطب کے جرأت **شعر** اب آکے گذار انہیں اُس
شوخ کے در پر اپنا ✣ جسکے ہم گھر کو سمجھتے تھے کہ ہی گھر اپنا ✣ غالب **شعر** عرض نیاز عشق کے
قابل نہیں رہا ✣ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا ✣ کبھی واسطے تعظیم غیر خبر کے سودا **شعر**
زبان ہی شکر میں قاصر شکستہ بالی کی ✣ کہ جسنے دل سے مٹا یا خلش جدائی کا ✣ موصول
کی جو غیر خبر ہی خبر میں مدح کی ہی کبھی واسطے اہانت غیر خبر کے۔ رضی۔ **شعر**

معرف بالاضافت

بن عشق آدمی کی ذرا شان ہی نہیں ✤ جسکو ہوے عشق وہ انسان ہی نہیں ✤ غیر خبر یعنی وصول کی
خبر مین مذمت ہے۔ کبھی مسند الیہ معرف بالاضافت آتا ہی۔ بغرض اختصار کلام مومن شعر تو آپنے جواب
برا ہی دیا دلے ✤ مجھسے بیان نہ کیجے عدو کے پیام کو ✤ عدو کا پیام اختصار ہی اسکا کہ وہ پیام جو عدو نے
بھیجا۔ ذوق شعر وہ آئین گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہی ✤ کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین ✤
اپنا گھر اختصار ہی اسکا کہ وہ گھر جسمین ہم رہتے ہین یا بغرض تعظیم شان مضاف غالب شعر جان پناہا
دل و جان فیض رسانا شاہا ✤ وصی ختم رسل تو ہی بفتواے یقین ✤ ختم رسل کا وصی ہونا باعث
اعزاز مدح ہی۔ بقا شعر دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ اللہ رے مین ✤ اسکا مین چاہنے والا ہون بقا
واللہ رے مین ✤ یا واسطے تعظیم شان مضاف الیہ کے۔ جیسے ہمارا گھوڑا لاؤ یعنی ہم ایسے ہین کہ ہمارا
گھوڑا ہی۔ میر حسن شعر ارے ہو کوئی ہان ذرا جائیو ✤ مری عیش بائی کو لے آئیو ✤ یا تحقیر مضاف
مومن شعر تو آپنے جواب برا ہی دیا دلے ✤ مجھسے بیان نہ کیجے عدو کے پیام کو ✤ مضاف کرنے
عدو کے کلام کی تحقیر ثابت کی یا تحقیر مضاف الیہ۔ میر شعر فاتحہ کو نہ بعد مرگ آیا ✤ میر کے یار کی طرح دیکھیو ✤
یا جیسے یہ سرکار کے سپاہی ہین جبکہ کوئی بجبن کی بات اس سے صادر ہو یا جہان تفصیل محال یا دشوار ہو یا
ضرورت تفصیل نہو یا در صورت تفصیل تقدیم و تاخیر مین ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہو جیسے اہل حکمت یاران وطن
میر شعر مستی مین لغزش ہو گئی معذور رکھا چاہیئے ✤ ای اہل مسجد اس طرف آیا ہون مین بہکا ہوا ✤ لا اعلم
شعر ہوے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین ✤ حرم کے رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے
ہین ✤ اضافت کبھی باعتبار مجاز یا دنے ملابست ہوتی ہی۔ سحر لکھنوی۔ شعر اس اپنے لکھنؤ کی بھی کیا
سرزمین ہی ✤ زیب النسا سے نور جہان سے ذہین ہی ✤ تمام لکھنؤ متکلم کا نہین مگر تھوڑی سے
ملابست کے لحاظ سے اپنے لکھنؤ کہا۔ مسند الیہ کو نکرہ لاتے ہین جہان کوئی فرد غیر معین افراد جنس سے
مطلوب ہو۔ غالب شعر شعلہ مین یہ کرشمہ نہ برق مین یہ ادا ✤ کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تند خو کیا ہی ✤
غیر معین کوئی شخص۔ کبھی کوئی نوع افراد جنس سے مراد ہوتی ہی۔ غالب شعر مانع دشت نوردی
کوئی تدبیر نہین ✤ ایک چکر ہی مرے پانون مین زنجیر نہین ✤ یعنی ایک قسم کا چکر۔ واسطے تعظیم کے
حکیم تصدق حسین خان لکھنوی شعر ایک مرشد ہو تم قصور معاف ✤ سن چکی ہونگی آپ کے اوصاف
یعنی بڑے مرشد ہو۔ واسطے تحقیر کے۔ غالب شعر اک کھیل ہی اورنگ سلیمان مرے نزدیک ✤

مسند الیہ نکرہ

اک بات ہو اعجاز مسیحا مرے آگے ٭ یعنی حقیر کھیل واسطے تقلیل کے۔ میر شعر جسدم زبان پہ یار ترا نام آگیا ٭
کچھ دل کو چین جان کو آرام آگیا ٭ واسطے تجدید نشاط کے ٭ شعر کوئی تڑپے ہی مارا چشم کا
اور کوئی قامت کا ٭ ترے کوچے مین ہی گرم آج ہنگامہ قیامت کا ٭ واسطے تعجب کے۔ مصحفی شعر
کہین صبح ہی ہوتی ہی نہ عذاب آتا ہی ٭ رات کیا آئی ہی اک مجھپہ عذاب آتا ہی ٭ یعنی بلائے عظیم وعجیب
تنکیر کبھی محض تاکید کے واسطے آتی ہی۔ مثلاً زید کسی نہ کسی جگہ ملے گا یعنی ضرور ملے گا۔ یا کوئی نہ کوئی
آدمی آوے گا۔ یعنی بالضرور آدمی آوے گا۔ کبھی عَلَم کو نکرہ کرلیتے ہین اور اُس سے وہ معنے
مقصود ہوتے ہین جسمین وہ مشہور ہو جیسے ہین کوئی خدا تو نہین۔ خدا عَلَم کو نکرہ کرلیا۔ معنی یہ کہ
صاحب قدرت نہین۔ کیونکہ خدا کی قدرت مشہور ہی۔ خادم شعر اسکے ہاتھون اک جہان

صفت

ویران ہی ٭ چشم بھی میری کوئی طوفان ہی ٭ کوئی طوفان۔ یعنی کوئی ویران کنندۂ عالم۔ کبھی
مسند الیہ موصوف ہوتا ہی اور یہ صفت کبھی قید اتفاقی ہوتی ہی۔ یعنی اُس سے کوئی غرض متعلق
نہین۔ لا اعلم شعر ہمارے بعد ساقی قلقل مینا نہوئے گا ٭ مئے گلگون کا شیشہ ہچکیان لیلیکے
روئے گا ٭ صفت کبھی تخصیص کے لئیے ہوتی ہی۔ صفدری شعر آنکھ اپنی یہ کس کے دُرِ دندان سے
لڑی ہی ٭ جو اشک مسلسل ہی سو موتی کی لڑی ہی ٭ ذوق شعر فلک کیا فتنہ سازی مین ہمسر
چشم فتان سے ٭ گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اُسکی مژگان سے ٭ صفت اشک کی مسلسل خاص
مطلوب تھی تاکہ تشبیہ موتی کی لڑی کی ثابت ہو اور شعر دوم مین خاص سرمہ آلود تاکہ فلک کے ہمرنگ
ہو۔ کبھی واسطے مقابلہ کے۔ ضمیر شعر مین بتاتا ہون ضمیر اب کچھ تجھے بھی ہی خیال ٭ چشم خواب آلود اُسکی
فتنۂ بیدار ہی ٭ خواب آلود صفت چشم بغرض مقابلۂ فتنۂ بیدار کے لایا یا بالعکس یا استہزا کے لیئے
ذوق شعر جو پاس مہر و محبت یہان کہین بکتا ٭ تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیئے ٭ مہربان صفت
معشوق بطور استہزا کے ہی۔ یا صفت جو تخصیص موصوف کی کرتی ہی۔ غالب شعر فلک سے
ہمکو عیش رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہی ٭ متاع بردہ کو سمجھے ہوے ہین قرض رہزن پہ ٭ یعنے
خاص وہ عیش جو جاتا رہا یا مسند الیہ کی مدح یا ذم کرتی ہو۔ لا اعلم شعر یہ عشق ایسی بلاے
بد ہی جسکے نام کی دولت ٭ درختون کو سکھاتا ہی لپٹنا عشق پیچان کا ٭ یا صفت کی تاکید کرتی ہو
جوشش شعر ہماری آہ کے صدمے نہین اُٹھانے کا ٭ یہ چرخ بام کہن ہی کسی نہ ملنے کا ٭

کبھی تاکید ہی کیونکہ کسی زمانہ کا اور لن ہم معنی ہین۔ مسند الیہ کی تاکید بغرض تقریر ہوتی ہی یعنی ذہن
سامع مین اُسکا مقرر اور معین کر دینا کہ اُسمین غیر کا گمان نہ رہے۔ ذوق شعر عزیز اصلاً نہین سرمایہ
ہمت کو کہ ہر بانے ٭ گرہ دیگر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے ٭ لفظ اصلاً نے یہ گمان رفع کر دیا کہ
شاید تجوز ہوا ہو یا مبالغۃً ایسا کہا ہو یا دفع وہم عدم شمول۔ حکیم تصدیق حسین شعر جمع ہولین
سب اقربا جسدم ہو رکھنا اُسوقت تم وہان پہ قدم ٭ سب سے یہ گمان رفع ہو گیا کہ کوئی اُسمین
شامل نہین کیا گیا ہی۔ یا رفع تجوز جیسے مین خود وہان گیا تھا مخاطب جانتا سمجھا تھا کہ شاید کسی آدمی کو
بھیجا ہو گا خود سے وہ تجوز رفع ہو گیا۔ یا مین خود نہین گیا تھا رفع کرتا ہی مخاطب کے اس خیال کو کہ
متکلم ہی گیا تھا یا دفع سہو اور یہ تکرار لفظ سے ہوتا ہی۔ رند شعر باغ تاراج ہوا لوٹ گئی باد خزان ٭
آگئے آگئے ایام زوال بلبل ٭ تاکہ سامع کو گمان نہو کہ آگئے۔ اول مرتبہ سہواً نکل گیا بلکہ قصداً ہی
یا متکلم کو خیال ہو شاید لفظ آگئے سامع نے نہین سُنا یا اس لفظ کو اپنے حقیقی معنی پر حمل نہین کیا مسند الیہ
کے بعد بدل بغرض توضیح مدعا و تجدید نشاط سامع کے لاتے ہین۔ جیسے تیرا بھائی زید آیا شاہزادہ
سلیم نے فرمایا۔ سامع کو شوق پیدا ہوا کہ کس بھائی کا ذکر ہی یا کس شاہزادے کا نام سے وضاحت
ہوئی اور نشاط حاصل ہوا اسی طرح عطف بیان سے تشریح اور تمیز کامل حاصل ہو جاتی ہی جیسے
ابوظفر بہادر شاہ کا دیوان خوب ہی۔ ابراہیم ذوق اُستاد سخن ہی منشی شعر لگا کہنے یون
بہمن نامدار ٭ کہ آتا ہی رومین تن اسفندیار ٭ مسند الیہ کے بعد حرف عطف لانے سے
مسند الیہ کی تفصیل اختصار مسند کے ساتھ مطلوب ہوتی ہی جیسے زید اور عمر اور بکر آیا یا زید
مع عمر و بکر کے آیا مسند ایک ہی مسند الیہ تین۔ کبھی مسند کی تفصیل اختصار مسند الیہ کے
ساتھ ہوتی ہی جیسے زید آیا اور بیٹھا اور بولا پھر چلا گیا۔ پھر بھی حرف عطف ہی مگر اُسکے معنے
مین تعقیب ہی یعنی چلا جانا بعد مین واقع ہوا حروف تردید۔ یا کہ بھی حروف عاطفہ
مین شمار کیے جاتے ہین اور وہ تشکیک سامع کے لیے آتے ہین۔ نحرر شعر ہے زلف یا دھوان
ہی کہ شمع جمال کا ٭ اعجاز حسن و نار سے اونچا نہ ہو سکا ٭ یا ابر آفتاب کے پہلو مین آگیا ٭ پیدا ہی
یا کہ شام غریبان یہ برملا ٭ یا تخییر کے لیے۔ یعنی سامع کو مختار کر دینا جو صورت چاہے اختیار
کرے۔ لا اعلم شعر مرنے جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگو ٭ جو تمہین آپکو منظور ہو وہ جھٹ پٹ ہو ٭

یا حصر کے لیے ۔ رشک شعر یا ساتھ ترے سوئینگے یا قبر مین جا کر ۔ مدفن تو ملے گا جو ترا گھر نہ ملے گا ۔ یعنی
ان دو کے سوائے تیسری جگہ نہ سوئینگے ۔ معطوف اور معطوف علیہ مین اگر کمال اتحاد یا کمال تنافر
و استبعاد منظور ہوتا ہی تو صرف اُنھین کو ذکر کرتے ہین اور مسند کو حذف ۔ حافظ عبدالرحمن احسان
شعر کیا کام کسی سے ہمکو احسان ۔ ہم اور یہ بیکسی ہماری ۔ یعنی ہمکو بیکسی سے اتحاد ۔ اور رہ
ہمکو لازم ہی ۔ مومن شعر مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی ۔ یہ ذکر اور منھ آپکا صاحب
خدا کا نام لو ۔ یعنی تم مین اور عشق مین کمال منافات ہی ۔ کبھی تخویف و ترہیب کے لیے آتا ہی
شعر اگر ابکی نوبت شب وصل بولا ۔ چھری اور مرغ سحر کا گلو ہی ۔ مسند الیہ کی [illegible] ہی
اول تو یہ کہ وہ اصل ہی اور کوئی وجہ اُسکے تعقیب کی نہین جیسے زید عالم ہی ۔ یا یہ کہ سامع کے
ذہن مین خبر کی تمکین پیدا ہو کیونکہ مسند الیہ کی تقدیم سامع کو ایک قسم کا شوق دلاتی ہی ۔ لمولفہ
شعر محبت نے تری ای رشک لیلی ۔ مجھے مجنون کی صورت کر دیا ہی ۔ ابتدا سے سامع مشتاق
ہوگا کہ دیکھا چاہیے کہ محبت کی کیا خبر نکلتی ہی اور اُسنے کیا کیا اور بعد انتظار خبر معلوم ہونے سے
اُسکی تمکین زیادہ ہوئی ۔ نظم مین تقدیم ضرورت شعری پر محمول ہو سکتی ہی ۔ لہذا توضیح متن کے
لیے فقرہ نثر لکھتا ہون ۔ فقرہ سینہ آتش فراق مین سوزان ہی ۔ دل صدمہ ہجر سے مثال
ماہی بے آب تپان ہی ۔ رنگ رخ بسان برگ خزان دیدہ زرد ہی جگر درد مین گرد برد ہر
یا تعجیل نشاط جیسے یار آیا ۔ بنظر مزید اہتمام ۔ کافی ۔ شعر حمد لایق داور اکبر کو ہی ۔ خالق اشیا بحر و بر کو
ہی ۔ چونکہ حمد مقصود خاص تھا ۔ لہذا بوجہ ہمیت لفظ حمد کو مقدم لایا ۔ یا اس غرض سے کہ خبر فعلی
مبتدا کے ساتھ خاص ہی جیسے مین نے زید کو مارا ہی ۔ یعنے مارنا میرے ساتھ خاص ہی اور
کسی نے نہین مارا ۔ یا مین نے زید کو نہین مارا یعنی نہ مارنا میرے ساتھ خاص ہی اور کسی نے
مارا ہے ۔ لمولفہ شعر مین نے چاہا تو ہوئی شہر مین شہرت تیری ۔ میری ذات ہی ہوئی باعث
عزت تیری ۔ یعنی صرف میرے چاہنے سے اور کسی کے نہین ۔ یا جبکہ الفاظ مثل اور مرادف
اُسکے مسند الیہ ہون ۔ مصحفی شعر رشک ہی حال زلیخا پہ کہ ہم سے بدبخت ۔ خواب مین بھی
نہ کبھی وصل سے مسرور ہوئے ۔ یہان ہمسے سے کوئی اور شخص مثل متکلم مراد نہین بلکہ خود متکلم
فائدہ ابتک جو مذکور ہوا اُسکا بیان تھا کہ کلام مقتضائے ظاہر کے موافق ہو اب واضح ہو

تقدیم مسند الیہ

11

کہ کبھی کلام مقتضائے ظاہر کے مخالف بھی ہوتا ہی - وہ یہ مواقع ہین - اوّل مظہر کو بجائے مضمر لانا
اور یہ کبھی تو تلقین مخاطب اور سامع کے دل پر رعب جمانے کی غرض سے ہوتا ہی مثلاً بادشاہ کا
قول کہ حضور ارشاد فرماتے ہین - یا تمہار عجز و انکسار کے لیئے - ہوس شعر [illegible] کیا تمہارے حضرت
بندہ تو قدم ہو چکا اب ٭ یعنی مین - قرار شعر ہی ناز سے اُسکے ہی پیغام قضا کا ٭ کیون نام کیا آپنے
بد نام قضا [illegible] ترحم - تسلیم شعر دکھلاکے کہ سمن پری کو ٭ اب چین کہان بکاؤلی کو ٭ یعنی مجھکو
کہ بکاؤلی تیری عزیز ہون چین نہین اُسکی مدد کریا اس غرض سے کہ خوب ذہن نشین ہو جاے
یہ شعر محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہی نور ٭ نہوتی محبت نہوتا ظہور ٭ بجاے وہ نہوتی کے دوم مضمر
کو بجاے مظہر لانا اسکے کئی اقسام ہین ایک یہ کہ ضمیر بے ذکر مرجع لاتے ہین - اس دعوے سے
اگر [illegible] سامع سوا ے مرجع کے غیر کی طرف بجائیگا بسبب شہرت مرجع کے یا متکلم اپنے ذہن مین
[illegible] سمجھتا ہی - جیسا اکثر غزلیات مین - احسن شعر بزم مین اُسکی جو ہوتی ہی کبھی سرگوشی ٭ دل
[illegible] کہین مذکور نہو ٭ مومن شعر وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوے ٭ یون بھی
[illegible] مجھے رنج و عذاب تھا ٭ دوسرے اضمار قبل الذکر یعنی مرجع تو مذکور ہوتا ہی مگر بعد ضمیر کے
[illegible] سمجھتا ہی کہ جب سامع صرف ضمیر سُنتا ہی تو تلاش مرجع مین متردد ہوتا ہی اور بتوجہ سنتا ہی
[illegible] معلوم کرکے [illegible] پاتا ہی لا اعلم شعر پھینک دینگے اسے ہم جیر کے پہلو اپنا ٭ تجھپہ قابو
نہین [illegible] تو ہی قابو اپنا ٭ ناسخ شعر بس یہی تدبیر اب اُنکے بھگانے کی رہی ٭ جی مین ہی ہو جاؤن عاشق
[illegible] شعر آتے آتے کیون نہ اُلٹے پاؤن بھاگے دور سے ٭ صبح ڈرتی ہی بہت
میری شب دیجور سے ٭ میر شعر اتنی گذری جو ترے ہجر مین سو اُسکے سبب ٭ صبر مرحوم عجب مونس
تنہائی تھا ٭ سوم جمع کا اطلاق مفرد پر کرنا - امانت شعر یہ باتین نہ لانا زبان پر کبھی ٭ فقیرون سے
اچھی نہین [illegible] ٭ بمقتضاے ظاہر فقیر واحد ہوتا لیکن جمع لانے سے مراد خُدا فقیر ہی - ذوق
شعر کر منہ سے نہین کہتے اشارون سے تو کہیے ٭ کیا مد نظر تمکو ہی یارون سے تو کہیے یعنی مجھسے - چہارم
[illegible] - ایک کلمہ کو صرف ازدواج کی جہت سے ذکر کرنا حالانکہ مطلب مین اسکو دخل نہو مثلاً
ہم اُسکے بھلے بُرے کے ذمہ دار نہین - مراد یہی ہی کہ صرف بُرے کے ذمہ دار نہین ہزاز
شعر کہون ہون جس سے [illegible] آنکو بلا لادو یہ کہتا ہی ٭ مجھے تا حق ہو دوڑاتے نہ آئینگے نہ جائینگے ٭

میر شعر آپس مین تھا سلوک تو سنتے تھے زم گرم + کا ہیکو سیر کوئی دبے جب بگڑ گئی + پنجم التفات یعنی حکم خطاب یا غیبت سے ایک دوسرے کی طرف خلاف مقتضائے ظاہر نقل کرنا یعنے کچھ کلام بطور خطاب لکھنا پھر بطور غیبت علے ہذا القیاس - احسان شعر مین تو اس نوجوان پر غش ہون + ہائے عالم تری جوانی کا انشا شعر اُن انگلیون مین قول کے چھلے نظر پڑے + واللہ تم بھی سخت چھچھلے نظر پڑے + کبھی کوئی خاص لطیفہ ہوتا ہے + مثلاً زید نے مجھسے بیان کیا کہ مین دشمنون سے خوب لڑا اور آخر اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا یعنی میرا اسمین لطیفہ یہ ہی کہ ہاتھ ٹوٹنے کا بصیغہ متکلم بولنا مکروہ سمجھا - ششم کلام کو خلاف مراد قائل حمل کرنا بشرطیکہ وہ حمل کرنا صحیح اور قرینہ صارفہ بھی ہو بدین مدعا کہ اسکے یہ معنی ہونا بہتر ہی مثلاً کوئی حاکم کسی مجرم سے کہے کہ تیرے ہاتھ پاؤن مین کڑے پھنائے جاوینگے وہ جواب دے کہ چاندی کے نہین سونے کے ہون اور اُسکے سواے انگلیون مین بھی چھلے انگوٹھی پھنائے جاوین - حاکم نے وہ کڑا مقصود رکھا تھا جو مجرمون کے ڈالا جاتا ہے اور مجرم نے زیور پر حمل کیا اور قرینہ حمل کا لفظ چاندی سونا اور چھلا انگوٹھی ہی - ذوق شعر یاد کرتا قد موزون کو ہی اوسکے زاہد + دم تکبیر جو کہتا ہی سدا قد قامت + قد قامت کو جو قد قامت الصلوٰۃ مین ہی - قد یار کے معنی تصور کیے اسی قبیل سے ہی - ذوق شعر اُس بت نامہربان کو ہی پسند اتنا رقیب + ورد اسمار الٰہی مین بھی ہی تو یا رقیب ہفتم قلب یعنی کلام کا ایک جزو دوسرے کی جگہہ لانا خواہ قلب صفت و موصوف جیسے - آتش شعر مسی آلودہ لب پر رنگ پان ہی + تماشا ہی تہ آتش دھوان ہی + خواہ قلب کے سبب تعقید لفظی ہوجاوے ظفر شعر یار و اُس نوخط کی تم مشق ستم شل قلم + سر ہمارا اُسنے تھا جسدم تراشا دیکھتے + یعنی یارو تم اُس نوخط کی مشق ستم کو دیکھتے جسدم اُسنے ہمارا سر مثل قلم تراشا تھا - ہشتم تجرید یعنی ایک لفظ کو معنی سے مجرد کرنا اور وہی معنی دوسرے کلمہ مین زیادت ایضاح کے لئے ذکر کرنا جیسے ذمائم اخلاق ذمایم کے معنی صفات بد اور اخلاق بمعنی عادات اسی طرح تعظیم کرنا - تعظیم خود مصدر ہی بمعنی بزرگ سمجھنے کے پھر کرنا لانا داخل تجرید ہی کبھی صیغہ جمع کو مجرد کرکے جمع اسکی بقاعدہ فارسی لاتے ہین جیسے اولیان دفتر - مومن شعر ہوا ن حرکا تو نے ندامت تجھے کیا کیا + دلمین یہی پچتاے کہ یہ مین نے کیا کیا -

فصل سوم - مسند کے بیان مین - حذف مسند کا بخیال فواید کے لئے ہوتا ہی جو حذف مسند الیہ مین

مذکور ہوے یعنی کثرت استعمال یا اختصار یا احتراز عبث یا اعتماد قرینہ یا ضیق مقام یا واجب الستر
ہونا مسند کا یا کراہت وغیرہ جیسے مزاج شریف۔ بلحاظ کثرت استعمال کیسا ہی حذف ہوگیا۔ گویا۔ شعر
نگہ و ابرو و مژگان نے تیرے کاوش کی + تیر نے برچھی نے تلوار نے سونے ندیا + یعنی تیر نے سونے ندیا
اور برچھی نے سونے ندیا اور تلوار نے سونے ندیا + قدرت شعر حسرت اے صبح جبین ہمسے چمن چھوٹے ہی
مژدہ ہی شام غریبی کہ وطن چھوٹے ہی + ممنون شعر اضطراب دل ذرا فرصت کہ لون بوسہ کوئی + پھر لب
معشوق سینہ مین کسی کا تیر کر + سودا شعر قاتل کے دل سے آہ نہ نکلی ہوس تمام + ذرہ بھی ہم ترپنے
نپاے کہ بس تمام ہی + کبھی مقام تقدیس مین بھی حذف کردیتے ہین۔ بقا شعر دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ
اللہ رے مین + اسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین + یعنی اللہ اکبر مین بڑا حسین ہون۔ سید
شعر سب سے یہ عداوت اللہ رے کفر اے بت + پڑھے جنازہ اسکا سب آئے تو نتایا + تعالے اللہ ترا کفر
بہت زیادہ ہی یا مقام تفخیم مین۔ فائغ شعر دوست دیکھ مجھے چین بھی ہوتا ہی + اتنا کہ کچھ نہ سکون لیلیے رکھائی تیر سے
یعنی ای رکھائی تیرا اثر سخت زور پر ہی۔ ذکر مسند بھی انھین اغراض سے ہوتا ہی جو ذکر مسند الیہ مین
مذکور ہوچکین مثل عدم اعتماد قرینہ و اظہار غباوت سامع یا ارادہ تشریح یا قصد توبیخ یا ترحم
یا تہدید یا استلذاذ یا تعظیم یا اہانت یا بسط کلام یا اسیلیے کہ تعیین کردین کہ مسند اسم ہی یا فعل پس اگر
اسم ہوگا اس سے فائدہ ثبوت اور استمرار کا حاصل ہوتا ہی۔ بقا شعر دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ
اللہ رے مین + اسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین + یعنی چاہنے کی صفت میرے لئے
ثابت ہی اور بطور استمرار و دوام موجود ہی نہ بطور حدوث و تجدد کے اور اگر فعل ہی خواہ
ماضی یا حال یا استقبال تو فائدہ تجدد کا دیگا۔ مثال ماضی۔ ظفر شعر عجب روش سے آئین
ہم گلے لگا کے ہنسے + کہ گل تمام گلستان مین کھلکھلا کے ہنسے + یعنی زمانہ گذشتہ مین ہنسنا حادث
ہوا۔ مثال حال۔ واہ شعر ہنستا ہی تیغ یار سے اسطرح میرا زخم + جسطرح آشنا سے کوئی آشنا ہنسے +
مثال استقبال۔ واہ شعر آپ جو تشریف یہانسے مہربان لیجائینگے + حضرت دل دیکھئے مجھکو کہان لیجائینگے
مسند کو مقید بشرط ان فوائد کے لئے لاتے ہین جو حروف شرط سے پائے جاتے ہین ۔
حروف شرطیہ یہ ہین اگر۔ گر۔ جو۔ جب۔ جسوقت۔ جہان۔ جو ہین۔ ہرچند۔ گرچہ۔ گو۔ اگر۔ گر
جو۔ وہان آتا ہی جہان وقوع و لا وقوع شرط کا یقین نہین ہوتا اسی سبب سے مستقبل مین استعمال

ذکر مسند

تقیید مسند بشرط

کرتے ہین۔ مومن شعر نجاؤنگا کبھی جنت کو مین نجاؤنگا جو اگر نہو ئیگا نقشہ تمھارے گھر کا سا جنت +
کا شل خانہ معشوق ہونا امر مشکوک ہی۔ ناسخ شعر جنت کو جاتینگے لئے دوزخ بغل مین ہم جو نا ناسخ
یوہین جو بعد فنا ہی وفاے داغ جو بعد فنا داغ کا باقی رہنا امر مشکوک ہی اور ماضی و حال مین وہان
لاتے ہین جہان یقین کا ذکر نہ ہو اور وقوع و لا وقوع بطور فرض کے ہو میر شعر جواب نامہ
سیاہی کا اپنے ہی وہ زلف جو کسی نے حشر کو ہمسے اگر سوال کیا جو یہ ماضی یقینی نہین بلکہ فرضی ہی
احسان۔ شعر کسی مہرو کے خاطر ہمکو اک جھومر بنا ہی جو اگر نیچے فلک عقد ثریا مول لیتے ہین + جو
کبھی بمعنی جب کے بھی آتا ہی۔ ناسخ شعر ہاتھ دوڑاے زمین سے ہو شہید ناز نے + آگیا
چلتے مین قاتل کا جو دامن زیر پا + جب جسوقت تعیین زمان کے لئے آتے ہین اور مستقبل کے ساتھ
مقام شک مین اور ماضی و حال مین مقام یقین پر۔ ظفر شعر جب چھری کرتا ہی وہ بیداد گر اور دشنہ تیز
لگتی مرچین سی مرے زخم جگر پر اور پڑتا ہین + مرچین سی لگنے کا زمانہ معین ہو گیا + کبھی تعمیم زمان کر لیتے
بھی۔ غالب شعر مہربان ہو کے بلا لو مجھے چاہو جسوقت + مین گیا وقت نہین ہون کہ پھر آ بھی نہ سکون
یعنی اوقات نامعینہ مین سے جسوقت چاہو جہان تعیین مکان و زمان دونون کے لئے آتا ہی ذوق شعر
گیا جہان مین گیا لیکے دام وان صیاد + پھرا تلاش مین میری کہان کہان صیاد + میر شعر کبھی دلکی
نہ کہنے پاے اُس سے + جہان بولے لگا کہنے کہ بس بس + بعد حروف شرط کے جملہ جزائیہ کے شروع
مین تو آتا ہی۔ ظفر شعر اگر جیتے رہے تو پھر نہ ہرگز دل لگائین گے + ترے ہاتھوں سے ایذا دلکو اپنی
اسقدر پہونچی + کبھی حذف بھی کر دیتے ہین۔ سوز شعر مین اگر قید حیا سے چھوٹون + ناصحا تیری
بلا سے چھوٹون + خصوصاً جبکہ جزا مقدم شرط موخر ہو۔ غالب شعر رنگ تمکین گل و لالہ پریشان
کیون ہی + گر چراغان سر رہگذر باد نہین + ہر چند گرچہ گو ایک ہی حکم مین ہین اور ان کی جزا مین
حرف استدراک لیک۔ لیکن پر مگر لفظاً یا تقدیراً ضرور آتا ہی۔ ظفر شعر گرچہ کچھ بھی نہین
ہو سکین لیکن + اسپہ بھی کچھ نہ پوچھو کیا کچھ ہون + میر حسن شعر دروازہ گو کھلا [illegible] حسن +
ہم کس کسی آنے کو خدا سے طلب کرین + ظفر شعر اگرچہ کیسا ہی ہو گا کڑی کمان کا تیر + وہ پیش
جائیگا آہ دل حزین سے نہین + حرف شرط کبھی حذف کر دیتے ہین۔ ناسخ شعر اے اجل
ایک دن آخر تجھے آنا ہی ویسے ہو آج آتی شب فرقت مین تو احسان ہوتا + کبھی جملہ جزائیہ محذوف

ہوتا ہی منظر قرینہ والے کے اور موکدات جزا اوسکے قائم مقام کردیتے ہین۔ ذوق شعر آسکے لب
خنجر کا لینا ہی اگر بوسہ + تو ابیل پر حسرت کیا دیر لگائی ہی + یعنی تو بوسے لے محذوف ہی حرف شرط جب
صیغہ ماضی تمنائی کے ساتھ آتا ہی تو مثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کردیتا ہی ظفر شعر ہم ایک یار وہان
تک جو بار پا جاتے + تو جو معاملے ہین سب قرار پا جاتے + یعنی ہم نے بار نہین پایا اسی سبب معاملون
نے قرار نہین پایا۔ ولہ شعر مائل ابروے خوبان گر نہوتا مین ظفر + مجھپہ تلوارین یہ کیون پھر بیمروت
کھینچتے۔ یعنی مین مائل ہوا تب تلوارین کھینچتے ہین۔ ولہ شعر ہم جو انکو باعث جذب محبت کھینچتے +
دور ہم سے آپ کو کیون ماہ طلعت کھینچتے + یعنی ہم نے نہین کھینچا اس سبب وہ دور کھینچتے ہین + غالب شعر
لیتا نہ اگر دل تمھین دیتا کوئی دم چین + کرتا جو نہ مرتا کوئی دم آہ و فغان اور + چونکہ دل دیا اسلئے چین نہین
لے سکتا فائدہ۔ شرط و جزا مین اختلاف زمان ہونا چاہئے یعنی ایک ماضی دوسرا مستقبل یا بالعکس کسی
نکتہ کے لحاظ سے لاتے ہین۔ جیسے زید اگر آبھی گیا تو کیا کرلیگا۔ یہان پر وجود شرط جو آئندہ ہونے والا تھا
بطریق فرض ماضی پر حمل کرلیا مسند کو اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و مفعول
مطلق و بہ و معہ و لہ و فیہ و حال و تمیز وغیرہ کے ساتھ اس لئے مقید کرتے ہین کہ کلام سے فائدہ
زیادہ حاصل ہو مثلاً بہ نسبت اس فقرے کے کہ زید نے عمرو کو مارا یہ فقرہ کہ زید ولد خالد نے عمرو
کو رات کے وقت اپنے گھر مین لاٹھی سے خوب مارا زیادہ مفصل اور فائدہ بخش ہی مسند کو غیر مقید
اس جگہ لاتے ہین جس جگہ کوئی مانع ہو مثل کم فرصتی و خوف انقضاے وقت کلام یا جس جگہ یہ منظور
ہو کہ حاضرین زمان یا مکان یا مفعول فعل سے واقف نہون یا متکلم کو حال قیود معلوم نہو یا مثل اسکے
مسند کو نکرہ لاتے ہین جبکہ معرفہ لانے کی کچھ ضرورت نہو۔ جیسا زید کاتب ہی اور عمرو شاعر ہی یا بغرض
تعظیم جیسے زید مرد ہی یا زید دانا ہی یعنی مرد یا دانا ہے کامل یا تحقیر جیسے زید کچھ چیز نہین۔
یا بیوقوف ہی۔ سحر لکھنوی شعر زر چیز کچھ نہین ہی محبت ہی چیز ہی + اسکا جسے مزہ نہین وہ بے تمیز ہی +
مسند کی تخصیص اضافت یا وصف کے ساتھ بغرض مزید فائدہ کے ہوتی ہی تمام ہوا۔ مسند کو معرفہ
[illegible] لانے مین جہان ایک شی معلوم پر ایک امر معلوم کا حکم کرنا مقصود ہو خواہ بغرض نفع
[illegible] نسبت سامع خواہ اپنے علم سے سامع کو آگاہ کرنا جیسا وہ جانے والا زید ہی یا جو سوار ہی وہ جانیوالا ہی یا یہ
[illegible] تب بولینگے کہ سامع مسند الیہ کو جانتا ہو مگر نہ جانتا ہو کہ اسکو زید کہتے ہین۔

یا عمرو- یا زید یہ ہی یون تب بولینگے کہ سامع زید کو جانتا ہو مگر نجانتا ہو کہ زید اسی کا نام ہی یا کسی
اور کا یا زید تیرا بھائی ہی- یا تیرا بھائی زید ہی اول اُس مقام پر بولین گے کہ سامع زید کو جانتا
ہو مگر بھائی ہونا معلوم نہ ہو دوم اُس جگہ جہان سامع واقف ہو کہ کوئی میرا بھائی ہی مگر شخص
متعین نہین- مسند کبھی منفی واقع ہوتا ہی اور حقیقت مین نفی مراد نہین حرف نفی زاید ہوتا ہی اور قلت

تقدیم مسند

مقدار شی یا زمانہ مقصود ہوتی ہی جیسے دیکھئے نہ کیا شیرین ہی یعنی تھوڑا سا چکھکر دیکھئے- قاآنی شعر- کیا
فرض ہی کہ سبکو ملے ایک سا جواب + آؤ نہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی + یعنی تھوڑی دیر کے لئے + تقدیم مسند کی
نہایت اہتمام کے واسطے ہوتی ہی یعنی جہان اُس کا بیان اہم ہوتا ہی اور چونکہ حق اوسکا موخر ہونیکا ہی-
تقدیم سے اہمیت ظاہر ہوتی ہی- لمولفہ شعر جاتا ہی یار مانگین نشانی تو کسطرح + اپنے کہین حواس بھی
وقت سفر ہون جمع + یار جاتا ہی چاہیے تھا مگر چونکہ اُسکے جانے کا اظہار خاص مقصد کلام ہی اسلیے
ایسا کہا یا تشویق کے لئے ذکر مسند الیہ کی طرف- قائم شعر دو چیز ہین یادگار دوران + تیرا ستم اپنی
جانفشانی + مصرع اول کے سننے سے سامع کو شوق ہوگا کہ کن چیزون کا بیان کرے گا اور بعد مین
معلوم ہوا- پس حصول شی بعد انتظار موجب لذت طبیعت ہوگا- نسیم شعر معمول سے بزم مین
ہوے جمع + مینا و کباب و مجمر و شمع + یا جہان مسند الیہ مسند کے ساتھ خاص ہو جیسا شعر تمکو
مسجد ہی ہم کو میخانہ + زاہد اپنی اپنی قسمت ہی + یعنی مسجد تمکو خاص ہی- میخانہ ہمکو خاص یا واسطے
تفاول کے- شعر ہو مبارک تمھین جنون تپش پھر نئی رُت نئی بہار آئی + مسند دو قسم کا ہوتا ہی فعلی و سببی فعلی

فعلی و سببی

وہ جسمین اسناد بلا واسطہ ہو جیسے زید عالم ہی عمرو شاعر ہی- خالد آتا ہی- سببی وہ جو بواسطہ اسناد ہو جیسے زید اسکا
باپ عالم ہی یا عمرو اُسکی رفتار اچھی ہی- صفت عالمیت زید کو بواسطہ باپ کے حاصل ہوا اگر فعلی ہوتا یون کہا جاتا
زید کا باپ عالم ہی عمرو کی رفتار اچھی ہی کبھی مسند و مسند الیہ دونون حذف ہوکر صرف مفعول پر اکتفا کرتے ہین جیسے لوگ

حذف مسند الیہ

کسے کہین پانی حقہ یعنی تو پانی یا حقہ لا فعل یا فاعل حذف ہوگیا- مومن شعر اسکو مین جام رینگے مدا ہجوم شوق
آج او رزور کرتے ہین بیطاقتی سے ہم + ظفر شعر یہ جام پہ گر جام پیاپے مجھے ساقی + مین بس کہون منھ سے کہیے جا
کہان اور جو حالات و نفس گذشتہ مین بیان ہوے یعنی ذکر و حذف و تعریف و تنکیر و تقدیم و تاخیر وغیرہ اکثر
انمین سے انھین دونون مسند الیہ مسند کے ساتھ خاص نہین ہین بلکہ متعلقات یعنی مثلاً فعل وغیرہ مین بھی پائے جاتے
ہین طالبعلم سمجھنے سے ہر جگہ خود اُن قواعد کو جاری کرسکتا ہے گر یہ بداہۃ ہی بعض مثل معمولات فعل بھی مذکور کیے جاتے

فصل چہارم متعلقات فعل کا بیان۔ مفعول فعل متعدی مین بھی کبھی محذوف ہوتا ہی۔ ذوق شعر آدمیت اور
شے ہی علم کچھ اور چیز کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا + یعنی وہ امور جو قابل پڑھانیکے ہین + معروف شعر اور
تو باتین بڑی جست گئین پہ جیسے جی + آنکھ بند سے پھر گیا ایک مگر دیکھنا + یعنی معشوقونکا۔ مصحفی شعر مصحفی سو نصیحت
کا نہین عاشق کو چین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے + یعنی جو باتین سمجھانیکے لائق ہین کبھی یہ غرض ہے
کہ بعد ابہام و اجمال کے اسکا ذکر کیا جائیگا اور یہ اکثر فعل کہنے اور چاہنے مین آتا ہی مجنون شعر جس جی چاہے
سو تم نہ کسی سے پوچھو مجھسے کیا پوچھتے ہو اپنی جیسے پوچھو + یعنی جی ملنا چاہئے۔ اور جیسے اگر کہئے تو بیٹھ جاؤن
یعنی بیٹھنے کو کہئے یا یہ غرض ہوتی ہی کہ ابتدا معنی غیر مقصود نہ سمجھے جائین جیسے ع کاٹے ہی تری تیغ شہا استخوان
تک + یہان مفعول کاٹنے کا یعنی گوشت اس لئے حذف کر دیا کہ سامع قبل ذکر استخوان یہ خیال نکرے کہ تلوار نے
صرف گوشت کو کاٹا اور استخوان تلک نہ پہونچی اور حذف مفعول سے ظاہر ہو گیا کہ جب استخوان کاٹا تو گوشت
ضروری کاٹا۔ میر شعر ان جلتی ہڈیون پہ ہرگز ہما نہ بیٹھے + پہونچی ہی عشق کی تپ اے میر استخوان تک + یعنی
بدن کو گرم کر کے ہڈیون تک پہنچی ہی۔ یا دھوپ ایسی سخت تھی کہ بھیجا پکنے لگا کبھی یہ غرض ہوتی
ہی کہ بعد حذف کے مفعول کو اسطرح ذکر کرین کہ صدور فعل کی نسبت مفعول کی طرف صریح
کی جائے نہ بذریعہ ضمیر۔ آتش شعر کس طرح تم سے نہ مانگین تمھین انصاف کرو + بوسہ لینے کے
سزاوار ہین ہی کس کا + یعنی بوسہ نہ مانگین کیون کہ اگر مفعول مذکور ہوتا تو بذریعہ ضمیر اس کے
لینے کی سزاوار کہنا پڑتا نہ صریح یا بغرض تعمیم و اختصار۔ انشا شعر چھیڑنے کا تو مزا تب ہی
کہو اور سنو + بات مین تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو + کہو اور سنو مفعول محذوف ہی کبھی مفعول کو محذوف
کر کر اسکے مضاف الیہ پر اکتفا کرتے ہین اور مفعول محض قرینۂ عقلی سے معلوم ہو سکتا ہی ظفر شعر گالیان
دے چکے اب نالہ و زاری تو سنو + اپنی تم کہہ چکے تھوڑی سی ہماری تو سنو + یعنی اپنی اور ہماری بات اور
کیفیت جو عقل سے صاف معلوم ہوتا ہی تسنیم بریلوی شعر وہ نوک مژہ جب سے مرے دل مین گڑی ہی ایسی
تو کھٹکتی ہی کہ جینے کی پڑی ہی + یعنی جینے کی فکر یا مفعول کا ذکر مکروہ ہو۔ سودا ع ضاحک کے
اٹھا دوے کس طرح قلندر + ذوق ع شیطان کے چلا دیتا ہی سوتے سوتے + مفعول آلہ
تناسل ہی۔ کبھی مفعول حذف ہوتا ہی اور فعل صرف تمہید کلام پر دلالت کرتا ہی۔ شیفتہ شعر
کسکی نیت سے کرے قتل گمان کا ہیکو تھا + شیفتہ اسکو تو او تمسے محبت نکلی + مومن شعر

ہین اور اُسکو بلا مفعول کار و ز ہجر مین لو + اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی + لو بلا مفعول تمہید کلام کرنے ہر
غالب شعر کہان تلک کہون ساقی کہ لا شراب تو دے + نہ دے شراب ڈبو کر کوئی کباب تو دے +
لا صرف حوصلہ دلانے اور سست کو ہوشیار کرنے کے لیے ہی یا متکلم و مخاطب کے درمیان مفعول معین ہو
منشی محمد لطیف شعر مانگے پر دینا بھی کچھ دینے مین مینا ہی بھلا + لطف اسمین ہی مرجان بلا مانگ جو دو + یعنی زر
یا با عتبار قرینہ سابقہ شہیدی شعر ایک مین نے کب لیا دینے ہین گر وہ تو دو + خواہ دو سیب ذقن کے
خواہ دو عنب کے دو + یعنی بوسہ۔ جو شعر ماسبق مین مذکور تھا یا تحذیر مین جیسے مار و مار و یعنی سانپ کو
یا سامع سے پوشیدہ رکھنا منظور ہو یا عند الحاجت اُس سے انکار ہو سکے وغیرہ مراد ہوتی ہین۔ تقدیم
مفعول کبھی بغرض اہتمام اُسکے شان کے ہوتی ہی۔ عشق شعر خانمان کر چکا ہون مین برباد + تو بھی وہ میرے
گھر نہین آتا + چونکہ برباد دئے خانمان ایک امر عظیم تھا اور اوسیکا اظہار مقصد خاص ہی لہذا بنظر
مزید اہتمام مقدم کیا کبھی واسطے تعظیم شان فاعل کے۔ لا اعلم شعر ادھر دیکھو تو کس ناز و ادا سے
یار آتا ہی + مسیحا کی سوئی امت کو ٹھوکر سے جلاتا ہی + مسیحا کی موئی ہمت کو جلانا عظمت
شان یار پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی واسطے حصر کے۔ لا اعلم شعر ہمین دین گالیان غیرون کو
بوسے ستمگر دلین شرمایا تو ہوتا + یعنی ہمین تو خاص گالیان۔ خاص غیرونکو بوسے۔ اسیطرح تحسین دیا ہے
بولتے ہین جب مخاطب کو گمان ہو کہ شاید کسی اور کو دیا ہی اگر دیا ہی تحسین بولین۔ تب تخصیص مفعول
کی ہوگی۔ دیا جانا یقینی ہو جائیگا تقدیم ظرف کی بغرض اہتمام اُس کی شان کے ہوتی ہی مجذوب
شعر طوبے کے نیچے بیٹھ کے رو ونگا زار زار + جنت مین تیرے سایۂ دیوار کے لئے + چونکہ
جنت مین سایۂ طوبے ملکر رونا عظیم الشان تھا لہذا مقدم کیا۔ حال کو بھی اسی غرض سے مقدم
لاتے ہین۔ جب اُس کی شان کا اہتمام منظور ہوتا ہی۔ نسیم شعر عریان مجھے دیکھ کر گیا ہی + کھال
اوسکی جو کھینچئے سزا ہی + چونکہ جتانا حال کو منظور تھا اسلئے اُسکو مقدم کیا۔

فصل پنجم۔ قصر کا بیان۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھہ خاص کرنیکو قصر کہتے ہین۔ پس اگر
تخصیص نفس الامر مین ہوگی اسکو حقیقی کہتے ہین۔ اور اگر تخصیص بہ نسبت دوسری چیز کے ہے اُسکو
اضافی کہتے ہین ہر ایک انمین سے دو نوع ہی اوّل قصر صفت کا موصوف پر دوم قصر موصوف کا
صفت پر۔ قصر حقیقی صفت کا موصوف پر جیسے زید ہی گھر مین ہی یا گھر مین نہین ہی مگر زید۔

قصر مین ہونے کا وصف زید کے ساتھ خاص کیا گیا قصر حقیقی موصوف کا صفت پر جیسے زید کاتب ہی ہی یعنی
نہین زید مگر کاتب یعنی سوائے کاتب ہونے کے اور کوئی وصف ذات زید مین نہین ہی یہ مثال فرضی ہی کیونکہ
اور اوصاف بھی گو ہون مگر انکو معدوم خیال کیا گیا قصر اضافی کی تین قسمین ہین - اول قصر افرادی یعنی مخصوص
کرنا ایک امر کا دوسرے امر کی جگہ جسمین احتمال شرکت ہو - مثلاً کوئی شخص قیاس کرتا ہو کہ زید اور عمرو دونو
آتے ہین اس سے کہا جاوے کہ زید ہی آیا ہی نہ عمرو - قیاس مخاطب کا بابت شرکت کے قصر سے رفع کیا
گیا - اس قصر مین شرط ہی کہ دو نو وصف منافی نہون ورنہ احتمال شرکت غیر ممکن ہوگا - مثال زید بینا ہی
نہ اندھا یہان بینا اور اندھے ہونے دونو کا احتمال کسیکو نہوگا - دوم قصر تعیین مخصوص کرنا ایک امر کا ہی
دوسرے امر کی جگہ جسکے تعیین مین شک ہو - مثلاً کوئی سمجھتا ہی کہ یا زید بیٹھا ہی یا عمرو اس سے کہا جاے
کہ زید ہی بیٹھا ہے نہ عمرو - یہان شک رفع ہو کر علے التعیین معلوم ہو گیا اس قصر مین نہ تنافی شرط ہی
نہ عدم تنافی کیونکہ زید کھڑا ہی نہ بیٹھا بھی صحیح ہی جبکہ اشتباہ ہو کہ یا کھڑا ہی یا بیٹھا - سوم قصر قلب
مخصوص کرنا ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ جو اسکے برخلاف ہو مثلاً کوئی شخص زید کا آنا خیال کرتا
ہو اس سے کہا جاے کہ عمرو آیا ہی نہ زید اس قصر مین یہ شرط ہی کہ دونو وصف منافی و متقابل
ہون جیسے زید کھڑا ہی نہ بیٹھا نہ یون کہ زید کھڑا ہی نہ کاتب کیونکہ کھڑا ہونے اور کاتب
ہونے مین تقابل نہین ہی فقط الفاظ قصر یہ ہین - ہی - تو - سوا - بجز - جز - بدون - بن
بغیر - مگر - لیکن - پہ - نہ - بلکہ - خاص - تنہا فقط - اکیلا - صرف - محض - امثلہ - للآعلم شعر
پھنسا ہون کس غضب مین دیکھتا ہون جب کوئی صورت + دل نادان مچلتا ہی کہ بس ہم تو یہی
لینگے + ذوق شعر کہتے ہین لوگ موت تو سب جاے جاے ہی + پر میرے پاس آسے بھی کوئی
کہاے جاے ہی + تابان شعر ہاتھ بفائدہ زند ا ٹکین نہ دوڑاے جنون + طوق ہی میرے گلے
مین یہ گریبان تو نہین + ناسخ شعر جو مجھکو یار نے مارا تو غیر کو کر دقتل + عزیز واسکے سوا اور
انتقام نہین + محمود شعر نہ ڈرا نار جہنم سے ہمین اے واعظ + ہی بجز ذکر عدو مجھکو ڈرانا مشکل +
آشفتہ شعر سیرا ہی کیا قصور ہی بیتاب و بیقرار + جز غیر اور کون ہمنین تیرے واسطے - ذوق
شعر چاندنی نے شب مجھ بن روپ یہ دکھایا تھا + مجھکو ماہتاب ہی پر دھوپ مین بٹھایا تھا للآعلم
شعر بغیر تیرے نہین کوئی یار آنکھون مین + پھرے ہی تو ہی تو لیل و نہار آنکھون مین + میر

شعر سب گئے صبر و ہوش و تاب و توان + لیکن ای داغ دل سے تو نہ گیا + معروف شعر اور تو باتین
بڑی چھٹ گئین سب جیتے جی + آنکھ منہ سے پر گیا ایک مگر دیکھنا + لطف شعر نہین سمندر و پروانہ پروہ
آتش ہون + کہ جسکے نام سے آتش کو احتراز رہا + غالب شعر کیون گردش مدام سے گھبرا نجائے دل +
انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین + خیال شعر مژگان کی یہ کاوش نہین ناوک فگنی ہی + ابرو
کی اشارت نہین شمشیر زنی ہی + میر حسن شعر روٹھا کرے وہ کیون نکسی اور سے حسن + یہ سب نگار مچاہ
کا ہی اور کچھ نہین + غالب شعر دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون + روئینگے ہم
ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون + میر حسن شعر پر اس قید مین بھی تر ادھیان ہی + فقط تیر سے
بیدنے کا ارمان ہی - اور جیسے نہ چاندی ہی نہ سونا ہی بلکہ رانگہ ہی - وصال شعر آئینہ گھورنے کو سب سے
نرالا نکلا + منہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا -

فصل ششم انشا کا بیان - انشا کے بہت اقسام ہین - اول تمنا یعنی آرزو کرنا اور طلب کسی
شے کی بطریق محبت کے خواہ متمنی ممکن الوجود ہو یا محال الفاظ اسکے - کاش - کاش کے - ای کاش
ای کاش کے - خدا کرے - خدا وہ دن کرے - اللہ کرے - شاید - مگر - کہین - ہین - سو تمنا - شعر
گر ہی شوق شہادت ہی تو مومن جی چکے + مار ڈالے کاش کوئی کافر دلجو ہمین + میر تقی شعر کاش کے دل
دو تو ہوتے عشق مین + ایک رہتا ایک کھوتے عشق مین + غالب شعر جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار
بار + ای کاش جانتا نہ تری رہگذر کو مین + میر تقی شعر خدا کرے مرے دلکو ٹک اک قرار آجائے + کہ
زندگی تو کرون جب تلک کہ یار آئے + غالب شعر مرے دل مین ہی غالب شوق وصل و شکوہ ہجران
خدا وہ دن کرے جو اُس سے مین یہ بھی کہون وہ بھی + ولہ شعر وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہوین شاید +
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہین + میر حسن شعر مگر غنچہ سان کچھ کھلے میرا دل + کہ غم نے کیا ہی بہت منفعل +
سودا شعر جی تنگ تو دیکھے ہون کہ تو ہو کار گر کہین + ای آہ کیا کرون نہین بختا اثر کہین + کبھی لفظ تمنا
محذوف بھی ہوتا ہی - غالب شعر میری قسمت مین غم گر اتنا تھا + دل بھی یارب کئی دیے ہوتے
مومن شعر ای اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہی ضرور + آج آتی شب فرقت مین تو احسان
ہوتا + کبھی حروف استفہام سے بھی تمنا کا مطلب نکلتا ہی + مصحفی شعر مجھے کس واسطے اب آپ
کے وہ طور نہین + مین وہی خادم دیرین ہون کوئی اور نہین + دوم استفہام الفاظ اسکے

یہ ہین - آیا - کیا - طلب تصدیق و طلب تصور کے لیے - کون - کونسا - طلب تعین ذوی العقول
یا غیر ذوی العقول کے لیے - کتنا - کتنے - کسقدر - طلب کمیت عدد و مقدار کے لیے - کدھر - استفسار
جہت کے لیے - کب - کسوقت - استفسار زمان کے لیے - کہان استفسار مکان کے لیے - کیون - کیلیے
کسواسطے - طلب سبب کے لیے - کسطرح - کیونکر - کیسے - طلب وضع کے لیے - کیسا - کیسے - طلب
کیفیت کیلیے - کس - طلب تعین ذوی العقول وغیرہ ذوی العقول کے لیے - مگر طلب تصدیق کیلیے
اور کیا - واسطے طلب ہیت کسی شے کے بھی آتا ہے - غالب شعر ہے اب اس معمورہ مین قحط غم الفت
اسد + ہمنے یہ مانا کہ دلی مین رہین کھاوینگے کیا + میر تقی شعر مدعی مجھکو کھڑے صاف برا کہتے ہین + چپکے
تم سنتے ہو بیٹھے اسے کیا کہتے ہین - معروف شعر آدود کون تھا خدا مارا + جسنے اس سے مجھے لگا مارا
ظفر شعر ہزارون رنج و غم ہین خانۂ دل مین نہین کھلتا + کہ صاحب خانہ ہین کتنے اور مہمان کتنے ہین
ممنون شعر کسقدر شرح گرانباری غم لکھی تھی + کہ مرے نامہ نے بازو سے کبوتر توڑا انشا شعر
دل کوئی مجھا گے کدھر ہاتھ سے تیرے انشا + کوئی گھڑی بھی تو اس گنبد بیدر مین نہین
غالب شعر منظر ہو کب مین شب اٹھا اے ماہ رونما آیا + گھر سے تری گلی مین تا بام تو نہ آیا +
ذوق شعر وہ جنازے پر مرے کسوقت آئے دیکھنا + جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین +
جان شعر کیا پوچھتا ہے ہمدم اس جسم ناتوان کی + رگ رگ مین نیش غم ہے کہئیے کہان کہان کی
معروف شعر کہیے تو سمجھ لیے ہے جو اسکو دیا ہے دل + کیون ناصحا عبث ہمین سمجھائے جاتے ہو +
ذوق شعر شانہ کا دل چاک پنجۂ آپ کو آیا + کسواسطے ان سینہ فگارون سے تو کہیے + آتش
شعر کس طرح سے نہ مانگین ہمین انصاف کرو + بوسہ لینے کا سزاوار دہن ہو کسکا + سودا شعر
[illegible] کٹی کیونکہ مجھ بغیر + اس گفتگو سے فائدہ پیارے گذر گئی + جرأت شعر وان
[illegible] بدگمانی جائے حجاب کیونکر + وہ دن کے واسطے ہو کوئی خراب کیونکر + آتش شعر دہن
ہے مین [illegible] کے گمان کیسے کیسے + کلام آتے ہین درمیان کیسے کیسے + مومن شعر وصبا حیرتزنگ تغیر مرا
حیران [illegible] رنگ [illegible] تصویر مین بہزاد بھرے + آتش شعر دستار اس کا جو مجھسا اٹھا
کیا [illegible] ہے + [illegible] ہر کیسی ماری ماری اندلون + غالب شعر رشک کہتا ہے کہ اسکا غیر
سے اخلاص حیف + عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کسکا آشنا + ولہ شعر کعبے کس منھ سے جاؤگے غالب +

شرم تم کو مگر نہین آتی + میر شعر جو چمن مین گذرے تو اے صبا تو یہ کہیو اوس سے کہ بیوفا + مگر ایک تیر نگہ شکست
پا ترے باغ تازہ مین خار تھا + کبھی لفظ استفہام کو حذف بھی کر دیتے ہین ۔ فدوی شعر گلہ آپ مین
ایسا بھی کبھو تھا + تکلف برطرف ایسا ہی تو تھا + کلمات استفہام سے سواے استفہام کبھی اور کچھ
معنی بھی مقصود ہوتے ہین مثل اظہار اضطرار و شدت انتظار ۔ ذوق شعر دو دن سے پھر رہے کس وقت
آسکے دیکھنا + جبکہ اذن عام میرے اقربا کنے کو ہین + اظہار تعجب ۔ [illegible] شعر آتشین رخیہ ترے
خال کا آنا کیسا + قائم النار یہ پر دو دل کا [illegible] کیسا + ذیرو توبیخ ۔ غالب شعر بے نیازی حد سے
گذری بندہ پرور کب تلک + ہم کہینگے حال دل اور آپ فرماینگے کیا + تمسخر + جیسے چہ خوش غالب
شعر کیا خوب تمنے غیر کو بوسہ نہین دیا + بس چپ رہو ہمارے بھی منھ مین زبان ہی + اظہار تاسف
احسان شعر کہان گریہ و نالہ وہ جان بلب رہنا + کسیکا کام ہمیشہ بنا نہین رہتا + تعظیم ۔ غالب
شعر آئینہ دیکھ اپنا سا منھ لیکے رہ گئے + صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا + یعنی بہت کچھ
تحسین ۔ ناسخ شعر کس جبین سے ہم اوسکے تصور مین محو تھے + کنج لحد مین شور قیامت مخل ہوا
یعنی نہایت عمدہ جبین سے + تحقیر و استغنا ۔ ناسخ شعر بارہا بیٹھ کے کعبہ مین لنڈھائی ہی شراب
محتسب کیا ہی خدا کا بھی جب پاس نہین + سودا شعر کیا کرون گا ہاتھ سے جو دو بنگے واعظ لیکے جام
ہو چکین ساغر کش کیسکے نرگس مخمور کا + کراہت شعر [illegible] دیمن ایک دن دیکھا نہ رو سے رشک جام
چین نے منھ اس چاند مین دیکھا تھا کس منحوس کا + اظہار گمراہی جیسے کہان بھٹکتے پھرتے ہو میر تقی
شعر واعظ نا کس کی باتون پر کوئی جاتا ہی میر ۔ آدمی نے چلو تم کسکے کہنے پر گئے + استفہام تقریری
جس سے اس امر کا اقرار لینا مخاطب سے مقصود ہوتا ہی + جسکو وہ جانتا ہی ۔ اندرین صورت
لفظ استفہام شے اقرار طلب کے متصل لاتے ہین ۔ جیسے اقرار فعل یا فاعل یا مفعول اسکے موقع
پر یون کہینگے (کیا مارا زید نے عمرو کو) (کیا زید نے مارا عمرو کو) (کیا عمرو کو زید نے مارا) استفہام
انکاری جس سے اس امر سے انکار کرانا مخاطب کا مقصود ہوتا ہی ۔ جس کو وہ جانتا ہی ۔
فدوی شعر گلہ آپ مین ایسا بھی کبھو تھا + تکلف برطرف ایسا ہی تو تھا + یعنی نہ تھا ۔ سوم
امر ۔ اور وہ طلب فعل کے ہی بطور حکم واسطے علا کے ۔ مومن شعر [illegible] محبت مین
کہ ہی سب جائز + حسرت حرمت صہبا و مزامیر نہ کھینچ + کبھی امر سواے حکم کے دیگر معانی [illegible]

آتی ہی۔ اجازت داب حت لا آعلم شعر ہین جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگاو + جو اکیلین آپ کو
منظور ہو وہ جھٹ پٹ ہو یعنی اختیار ہی کہ ان دونوں مین سے ایک صورت کرو + تخویف و تہدید
لا ادری شعر اور مدہوش بنو اور بنو متوالے + ہم کو کیا کام ہی ہم کون نصیحت والے۔ مدہوش
بننے کی اجازت مراد نہین بلکہ تہدید ہے۔ لا اعلم شعر قتل کرتے ہین ترے لب کے تمنائی
کو + دیکھ بیدنا مرنہ کر اپنی مسیحائی کو + دیکھ صرف بطور تخویف کے ہی۔ زجر و توبیخ میر شعر
آ خانہ خرابی اپنی مت کر + قحبہ ہی یہ اس سے گھر نہو گا + آ زجر کے طور پر ہی۔ تمنا میر حسن
شعر آ جا کہین شتاب کہ مانند نقش پا + تکتے ہین راہ تیرے سر راہ ہین پڑے۔ دعا صاحب
شعر صاحب جو بنایا ہی تو مانند زلیخا + یوسف سا غلام اک مجھے دے ڈال الٰہی + التماس
نشاط شعر تڑپون ہون دیکھنے کو ہی وقت آخری یہ + وہ آئے یا نہ آئے یارو ن ٹلا تو دیکھو + ایا
جیسے کہ مے بیٹھے۔ مساوات۔ رند شعر بسمل تڑپ کے خون کی چھینٹین اڑا چکے + دامن
سمیٹ بنا کا اب آستین الٹ + یعنی دونون مساوی ہین۔ اظہار و اہانت و کم قدری کسی شی کی
سودا شعر ہوتی نہین ہی صبح نہ آتی ہی مجھکو نیند + جسکو پکارتا ہون وہ کہتا ہی مر کہین۔ کبھی
امر کو محذوف بھی کر دیتے ہین۔ مومن شعر اس کو مین جام مینگے مدد ای ہجوم شوق + آج
اور زور کرتے ہین بیطاقتی سے ہم۔ کبھی صیغہ کو مستقبل بھی امر کے معنے دیتا ہی جیسے کل یہان
آپ آئینگے اور ہمین ہمراہ چلون گا یعنی آئیو۔ کبھی مصدر بھی معنے امر کے دیتا ہی۔ سودا شعر
کیفیت چشم اسکی مجھے یاد ہی سودا + ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین + چہارم نہی اور وہ
طلب ترک فعل کی ہی۔ نصیر شعر قدم نہ رکھ مرے چشم پر آب کے گھر مین + بھرا ہی نوح کا طوفان
حباب کے گھر مین + نہی بھی امر کی طرح سوائے اپنے معنے کے اور معنی مین مستعمل ہوتا ہی۔ تہدید
جرأت شعر مل نمل پاس مرے بیٹھ نہ بیٹھا کہ نہ آ + جسنے بہکایا ہی تجھکو تو اسی کے گھر جا + نہ ملنا
مراد نہین بلکہ تہدید ہی دعا۔ ناسخ شعر دم اخیر تو کر لون نظارہ جی بھر کر + الٰہی خنجر سفاک
آبدار نہو۔ التماس غالب علی خان سید تخلص شعر یار و مرے بالین سے نہ اٹھو نہ جدا ہو
حالت مری ابھی نہین کیا جانیے کیا ہو + پنجم ندا اور وہ طلب اقبال ہی۔ یعنی پکارنا حروف
ندا یہ ہین۔ ای۔ او۔ ارے۔ ابے۔ ری۔ بی۔ یا۔ الف ندا۔ غالب شعر شوریدگی کے ہاتھ سے

سر ہر دو بال و دوش + صحرا بہ یکجا کوئی دیوار بھی نہین + لا اعلم شعر ای ہر دم ہی کو جیتے جانا نہین بیکار ہی تو ادھر آ رہے اور دل زار سے + ممنون شعر یون کرین چارہ گر بیمار سے اغیار ہ دب پہ کر رو کی بچپن ہی دو ایا قسمت + مومن شعر ناصحا دل مین ذرا سوچ تو اتنا ہی کہ ہم + لاکھ نادان سہی کیا تجھسے بھی نادان ہونگے اور منادی ضرور نہین کہ مخاطب ہی ہو بلکہ غائب یا متکلم کو بھی حاضر سمجھکر منادی بنا لیتے ہین - لا اعلم شعر یا لیلی کو کرو یا مجنون + ای ستمگر بہ تجھکو کیا کوسون + غالب شعر عشقکا ہو روای ناشکیبائی گلا و داد تغافلے تیر ترا گمان ہوتا نہین - اور ندا کو غیر ندا کے مقام پر بھی استعمال کرتے ہین اور اوس سے اظہار حسرت و مصیبت و حیرت مراد ہوتی ہے جبکہ آسمان یا زمانہ یا شب و روز یا غم وغیرہ منادی ہوتے ہین اور اظہار کمال بیطاقتی و جوش و شوق مقصود ہوتا ہے جبکہ باد صبا و منزل محبوب وغیرہ اشیا غیر قابل خطاب مخاطب ہوتے ہین - میر شعر ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن ای فلک + اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا - مومن شعر چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ + ای شب ہجر تیرا کالا منہ + لا اعلم - شعر ای غم یار مین بندہ ہون رفاقت کا تری + نہ کیا تونے گوارا مری تنہائی کو + شیفتہ شعر ای مرگ آکہ میری بھی رہجاے آبرو + رکھا ہے اوسنے سوگ عدو کی وفات کا + میر تقی شعر اس سرے دلکی خرابی ہوئی اے عشق دریغ + تونے کس خانۂ معمور کو ویران کیا + دلبر شعر - جو چمن مین گذرے تو ای صبا تو یہ کہیو اوس سے کہ ہو خفا + مگر ایک میر شکستہ پا ترے باغ تازہ مین خار تھا + حرف ندا محذوف بھی ہوتا ہے - مومن شعر درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے مین ساری + چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا + شنشم دعا خباب باری سے کچھ مانگنا گویا شعر - مین گویا خوش ہون مگر نہ کہ زندگی سے + رہے خوش یا الٰہی زد جہان ہے ہے فائدہ - جو حالات پانچ باب سابق مین در باب خبر مذکور ہوے اکثر انہین سے انشا مین بھی جاری ہو سکتے ہین مثلاً کلام انشائی یا موکد ہوگا یا غیر موکد اور مسند الیہ محذوف ہوگا یا نہ کور لہٰذا لائق طالب انکو انشا مین بھی جاری کرے - -

فصل ہفتم - وصل و فصل کا بیان - ایک جملے پر دوسرے جملے کے معطوف کرنیکو وصل اور نہ عطف کرنیکو فصل کہتے ہین جب ایک جملہ دوسرے جملے کے بعد آوے تو دیکھنا چاہیے کہ جملۂ اول کا کیا حال ہے اگر وہ محل اعراب ہے یعنی مبتدا یا خبر یا صفت یا حال یا صلہ یا جزا و شرط وغیرہ ہے پس اگر

جملہ دوم کو بھی جملہ اول کے حکم مین شریک کرنا منظور ہو یعنی اسکو بھی ویسا ہی مبتدا یا خبر یا صفت
وغیرہ بنانا منظور ہو تو اسکو مثل مفرد کے عطف کرنا چاہیئے یعنی جیسا ایک مفرد کو دوسرے مفرد کے
اعراب مین شریک کرنا ہوتا ہو یعنی دونون مفرد فاعل یا مفعول یا خبر وغیرہ ہوتی ہین تو عطف کرتے ہین
جیسے زید اور عمر آ گئے یا زید اور عمر کو مارا اسیطرح جملہ کو بھی کرنا چاہیئے مگر یاد رہے کہ عطف واو کیساتھ
کے ساتھ تب درست ہوگا جب دونون مین وجہ جامع یعنی کچھ مناسبت پائی جاے مسند خواہ مسندالیہ
مین جیسے یار کی چشم فتان نے دل لے لیا۔ اور غمزہ دلفریب نے ایمان اسمین تو حد مسند وجہ جامع ہی
یا زید ناظم و ناثر ہے اور زید لیتا اور دیتا ہی۔ مناسبت نظم اور نثر کی اور نسبت تضاد لینے
دینے مین وجہ جامع ہی مگر زید ناظم اور سخی ہی یا زید کاتب اور بخیل ہی درست نہین اسیطرح جملہ
زید شعر لکھتا ہی اور عمر نثر لکھتا ہی یا زید خوبصورت ہی اور عمرو کریہ منظر ہی مین عطف
درست ہی کیونکہ شعر اور نثر مین یا خوبصورت اور کریہ منظر مین مناسبت ہے اور یہ تب درست ہوگا جب زید اور
عمرو مین کچھ مناسبت اور علاقہ ہو مثلاً دونون بھائی ہون یا دوست یا دشمن اسلیئے یہ کہنا درست نہ
کہ زید شاعر ہی اور عمرو خوبصورت ہی خواہ زید اور عمرو مین مناسبت ہو یا نہو کیونکہ شاعر اور
خوبصورت مین کچھ مناسبت نہین ہی اسیطرح یہ کاغذ سفید ہی اور بنگالہ بھی۔ بھی غلط ہی۔
کیونکہ کاغذ اور بنگالے مین کچھ نسبت نہین ہی اور حکم جملہ اول مین جملہ دوم کو شریک کرنا منظور
نہو تو عطف نکرینگے کیونکہ عطف سے جملۂ دوم جملۂ اول کے حکم مین شریک ہو جاویگا اور خلاف
مقصود معنی کا شریک پڑیگا مثلاً زید کہتا ہی کہ آج عمرو آویگا یہ قول قابل اعتبار نہین ان دونون
جملون مین اگر عطف لاتے تو جملۂ دوم بھی خلاف مقصود زید کا مقولہ سمجھا جاتا سودا شعر لوگ کہتے ہین
مجھے یہ شخص عاشق ہو کہین + عاشق معلوم لیکن دل تو بے آرام ہی + غالب شعر ہی اب اس معمورہ مین
قحط غم الفت اسد + ہمنے یہ مانا کہ دلی مین رہین کھاینگے کیا + شعر اول مصرعہ دوم مین اگر عطف
لاتے تو مقولہ لوگونکا ہو جاتا اور دلی مین رہین گے بعد در صورت عطف کھاینگے کیا مفعول مانا کا
سمجھا جاتا اور یہ مراد نہین۔ اور اگر جملہ اول محل اعراب نہو اور جملۂ دوم کو جملہ اول کے ساتھ واو
کے سواے کسی اور حرف کے ذریعہ سے مربوط کرنا منظور ہو تو یہ عطف بلا ضرورت شرط وجہ
جامع کے درست سمجھا جائیگا جیسے زید آیا پھر عمرو گیا اسمین تعقیب و مہلت ملحوظ ہی۔ اور اگر

جملۂ دوم کو جملۂ اول کے ساتھ سوا ے واو کے اور حرف کے ساتھ عطف کرنا منظور نہو پس اگر جملہ اول کے واسطے ایسا حکم ہی جسمین جملۂ دوم کو شریک کرنا مقصود نہین ہی تو فصل واجب ہی کیونکہ عطف سے اشتراک حکم لازم آجائیگا جیسے زید نے اگر عمرو کو سلام کیا وہ نہایت خوش ہوا اور صورت عطف لازم آتا ہی کہ یہ بھی زید کے فعل مین سے ہو۔ درد شعر حیف کہتے ہین ہوا گلزار تاراج خزان + آشنا اپنا بھی وان ایک سبزہ بیگانہ تھا + مصرعِ دوم جو مقولہ شاعر ہی در صورت عطف کہتے ہین کا مقولہ ہو جاتا ہی۔ اور اگر جملۂ اول کے واسطے ایسا حکم جسمین جملۂ دوم کو شریک کرنا نہین چاہتے ہو پس اگر کمال انقطاع یا کمال اتصال ہو تو فصل واجب ہی ورنہ وصل کیونکہ عطف مین ضرور ہی کہ معطوف و معطوف علیہ مین مناسبت بھی ہو اور مغائرت بھی اور کمال اتصال مین مغائرت نہین اور کمال انقطاع مین مناسبت نہین ہوتی کمال انقطاع یا بسبب اختلاف جملتین کے ہوتا ہی یعنی ایک خبریہ ہو دوسرا انشائیہ جیسے سیاس شعر دم توڑے تیغ تلے ای طپش دل تھم جا + دیکھ قاتل کا مرے دھیان بٹا جاتا ہی + ناسخ شعر کافرہون سیر ہم ہین محروم واعظا + کر میکدہ پہ حکم نہ جاری فرات کا انشا شعر نہ چھیڑ ای نکہتِ بادِ بہاری راہ لے اپنی + تجھے اٹھکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین + خسنود شعر تو غریق رحمت پروردگار + آج ساقی کا پیالہ ہوگیا + ظفر شعر عقل سے اپنی کوئی تدبیر جو چاہے کرے + پر ہو بے تقدیر کیا تقدیر جو چاہے کرے + یا یہ کہ وجہ جامع نہو جیسے زید خوبصورت ہی اور عمر سوتا ہی غالب شعر یہ لاش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی + حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا + اور کبھی اگرچہ وجہ جامع موجود ہو۔ مگر عطف سے ایہام خلاف مقصود کا ہوتا ہی لہذا عطف نہین کرتے۔ مؤلفہ شعر مین نے یہ کہا کہ مر رہا ہون + وہ بولا یہی تو چاہتا ہون + کمال اتصال اس صورت مین ہوتا ہی کہ جملۂ دوم جملۂ اول کی تاکید لفظی ہو یا معنوی یا بدل ذوق شعر مذکور ترے بزم مین کسکا نہین آتا + پر ذکر ہمارا نہین آتا نہین آتا + نہین آتا دوم تاکید لفظی نہین آتا اول کی ہی + مومن شعر بیخود تھے غش تھے محو تھے دنیا کا غم نہ تھا + جلنا وصال مین بھی تو مرنے سے کم نہ تھا + ہر ایک جملہ مصرعِ اول کا ایک دوسرے کا تاکید معنوی ہی۔ فرخ شعر چشم سے نور گیا تن سے توان دل سے صبر + ہجر مین تیرے جدا مجھسے ہوا کیا کیا کچھ + جدا ہونے کا کچھ جزو مصرع اول مین بیان کیا بدل بعض ہی برکت شعر دل بیتاب کو کطرح سے ٹھہرائے کوئی + مجھے سمجھائے کوئی آئے سمجھائے کوئی

٢٧

ظرف کا بیان مصرع دوم مین ہے یا جملۂ اولیٰ مجمل اور شرح طلب ہو۔ جملۂ دوم اوسکا بیان کرتا ہو گرم
شعر اسینے نے کی پردہ پوشی جنون کی + کیا طوق گردن کے تار گریبان + مصرع دوم مین پردہ پوشی
کی تشریح ہے۔ معروف شعر بعد مرنے کے بھی میری سینہ کی راہ + نعش کے ہمراہ تھا وہ موے سر
کھولے ہوئے + مصرع ثانی مین واو کے ملنے کا بیان ہے یا دوسرا جملہ اہم ہو اول سے غرض متعلق نہو مثلاً
آیئے تشریف لایئے بیٹھیے شعر پڑھیے۔ جائیے آرام کیجیے۔ اصل مطلوب دوسرا جملہ ہے اسلیے فصل کیا گیا۔ یا
یہ کہ جملۂ دوم مستانفہ ہو یعنی جواب ہو اوس سوال کا جو جملۂ اول سے پیدا ہوتا ہو تو بھی عطف نکرینگے
ظفر شعر پڑھ لیتے ہین مضمون سے مضمون تر ہے خط کا + کاغذ مین سیاہی دم تحریر نہ پھوٹی۔ سوال یہ پیدا
ہوتا ہے کہ کس سبب سے نہین پڑھا مصرع دوم جواب ہے کبھی جواب مقدر ہوتا ہے صرف وجہ مذکور ہوتی
ہے۔ میر شعر جہان کو فتنہ سے خالی کبھی نہین پایا + ہمارے عہد مین تو آفت زمانہ ہوا + سوال یہ
کہ آپ خالی ہے یا نہین۔ جواب نہین۔ بوجہ مصرع دوم کمال اتصال کی حالت مین بھی کبھی ترک عطف
سے ایہام خلاف مقصود ہوتا ہے مثلاً کوئی پوچھے تم زید کے گھر گئے تھے جواب دے نہین جاؤنگا یہان
اشتباہ گذرتا ہے کہ نہین جاؤنگا ایک جملہ ہے ایسی جگہ دفع ایہام کے لیے یون کہنا چاہیے نہین اب جاؤنگا
یا عنقریب جاؤنگا۔ یہ صورتین فصل کی تھین۔ اور وصل کے دو موقع ہین اول یہ کہ گو کمال انقطاع ہو
مگر ترک عطف مین ایہام خلاف مقصود کا اشتباہ ہو مثلاً کوئی شخص پوچھے کہ آپ مجھسے خفا تو نہین
ہین وہ کہے کہ نہین اور خدا آپکو سلامت رکھے گرچہ اختلاف جملتین کمال انقطاع ہے مگر ترک عطف مین اشتباہ
بددعا کا خلاف مراد ہے۔ دوسرے یہ کہ دونون جملے درمیان کمال انقطاع و کمال اتصال کے متوسط ہون
مثلاً دونون خبریہ یا دونون انشائیہ ہون اور ان دونون مین وجہ جامع بھی پائی جاے۔ مومن شعر

مجھکو تکتے ہو بہت دیکھو میری جانب تو + اور آپ دیکھتے ہو بار بار آئینہ

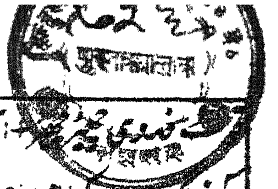
بیان وجہ جامع۔ وجہ جامع تین قسم ہے عقلی۔ وہمی۔ خیالی۔ عقلی وہ امر ہے جس کے سبب سے عقل دو چیزون
کو قوت متفکرہ مین جمع کرنے کا تقاضا کرتی ہے اور وہ [illegible] صورتین ہین اول یہ کہ مخبر یہ یا مخبر عنہ متحد
ہون یا اونکی کسی قید مثل صفت یا حال یا ظرف وغیرہ مین اتحاد ہو۔ اتحاد مخبر و مخبر عنہ
کے مثالین اوپر مذکور ہوچکین اتحاد صفت جیسے زید فاضل آیا اور عمرو فاضل گیا۔ اتحاد
حال جیسے زید دوڑتا آیا اور عمرو دوڑتا گیا۔ اتحاد ظرف جیسے زید بازار مین آیا اور عمرو بازار مین پایا

زید

شام کو آیا اور عمرو شام کو آیا دوم تماثل یعنی دو چیزیں نوع مین متحد ہون اور تعین مین مختلف مثلاً زید
اور عمرو کہ دونون نوعِ انسان مین ہین ایسا ہی تجانس مثلاً آدمی اور گھوڑا جو جنس حیوان مین شریک ہین
اور نیز تشابہ یعنی عرضیات مین متحد ہون جیسے زید اور عمرو سخاوت یا شجاعت مین شریک ہون مثلاً اقسام
حیوانات کے بیان مین کہا جائے کہ آدمی ایسا ہوتا ہی اور گھوڑا ایسا ہوتا ہی یا جب افراد اشیا کا
بیان ہو تو کہین زید بھی ایسا ہی اور عمرو بھی ایسا ہی۔ سوم تضایف یعنی ایک کے سمجھنے سے دوسری
چیز بھی جانی جائے۔ مثلاً باپ اور بیٹا۔ یا علت و معلول۔ مثلاً آفتاب اور روشنی یا اکثر و اقل۔ مثلاً عمرو
بڑا ہی۔ اور زید چھوٹا ہی اور جامع وہمی وہ امر ہی کہ جسکے سبب سے۔ وہم دو چیزون کو قوت متفکرہ مین
جمع کرنے کا تقاضا کرتا ہی حالانکہ عقل انکو جدا جدا مانتی ہی۔ وہ تین قسم ہی اول شبہ تماثل جیسے سفیدی
اور زردی یا سبزی و سیاہی کہ وہم ان دونون کو بسبب نہونے غایت خلاف کے مثل یکدیگر
سمجھتا ہی۔ یعنی سفیدی کو زیادہ صاف زردی سے اور زردی کو زیادہ مکدر سفیدی سے سمجھتا ہی حالانکہ
عقل دونون کو دو نوع متباین ایک جنس کے افراد شمار کرتی ہی دوم تضاد یعنی دو امر وجودی
کہ ایک محل پر باری باری آسکتے ہون۔ اور انمین غایت خلاف ہو مثلاً سفیدی اور سیاہی
سوم شبہ تضاد جیسے آسمان و زمین یا اول و دوم اگرچہ آسمان و زمین وجودی ہین ایک نہایت
بلند اور ایک نہایت پست مگر چونکہ اجسام ہین اعراض نہین اور اس لیئے ایک محل پر
باہم یکدیگر نہین آسکتے اس لئے متضاد نہین کہی جا سکتی اور اول و دوم مین غایت خلاف
نہین ہی کیونکہ اول سے بہ نسبت دوم کے سوم و چہارم زیادہ مخالف ہین لہذا انکو بھی متضاد
نہین کہہ سکتے تیسرا جامع خیالی وہ امر ہی جسکے سبب سے خیال دو چیزونکو قوت متفکرہ مین جمع
کرنے کا تقاضا کرتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ [illegible] کرنے سے پہلے اون دونون کے
تصور خیال مین متقارب ہوں اور اسباب تقریب کے مختلف ہین اسی سبب سے صور خیالیہ ترتیب
اور وضوح کی رو سے مختلف ہوتی ہین کیونکہ بعض صورتین ایک شخص کے خیال مین ایک
دوسرے سے کبھی علٰحدہ نہین ہوتین اور دوسرے کے خیال مین ہرگز مجتمع نہین ہوتین مثلاً قلمدان
چاقو۔ کاغذ وغیرہ کی صورتین کاتب کے ذہن مین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتین
اور دوسرون کا ایسا حال نہین ہی۔ اور بعض صورتین ایک شخص کے خیال سے

بالکل غائب نہین ہوتی اور دوسرے کے خیال مین کبھی گذر نہین کرتی مثلاً زید کے معشوق کی صورت
اُسکے خیال سے کبھی جدا نہین اور عمرو کے خیال مین کبھی نہین آتی - اندرینصورت طلبہ کو وجہ جامع
خیالی کا جاننا نہایت ضرور ہی کیونکہ اُسکی بنا عادت اور طبیعت پر ہی جو ایک دوسرے سے بشدت
مختلف ہوتی ہی مثلاً کہین کہ قامت یار دیکھا اور قیامت یاد آئی یہان قد یار اور قیامت مین
وجہ جامع فتنہ انگیزی ہی اور چونکہ یہ خیال شاعرانہ ہی پس شاعر کے نزدیک یہ دونون مناسب
ہین عام آدمی اسکو ہرگز نہ سمجھیگا -

فصل ششم - ایجاز - واطناب - ومساوات کا بیان - مطلب تین طرح پر ادا کیا جاسکتا ہی اول
مساوات اور وہ ادا کرنا اصل مراد کا ایسی لفظ سے ہی جو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم دوم ایجاز
اور وہ ادا کرنا ایسی لفظ سے جو اصل مراد سے کم ہو مگر ناکافی نہو سوم اطناب اور وہ ایسی
لفظ سے جو اصل مراد سے زیادہ ہو مگر کچھ فائدہ دے مثال مساوات ذوق شعر وقت پیری شباب
کی باتین + ایسی ہین جیسے خواب کی باتین + اس مین کوئی لفظ اصل مراد سے زیادہ یا کم
نہین ہی - ایجاز دو قسم ہی اول ایجاز قصر جسمین کچھ حذف نہ کیا گیا ہو جیسے مثل نادان کی
دوستی جی کا جنجال - یہ قصر ہی اُس عبارت کا جو نادان کے ساتھ دوستی کرتا ہی اُس کے
جی کو اُس کی دوستی جنجال ہو جاتی ہی دوم ایجاز حذف جسمین حذف کردیا گیا ہو کوئی جزو جملہ
کا مثل مسند اور مسند الیہ کے یا مفعول وغیرہ جسکی مثالین اوپر بھی گذرین ذوق شعر اُسکے
لب خنجر کا لینا ہی اگر بوسہ + تو اے دل پُرحسرت کیا دیر لگی ہی + تو لے محذوف ہی - کیا دیر لگی ہی
جو جملہ جزائیہ کا موٗیدہی - اُسکا قائم مقام ہی مثال حذف مضاف ہی سید شعر سینکہ یہ عداوت
اللہ سے کفر اے بت + پڑھنے جنازہ اُسکا سب آئے تو نہ آیا + یعنی نماز جنازہ - جانی - شعر
کیا پوچھتا ہی ہمدم اس جسم ناتوان کی + رگ رگ مین نیش غم ہی کہئے کہان کہان کی شیفتہ
شعر تاب بوسے کی کسے دین بھی وہ اب شیفتہ گر + کرچکی کام یہان لذت دشنام اپنا مثال
حذف مضاف الیہ - امین شعر مرتے ہین ہم تو اُسکے لب آبدار پر + گر آب زندگی ہو تو مارین
ہین دھار پر + یعنی پیشاب کی دھار پر مثال حذف مفعول سکرم شعر اے طفل اشک دیکھ
بہا دے کچھ تو + ہر پارہ جگر درق انتخاب ہی + یعنی جگر کو - فدوی شعر گالیان کیونکر نہ دیوے



شہیدی شعر + اب تو وہ تھا ہی اسکو اور بھی بدخو کیا + بدخو تھا ہی - اگر شعر آپ مین
کہنے کلون سو جو کیا ن میری مجال + پوچھے تو احوال میرا ایسی کیا تجھکو پڑی + ایسی غرض - مثال
حذف جملہ - قائم - شعر کسی بلا مین پھنسے قید ہوئے جان سے جاے + پر آدمی کو خدا تجھ
مبتلا نہ کرے + بعد مصرعۂ اول کے تو بہتر ہے جملہ جزائیہ مقدر ہے - محمود شعر ہے زخم جگر نا وک
قاتل کی نشانی + اے چارہ گر و اسکا مٹانا نہین اچھا + مت مٹاؤ محذوف ہے اور وجہ اسکی مذکور ہے
کہ مٹانا اچھا نہین - رند شعر - تو ن تیغ کا عبث ہر بار + جو لگتا ہوا لگا نہ بیٹھے + سب آدمیونکا یہ دستور
مقدر ہے - اور جیسے کسی کام کے آغاز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا مراد یہ ہے کہ مین اللہ کے نام پر شروع
کرتا ہون اور اقتران - یعنی کوئی کلمہ کسی تقریب کے متصل بولا جاے مثلاً مبارک تقریب شادی
وغیرہ مین - غالب شعر علی الرغم دشمن شہید وفا ہون + مبارک مبارک سلامت سلامت
اطناب - اسطرح ہوتا ہے - اول بعد ابہام کے ایضاح - یا بعد اجمال کے تفصیل تاکہ ایک امر
دو طرح بیان ہو یا معنی ذہن مین خوب مستحکم ہو جائین یا تکمیل لذت کے لیے جو اس سے حاصل
ہوتی ہے - مثلاً زید کے تذکرے مین کہنا کہ بہت لائق آدمی ہے زید باوجود ضمیر مستتر کے زید
مظہر بھی ذکر کیا گیا شعر - کامیابی پر مری کچھ آسمان کو رشک ہے + اسلیے مجھپر ستم کرتا ہے ہر دم آسمان
نثار شعر اسکے پانون سے لگی رہتی ہے دن رات حنا + خوب دنیا مین بسر کرتی ہے اوقات حنا
دوم توشیع - اول ایک معدود ذکر کرکے بعدہ اسکی تفسیر لاوین - قائم شعر دو چیزین یادگار
دوران + تیر ستم اپنی جان فشانی + شہیدی شعر - آٹھ پوسون پر ہون نوکر اک بت اوباش کا
صبح کے دو شام کے دو روز کے دو شب کے دو + سوم تکرار کلمہ کسی نکتہ کے لیے مثلاً تاکید
مومن شعر نجاؤنگا کبھی جنت کو مین نجاؤنگا + اگر ہو ئیگا نقشہ تمہارے گھر کا سا - چہارم ایغال
یعنی آخر کلام مین کسی نکتہ کے لیے ایسی لفظ لاوین جسکے بغیر اصل معنی تمام ہو سکین خواہ وہ
نکتہ مبالغہ ہو - غالب شعر نالہ جاتا تھا پرے عرش کے میرا اور اب + لب تک آتا ہے جو ایسا ہی
رسا ہوتا ہے + جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے بقصد مبالغہ ہے خواہ وہ نکتہ تحقیق تشبیہ ہو - ظفر شعر
کیا کیجے ولا سیر اس بحر جہان کی یہ سعی ہے ہوا مثل حباب ایک نفس مین ز ایک نفس مین
لکھا کہ تشبیہ کامل ہو جاے پنجم تذییل - یعنی ایک جملہ کے بعد دوسرا جملہ مشتمل معنی پر بقصد تاکید لاوین خواہ جملہ دوم مثل ہو یا نہ

حسرت شعر مجھ کو تجھسے خدا جدا نہ کرے + مین ہون تجھسے جدا خدا نکرے + ظفر شعر ہمارے آگے تو ذکر اگلے دوستداردن کا + بیدرد مردون کی وہ بدیان اکھاڑتے ہین + ششم تکمیل یعنی اول کلام مین جو شبہ ہوتا ہو اُسکو دوم کلام سے دفع کرنا - لاآعلم شعر ظاہر مین دیکھنے کا کچھ اسباب تو نہین + آئے مگر وہ خواب مین سو خواب ہی نہین + اول کلام سے شبہ ہوتا تھا کہ شاید تو خواب آتا ہوگا سو (خواب ہی نہین) سے شبہ رفع ہوگیا ہفتم تتمیم - کسی کلام مین کسی غرض مثل مبالغہ کے لیئے کچھ قدر لفظ زیادہ کرین - غالب شعر جو عقدۂ دشوار کہ کوشش سے نہ وا ہو + تو وا کرے اُس عقدے کو سو بھی باشارت + (سو بھی باشارت) تتمیم ہے - لحقر شعر ہزارون مین وہ مہ لقا ایک ہی + قسم ہے خدا کی خدا ایک ہی خدا ایک ہی بار قسم بطور تاکید قسم کے ہے ہشتم اعتراض - یعنی درمیان کلام کے ایک جملہ لانا کسی نکتہ کے لیئے سواے دفع ایہام کے مثل تقدیس کے لیئے - جیسے اللہ جل شانہ فرماتا ہے - میر شعر اعجاز سنے تھکے ہے ترے لب کے کام کا + کیا ذکر یان مسیح علیہ السلام کا یا تعجب کے لیئے جیسے آپ کو (اللہ اکبر) اسقدر غرور ہے - یا دعا - نواب مرزا لکھنوی شعر جلوہ حسن رشک شعلۂ طور + چشم بد دور آنکھ موتی چور + ہوشیار شعر سواے اس دل کمبخت کے کہ ہو جیو خوار + کہان نصیب کسی کے کہ تجھپہ شیدا ہو + یا توصیف ہوشیار شعر تری صفائی رخ پر کہ ہے وہ حور فریب + یقین لائے دہی جسنے تجھکو دیکھا ہے

باب دوم علم بیان مین

علم بیان وہ علم ہے جسکے سبب سے ایک معنی کو کئی طرح سے لکھ سکین کہ انمین سے کوئی طرح معنی تک پہنچنے مین زیادہ صفائی رکھتا ہو اور کوئی کم اور دلالت تین قسم پر ہے اگر لفظ تمام معنی موضوع لہ

پر دلالت کرے وہ وضعی ہے جیسے دلالت لفظ شیر کی حیوان معروف پر اور اگر لفظ جزء موضوع لہ پر دلالت کرے
وہ تضمنی ہے جیسے دلالت لفظ انسان کی حیوان پر یا حیوان ناطق پر جو اُسکے کل معنی ہین اور اگر لفظ اُس معنی پر
دلالت کرے جو حقیقت موضوع لہ سے خارج ہے لیکن لازم اُسکے ہو وہ التزامی ہے جیسے دلالت لفظ شیر کی شجاع پر
اور جیسے دلالت لفظ انسان کی ضاحک یا کاتب پر۔ دلالت وضعی کو دلالت مطابقہ اور تضمنی اور التزامی کو
عقلیہ بھی کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ علم بیان مین بحث صرف دلالت تضمنی اور التزامی سے ہے اس لئے کہ دلالت
وضعی واضح اور اوضح نہین ہوسکتی کیونکہ لفظ شیر اور اسد اور ضیغم معنی موضوع لہ پر سب یکسان دلالت کرتے
ہین نہ واضح اور اوضح پس یہ علم لغت سے متعلق ہے نہ علم بیان سے البتہ دلالات اخیر ہ مین ممکن ہے کیونکہ
دلالت التزامی مین ممکن ہے کہ ایک ملزوم کے چند لوازم ہون کہ بعض بسبب قلت وسائط کے ملزوم
کے قریب ہون اور بعض بسبب کثرت وسائط کے اُس سے بعید پس یہی قرب و بُعد باعث وضوح
اور خفا کا ہوجائیگا جیسے لمبے انگرکھے والا یعنے شخص درازقد دلالت التزامی بے واسطہ ہے اور بہت راکھ والا
یعنی مہمان دوست اسمین کئی واسطے ہین کیونکہ بہت راکھ لازم بہت لکڑی جلنے کی ہے اور بہت لکڑی جلنا
لازم بہت روٹی پکنے کی اور وہ لازم کثرت مہمان کی اور وہ لازم مہمان دوست ہونے کی ہے پس اول
دلالت بہ نسبت دوم واضح تر ہے علی ہذالقیاس ممکن ہے کہ ایک لازم کو چند ملزوم ہون مثلاً سفیدی لازم ہے برف اور
شیر اور عاج اور بط وغیرہ مین جائز ہے کہ لزوم سفیدی کا بعض ملزومون کی نسبت واضح ہو اور بعض
کی نسبت اوضح اور دلالت تضمنی مین ممکن ہے کہ کسی شی کے چند جزو ہون اور چند جزو خرد پس جزء
اُس شی پر دلالت واضح تر کریگا بہ نسبت جزو خرد کے اُس شی پر مثلاً حیوان کی دلالت جسم پر واضح ہے
بہ نسبت دلالت انسان کے جسم پر۔ غرض کہ علم بیان مین لوازمات معنی کو اعتبار کرنا چاہیئے
اور کبھی لزوم دونون طرف سے ہوتا ہے جیسے امام و مقتدی مین کیونکہ امام بغیر مقتدی کے
نہین ہوسکتا اور مقتدی بغیر امام کے نہین کہلایا جاسکتا اور کبھی ایک طرف جیسے علم و حیات اور
جرأت شیر مین کیونکہ جرأت کو شیر لازم نہین اور شیر کو جرأت لازم ہے اب واضح ہو کہ جب کوئی لفظ معنی
موضوع لہ کے واسطے استعمال کیا جائے اُسکو حقیقت کہتے ہین اور اگر معنی غیر حقیقی کے واسطے استعمال
کرین اُسکو مجاز مگر اس صورت مین معنی حقیقی اور مجازی مین کچھ علاقہ ضرور ہوگا اور مجاز مین جب کہ معنی
موضوع لہ متروک ہون پس اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہے اُسکو استعارہ اور اگر اور کچھ علاقہ مثل لزوم سببیت وغیرہ کا ہے تو

مرسل کہتے ہین اور اگر معنی موضوع لہٗ کا بھی ارادہ جائز ہو تو اسکو کنایہ کہتے ہین جیسے استعمال لفظ نرگس سے چشم پر استعارہ ہی اور استعمال لفظ قارورہ کا بول مریض پر مجاز مرسل ہی چونکہ بول مریض کا قارورہ یعنے شیشی مین رکھتے ہین پس بیان علاقۂ معنی حقیقی مجازی مین ظرفیت کا ہی اور لمبا انگرکھا یعنی دراز قد کنایہ ہی مثال استعارہ مین مراد صرف چشم سے ہی نہ نرگس سے علی ہذا القیاس مجاز مرسل مین صرف بول سے نہ شیشی سے مگر کنایہ مین شخص دراز قد کے سوا اگر لمبا انگرکھا ہونا مراد کرین تو بھی جائز ہی چونکہ استعارہ منحصر ہی اوپر ادراک ماہیت تشبیہ پر لہذا مدار علم بیان کا چار چیز پر ہی تشبیہ استعارہ مجاز مرسل کنایہ ہر ایک کا بیان ایک فصل مین ہوتا ہی۔

فصل اول تشبیہ کے بیان مین تشبیہ عبارت دلالت مشارکت دو چیز سے ہی ایک معنی پر ان دونونکو طرفین تشبیہ یعنی مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہین اور معنی مشترک وجہ شبہ ضرور ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اگر حقیقت مین مشترک ہون گے تو صفت مین مختلف اور یا بالعکس کیونکہ اگر حقیقت اور صفت دونون مین اختلاف ہو تو تشبیہ باطل ہو جائیگی اور صفت وجہ شبہ مشبہ مین کم اور مشبہ بہ مین زیادہ ہونا چاہیئے ورنہ تشبیہ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور تشبیہ سے جو مطلب متکلم کا ہوتا ہی اسکو غرض تشبیہ کہتے ہین اور جو لفظ دلالت تشبیہ پر کرتا ہی اسکو ادات تشبیہ کہتے ہین۔ پس واضح ہو کہ ارکان تشبیہ کے پانچ چیزین ہین۔ مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ غرض تشبیہ ادات تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ بیان چہرہ مشبہ پھول مشبہ بہ رنگینی وجہ شبہ اظہار خوب روئی معشوق غرض تشبیہ اور لفظ سا ادات تشبیہ ہی اب بیان ان اصول پنجگانہ کا چار قسم مین کیا جاتا ہی۔

قسم اول بیان مشبہ و مشبہ بہ۔ مشبہ و مشبہ بہ کبھی دونون حسی ہوتے ہین یعنے جو کسی حس سے منجملہ حواس پنجگانہ ظاہری کے مدرک ہون جیسے حکیم صدق حسین خان لکھنوی **شعر** سرو سا قد تو گل سے رخسار ہے شانے باز و بھرے بھرے سے ہے کبھی دونون عقلی مشترک ہو۔ ظفر **شعر** ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھون قاتل ترے بسمل کو جو تیر است و سمجھے ہی اب یہ تشبیہ شہادت کی حیات ابدی سے ہی۔ دونون مدرک بالعقل ہوتے ہین اور کبھی مشبہ عقلی مشبہ بہ حسی جیسے عمر آب رواں ہی ہمیشہ عمر رواں نہین ہو اور کبھی مشبہ حسی مشبہ بہ عقلی جیسے تشبیہ عطر کی خلق کریم سے اور کبھی ایک حسی اور ایک عقلی بھی ہوتا ہی

اور نیز کبھی دونون مفرد ہوتے ہین جیسے اشعار مذکورہ بالا مین کبھی ایک مفرد دوسرا مرکب۔ شعر نگر ساقی نچے دل کہ
مینا میری نظر مین + لگے ہی مثل خاکستر کہ جسمین آگ پنہان ہو + غالب شعر تھے ہین سونے روپے کے
چھلے حضور مین + ہی جنکے آگے سیم و زر مہر و ماہ ماند + یون سمجھیے کہ بیچ سے خالی کیے ہوے + لاکھون ہی
آفتاب ہین اور بیشمار چاند + چھلے کی تشبیہ ایسے چاند و سورج سے ہی جو بیچ سے خالی کیے ہون ذوق شعر
رخِ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ + کیا تماشا ہی کہ بنجاے ہی مونگا گوہر + عرق کا قطرہ رخ گلرنگ پر مشبہ مرکب
مونگا مشبہ بہ مفرد ہی کبھی دونون مرکب یعنی ایک ہیأت مجموعی مفرد ہو دوسری ہیأت مجموعی سے
تشبیہ دیجاتی ہی سودا شعر زلفین بکھری ہوئین یون چہرہ پہ کھاتی تھین بل + جسطرح ایک کھلونے پہ
ہشین دو بالک + کبھی دونون متعدد یعنے کئی مشبہ و مشبہ بہ یہ دو قسم ہی ایک تشبیہ ملفوف یعنے اول چند مشبہ
بعدہ چند مشبہ بہ ذکر کرین نصیر شعر نہا کے افشان جنو جبین پر نچوڑ و زلفون کو بعد آ سکے + دکھاؤ
عاشق کو اس ہنر سے فلک پہ بجلی زمین پہ باران + دوم تشبیہ مفروق۔ یعنے ایک مشبہ مع مشبہ بہ کے
ذکر کرین بعدہ دوسرا مشبہ و مشبہ بہ وعلی ہذا القیاس۔ فتنی شعر چشم ہی قہر بلا زلف قیامت قامت + اس لیے
لوگ تمھین آفت جان کہتے ہین + کبھی ایک واحد دوسرا متعدد یہ بھی دو قسم ہی ایک تشبیہ جمع جسمین مشبہ واحد ہو
مشبہ بہ متعدد۔ تحرور شعر ہی زلف یا دھوان ہی یہ شمع جمال کا + اعجاز حسن و ناز سے اونچا نہ ہو سکا + یا ابر آفتاب
کے پہلو مین آگیا + پیدا ہی یا کہ شام غریبان یہ بر ملا + دوسری تشبیہ تسویہ جسمین مشبہ متعدد مشبہ بہ واحد۔
ہوشیار شعر قد مرا اور ترے ابرو کج + دیکھ خمیدہ ہی کمان کردار +

قسم دوم بیان وجہ شبہ وجہ شبہ بھی کبھی حسی ہوتی ہی کبھی عقلی اور نیز وجہ شبہ کبھی واحد ہوتی ہی
کبھی متعدد کبھی مرکب بمنزلہ واحد۔ اور واحد حسی تب ہوگی جب طرفین حسی ہون جیسے سرخی تشبیہ
رخسار و گل مین اور واحد عقلی مین ضرور نہین خواہ طرفین حسی ہون خواہ عقلی خواہ مختلف جیسے جرأت تشبیہ
زید و شیر مین اور ہدایت تشبیہ علم و نور مین اور حلاوت تشبیہ شراب و کوثر مین یا بالعکس اور متعدد مین
کبھی تمام اجزاء وجہ شبہ حسی ہوتے ہین کبھی تمام عقلی کبھی بعض حسی بعض عقلی جیسے سرخی
رنگ اور ملائمت تشبیہ رخسار و گل مین اور درازی و سیاہی تشبیہ زلف و شب مین اور
راستی اور بلندی تشبیہ قد و سرو مین تمام اجزاء حسی ہین۔ سودا شعر بسان دانہ رو رسیدہ
ایک بار گرہ + کھلی جو کام سے میرے پڑی ہزار گرہ + اپنے دونون حال یعنے ابتدا مین قدر سے

[illegible] شعر ہو جانے کا مرکو انہوں دونوں حالیسے تشبیہ دی جو مرکب عقلی ہوتے
[illegible] تشبیہ کسی حکیم کی جالینوس سے کہ نیز فہمی و دوا شناسی
[illegible] جو انکھی کی ہین ڈبیان دونون + آنکے ہی جان مین چھیڑ لیسے جیسے
[illegible] وجہ شبہ حسی مین رغبت دلانا جانب جماع وجہ شبہ عقلی ہی اور
[illegible] حسی ہوتا ہی یا عقلی اور حسی مین طرفین کبھی مفرد ہوتے ہین کبھی مرکب کبھی
[illegible] معشوق مین غنچہ کے ساتھ شکل و تنگی و خوشنمائی ہر سہ بمنزلہ واحد ہو کر وجہ شبہ ہین
[illegible] مین یون جہ ہے پانگین بچین دل + جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالک +
وجہ شبہ [illegible] کا ایک چیز پر گرد ہو جانا امر مرکب ہی ممتاز شعر ہمارے رونے سے دل کا بخار اٹھتا ہی +
[illegible] کے غبار اٹھتا ہی + ذوق شعر پیل تیرا گل سوسن کا ٹرا اک انبار + گل مہتاب کے
[illegible] وجہ شبہ سیاہ رنگ کا کثرت جمع ہو جانا [illegible] مثال وجہ شبہ مرکب عقلی جیسے
[illegible] تشبیہ [illegible] کتابین لدی ہون وجہ شبہ مستفید نہ ہونا شی مفید سے با وصف تحمل
[illegible] تشبیہ مین ایک ہیات مجموعی کو دوسری ہیات مجموعی سے تشبیہ دیجاے اور وجہ
شبہ [illegible] تشبیہ مرکب یا حسی سے ہین کبھی دو شی متضادہ کو بطور ظرافت کے تشبیہ دیتے ہین اسمین
[illegible] وجہ شبہ ہوتے ہین جیسے بخیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ اب واضح ہو کہ وجہ شبہ یعنے معنی مشترک
[illegible] جو تشبیہ مین شاعر نے قصد کی ہی ایک صفت ہوتی ہی خواہ حقیقی خواہ اضافی خواہ
[illegible] صفت حقیقی وہ جو داخل ذات مشبہ و مشبہ بہ ہو - وہ دو قسم ہی - ایک حسی یعنے کیفیات جسمانی
جیسے [illegible] شکل و مقدار و حرکت و آواز و مزہ و بو و سختی و صفائی و نرمی و ثقل و خفت و گرمی و
سردی و خشکی و تری وغیرہ دوم عقلی یعنے کیفیات نفسانی مثل ذکاوت و علم و معرفت و قدرت و کرم و
سخاوت و بخل و حلم و غضب و شجاعت وغیرہ صفت اضافی وہ جو ذات مین ثابت و متقرر نہو بلکہ
[illegible] آفتاب سے تشبیہ مین وجہ شبہ ازالہ حجاب ہی جو داخل ذات نہین بلکہ دونون سے
متعلق ہی [illegible] داخل ذات ہو نہ متعلق بلکہ صرف عقل نے اعتبار کر لیا ہو - جیسے
تشبیہ [illegible] شکل اور دانت کو صرف واہمہ نے اعتبار کر لیا ہی واقعی نہین
اور معلوم ہو کہ جس تشبیہ مین وجہ شبہ مذکور ہوتی ہی اُسکو مفصل کہتے ہین ورنہ مجمل جیسے

نسیم شعر گول اُسکے ستون تھے ساعد حور ❊ چلمن مژگان چشم مخمور ❊ اگر کوئی وصف مشبہ یا مشبہ بہ کا ایسا
مذکور کرین جس سے وجہ شبہ کی طرف اشارہ ہو تو بھی مجمل ہی جیسے مصرع اول مین ستون کی صفت
گول واقع ہی اور باعتبار وجہ شبہ تشبیہ دو قسم ہی ایک قریب مبتذل دوسری بعید غریب - اول وہ
جسکی وجہ شبہ امر مشہور ہو فورًا ہر ایک کی سمجھ مین آجاے یعنی جو تشبیہ بکثرت مستعمل ہو جیسے قد کی
سرو - دانت کی موتی کے ساتھ - دوم وہ جو بلا خوض و فکر فورًا مفہوم نہو - اور تشبیہ مبتذل بسبب
بعض تصرفات کے غریب ہو جاتی ہی اول تشبیہ مشروط یعنی مشبہ اور مشبہ بہ یا دونون کو کسی شرط
کے ساتھ مقید کرنا - غمگین شعر ثمر ین دکھیتا گر سرو مین ماہ منور کا ❊ تو ہمسر سرو کو قد سے ترے
او دلربا کہتا ❊ دوم تشبیہ اضمار - یعنی اسطرح تشبیہ دینا کہ تشبیہ معلوم نہو ہوشیار شعر ترہ
کسواسطے ہی میر الجنت ❊ گر ہی وہ زلف تیرہ چون شب تار ❊ سوم تشبیہ تفضیل وہ ہی کہ ایک شی کو کسی شی
سے تشبیہ دین بلا ذکر وجہ شبہ کے اور پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین بعد رجوع کے - ہوشیار شعر
تو ہی گل اور نہین کہ ہی دایم ❊ تجھسے خرم رخِ گل گلزار ❊ معشوق کو گل سے عام طور پر تشبیہ دی پھر
اُسکی فضیلت کی وجہ سواے وجہ شبہ کے بیان کی -

۳۷

قسم سوم بیان غرض تشبیہ کبھی امکان وجود مشبہ غرض ہوتی ہی جہان کہ ادعا اُسکے امتناع کا
بھی ممکن ہو - ظفر شعر دل لگے اور حسین سے نہ مرا تیرے سوا ❊ لگے جز شمع نہ پروانہ کی مہتاب سے
لاگ ❊ اگرچہ ممتنع معلوم ہوتا ہی کہ کسی کو دوسرا حسین پسند نہ آئے مگر تشبیہ سے یہ امر ممکن ہوگیا
کبھی صرف بیان حال وصف مشبہ مقصود ہوتا ہی مثلاً ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے سے
تشبیہ دین سیاہی یا سفیدی مین - کبھی بیان حال مقدار مشبہ غرض ہوتی ہی از روے قلت و
کثرت مثلاً تشبیہ کمر کی نقطہ اور زلف کی عمر خضر اور روز وصل کی مدت قلیل اور شب ہجر کی روز
قیامت کے ساتھ - کبھی حال و شان مشبہ کو ذہن نشین سامع کرنا غرض ہوتی ہی مثلاً
پتھر کی لکیر مضبوط عہد کے لئے - ظفر شعر کتا بو نہین لکھا ہی کیا بیت لکھ لکھ کے دھو ڈالین ❊ ہمارے
دلمین ہی نقش حجر یہ ترا فرمانا ❊ جرأت شعر دلکو ہر چند مین سمجھایا کہ او خانہ خراب ❊ جان اس
ہستی موہوم کو تو نقش بر آب ❊ انشا شعر مہر کی گردش ہی ہمکو سارے دن ❊ جو تم پھر آؤ تو پیارے
پھرین ہمارے دن ❊ کبھی تزئین مشبہ نظر سامع مین غرض ہوتی ہی مثلاً چہرے کی شمع سے

دانت کی موتی سے لب کی یاقوت سے - امانت شعر ہنس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا + گوہر و نیلم و یاقوت کو یکجا دیکھا + کبھی مذمت و تقبیح مشبہ نظر سامع مین + تسلیم شعر زنبور سیاہ خال اُسکے + برگد کی جٹائین بال اُسکے + سودا شعر زنگ و دہن اُسکا ہی بد بو و قیر + جیسے کہ جلاب کا دست اخیر + کبھی اظہار ندرت اور استطراف مشبہ غرض ہوتی ہی خواہ مشبہ بہ فی نفسہ نادر او طرفہ ہو - امانت شعر پھول سے سینہ پہ کب ہی یہ پستان پیدا + ہوے گلشن مین انار و نسے سپستان پیدا + خواہ مشبہ بہ فی نفسہ نادر نہو مگر مشبہ کی حالت مین اُسکے سبب سے ندرت ظاہر ہو - سودا شعر زلفین بکھری ہوئی یون چہرہ پہ کھاتی تھین بل + جسطرح ایک شعلے نے پہ ہین دود کالک + انوار شعر جنبش مژگان نہین انوار چشم یار پر + کھینچ رہا ہی بادکش یہ مردم بیمار پر + کبھی غرض تشبیہ متعلق بہ مشبہ بہ ہوتی ہی اُسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ جسمین وجہ شبہ ناقص ہو اُسکو مشبہ کرین - امانت شعر نقشہ ہی روے گل مین اگر روے یار کا + شمشاد سایہ ہی قد دلجوے یار کا + بیان اظہار اس امر کا مقصود ہی کہ قد یار شمشاد سے زیادہ ہی راستی مین - دوم تشبیہ اظہار مطلوب یعنے شی مرغوب و مطلوب کو جسکا اہتمام منظور ہی مشبہ بہ کرین جیسے بھوکا چاند کو روٹی سے تشبیہ دے - ذوق شعر ہندی ہی جو بجلی تو یہ سوجھی ہی نشہ مین + ساقی نے حمی تیز یہ آتش پہ اڑائی + واضح ہو کہ تشبیہ مین مشبہ کو مشبہ بہ سے وجہ شبہ مین کامل اور فائق کرنا مقصود ہوتا ہی - اور جہان مساوی کرنا دونو نکا مقصود ہو اُسکو تشابہ کہتے ہین عیشی شعر دل گرفتہ ہون کردن گا ہو کے مین آزاد کیا + مجھکو کیسا ن ہی چمن کیا خانۂ صیاد کیا + اور کبھی یہ بطور تشبیہ عکس کے بھی ہوتا ہی - ہوشیار شعر مین ہون لاغر تری کمر کی طرح + ہی کمر تیری جیسا مین ہون نزار -

قسم چہارم ادات تشبیہ جس تشبیہ مین ادات تشبیہ ہوتے ہین اُسکو مرسل اور جس مین نہین ہوتے اُسکو موکد کہتے ہین اور الفاظ تشبیہ مستعملہ اردو - سا - مانند جیسا - جون - چون - نظیر - مقابل - مشابہ - برابر - مثل - گویا - عدیل - برنگ - لباس وغیرہ ہین مثال مرسل - ذوق شعر آنسو ہی کیا دلکو تیر یار سے + ہی مشابہ زخم بھی سوفار سے + ولہ شعر یون نگہ نکلی ہی چشم یار سے + مست جیسے خانۂ خمار سے + ولہ شعر نظر آتا ہی برنگ لب ساغر جو ہلال + ٹپکا پڑتا ہی لب مست سے شوق تقبیل + مثال موکد - ناسخ شعر ہوا سے بال اُڑکر آتے ہین جو اُسکے چہرے پر + غزال چشم شوخی کر رہے ہین چین گیسو مین

فصل دوم استعارے کے بیان مین اوپر ذکر ہوچکا ہے کہ مجاز مین جب معنی حقیقی و مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے اسکو استعارہ کہتے ہین اور غرض استعارے سے یہ ہے کہ مشبہ کو عین مشبہ بہ قرار دین پس حالت استعارہ مین مشبہ کو مستعار لہ و مشبہ بہ کو مستعار منہ و وجہ شبہ کو وجہ جامع کہتے ہین جیسے شیر بمعنی مرد شجاع پس شجاع مستعار لہ شیر مستعار منہ شجاعت وجہ جامع ہے اور بطور تشبیہ مستعار لہ و مستعار منہ کبھی دونون حسی یا عقلی ہوتی ہین کبھی ایک حسی ایک عقلی فتامل پس اگر صرف مشبہ بہ کو ذکر کرین اُسکو استعارہ بالتصریح کہتے ہین جیسے آمانت شعر ربط رہنے لگا اُس شمع کو پروانونسے ۔ آشنائی کا کیا حوصلہ بیگانونسے ۔ شمع سے مراد معشوق اور پروانہ سے عاشق اور اگر صرف مشبہ کو ذکر کرین اُسکو استعارہ بالکنایہ کہتے ہین لیکن اس صورت مین قرینہ ضرور ہوگا یعنے مناسبات و لوازمات مشبہ بہ محذوف کے اور اُس قرینہ کو استعارہ تخییلیہ کہتے ہین ناسخ شعر نہین ممکن کہ کلک فکر لکھے شعر سب اچھے ۔ برستا ہے بہت نیسان گہر ہوتے ہین کم پیدا ۔ فکر کو منشی قرار دیا اور کلک جو واسطے منشی کے ضرور ہے اُسکے واسطے ثابت کیا پس استعارہ فکر کا منشی کے ساتھ استعارہ بالکنایہ ہے اور اثبات کلک کا اُسکے واسطے استعارہ تخییلیہ ۔ ولہ شعر پاس حرم نجا بلای نجہ جنون ۔ بارگران ہے جامۂ احرام دوش پر ۔ جنون کو آدمی سے استعارہ کیا اور استعارہ دو قسم ہے اگر استعارہ اسم جنس ہو یا مشابہ اسم جنس وہ اصلیہ ہے جیسے امثلۂ بالا سے ظاہر ہے اور اگر مستعار فعل یا شبہ فعل یا حرف ہے اُسکو استعارہ تبعیہ کہتے ہین تبعیہ اس سے نام ہے کہ فی الواقع استعارہ افعال مین نہین بلکہ اُنکے مصادر مین ہے جیسے لا اعلم شعر مر گئے یاد مین تیری ۔ کچھ نہ ٹھہرے نگاہ مین تیری ۔ بیہوش و حواس ہوجانیکو مرجانے سے استعارہ کیا اور مر گئے فعل ہے آمانت شعر شبکو وہ خانہ خراب اور کہیں گھر رہنے لگا ۔ مین یہان بستر غم اپنے پہ مر رہنے لگا ۔ لیٹ رہنے کو مر رہنا کہا ۔ راقم شعر جب مین نے کہا تجھے ملاقات اُڑا دی ۔ تب اُسنے ہنسی مین میری بات اُڑا دی ۔ اُڑا دینا دور کرنیکے معنی پر ہے ۔ بھاگ ان شعبدہ بازونسے مثال سیماب ۔ اجتناب کو بھاگنے سے استعارہ کیا اور بھاگ صیغہ امر کا ہے اسیطرح حرف صلاحیت مستعار لہ ہونیکی نہین رکھتا فی الواقع اُسکے معانی متعلقہ مین استعارہ ہوتا ہے جیسے حرف (سے) بمعنی ابتدا اور (تک) بمعنی انتہا اور (مین) بمعنی ظرفیت اور (لئے) اور (ملنا) اور (تو) بمعنی غرض ہین اور اس شعر مین شعر بات ہمسے تو نکرنی اور غیر ونسے تپاک ۔ ہم مگر اس بزم مین آئے تھے ذلت کے لیے ۔ یہان حرف لئے اصلی معنی پر مستعمل نہین ہوا کیونکہ ذلت غرض آنیکی نتھی بلکہ اصلی غرض یعنے حصول عزت کو بطور استہزا اُس نتیجہ سے جو حاصل ہوا یعنے ذلت سے استعارہ کیا ہے اگرچہ بظاہر حرف لئے مستعار لہ ہے مگر فی الواقع استعارہ اُسکے معنے

[illegible] ہو۔ علاوہ اسکے استعارہ تین قسم ہی مطلقہ ۔ مجردہ ۔ مرشحہ ۔ مطلقہ وہ جسمین مناسبات مستعارلہ یا
مستعار منہ کے ذکر نہون ۔ شعر ۔ اچھا جو خفا ہوتے ہو تم ای صنم اچھا ✦ لو ہم بھی نہ بولینگے خدا کی قسم اچھا ✦ اثنا
شعر یہ بھی ہرگز نہین مخل کے اُسے تکیے پر ✦ اُس پری کے لیے موجود ہے پر کا تکیہ ✦ صنم و پری سے معشوق
مراد ہی استعارہ مجردہ وہ کہ صرف مناسبات مستعار لہ کے مذکور ہون جیسے نرگس سرمہ سا یعنی چشم
ناسخ شعر ۔ سُگان خرابات مین مطلق متواضع [illegible] نرگس سیگون کے ہی خم سے ✦ استعارہ مرشحہ
وہ جسمین صرف مناسبات مستعار منہ کے ذکر [illegible] نسیم شعر ۔ حجت کے گمانسے جب ہوئی دیر
[illegible] سے اُلفا شیر ✦ شیر سے مراد مرد شجیع ہی اور رنگ بطور ایہام مناسب شیر کے ہی کبھی مناسبات
دونون کے بھی مذکور ہوتے ہین نسیم شعر ۔ سرکی تھی جو محرم اُس قمر کی ✦ برجون پہ سے چاندنی تھی سرکی ✦
برج سے مراد پستان ۔ محرم مناسبات پستان سے ہی اور چاندنی اور قمر مناسبات برج ہین ۔ اب واضح ہو
کہ استعارہ باعتبار مستعار لہ و مستعار منہ کے دو قسم ہوتا ہی اوّل وہ قافیہ جسمین طرفین استعارہ ایک شی مین
جمع ہو سکین مثلاً استعارہ ہدایت کا زندگی سے ۔ اور جاہل کا اندھے سے کیونکہ ممکن ہی ایک شخص مین ہدایت و
زندگی یا جہالت و نابینائی جمع ہو سکین ۔ دوسری عنادیہ کہ دونونکا اجتماع ایک مین محال ہو مثلاً مردہ
نیکنام کو زندہ کہنا کیونکہ موت و زندگی کا اجتماع محال ہی اور عنادیہ کے قبیل سے ہی بخیل کو حاتم یا کمزور
کو رستم کہنا ۔ لا آدری شعر ۔ وہان تو ہم [illegible] انکی نظر مین خاک نہین ✦ یہان ہم ایسے تو انگر کہ گھر مین
خاک نہین ✦ مفلس کو تونگر سے استعارہ کیا ۔ اور معلوم رہے کہ وجہ جامع کبھی طرفین کے مفہوم
مین داخل ہوتا ہی جیسے زید کا گھوڑا [illegible] وجہ جامع یعنی قطع مسافت دوڑنے اور اُڑنے دونون ہی
گو حیثیت مختلف اور کبھی دونونکے مفہوم سے خارج ہوتا ہی مثلاً کسی شخص کو شیر کہنا وجہ جامع یعنی صفت
شجاعت مرد اور شیر دونونکے مفہوم سے خارج ہی ۔ باعتبار وجہ جامع بھی استعارہ دو قسم ہی جسکا وجہ جامع
[illegible] مفہوم ہو جاوے اور مشہور عام ہو اُسکو عامیہ اور مبتذلہ کہتے ہین جیسے سرو کا قد ۔ رخ کا گل سے
وجہ جامع سواے خواص اور اہل فہم [illegible] نہو یا بغیر غور و تامل کے دریافت نہو سکے اُسکو
غریبہ کہتے ہین ۔ لا آتشم شعر ۔ [illegible] قلقلِ مینا نہو یگا ✦ نہ گلگونکا شیشہ ہچکیان
[illegible] شیشہ کو ہچکی سے استعارہ کیا اور کبھی استعارہ بطور تمثیل بھی ہوتا ہی یعنے مستعار منہ
[illegible] جامع ہر ایک مرکب چند چیز سے ہو اُسکو مجاز مرکب بھی کہتے ہین نسیم شعر ۔ السان و پری کا سامنا کیا ✦

۴۰

مٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا ٭ مٹھی مین ہوا کا تھامنا استعارہ ہی کار بیہودہ کرنے سے - استعارہ تمثیل جب مشہور و مروج ہو جاتا ہی اُسکو ضرب المثل کہتے ہین جیسے - ذوقؔ شعر دل جو گھر غم کا ہو گیا اُسمین ہو سرایۂ عیش ٭ وہ مثل ہی کہ کہان گھونسلے مین چیل کے مانس ٭

فصل سوم - مجاز مرسل کئی قسم کا ہی کبھی مسبب کو بجاے سبب کے لاتے ہین ٭ تعلقؔ شعر رطب و یابس سے زمانے کے نہ آگاہ تھے ہم ٭ حق بجانب ہی کہ نادان ہی واللہ تھے ہم ٭ مراد رطب و یابس سے تغیر زمانہ ہوا اور تغیر سبب رطوبت و یبوست کا ہوا اور جیسے کہتے ہین کہ آج بالکل آناج برسا بجاے پانی برسنے کے کبھی سبب کو بجاے مسبب کے لاتے ہین جیسے ہاتھ مین ہی یعنی قدرت و قابو مین ہی اور جیسے کہتے ہین کہ آگ جل رہی ہی حالانکہ لکڑی جلتی ہی داغؔ شعر بس ملاقات سے اب سیر ہوے بھر گیا دل ٭ کیسی چاہت تھی یہ کیسی تھی طبیعت مائل ٭ مراد سیر سے بیزار ہونا ہی اور سیری سبب بیزاری کا غذا سے ہی کبھی ظرف کو بجاے مظروف کے لاتے ہین جیسے لفظ قارورہ کہ بمعنی شیشے کے ہی بمعنی بول کے اور جیسے تمام شہر بجاے تمام باشندگان شہر کے - معروفؔ شعر کی صیت یہ کچھ ارمان بھری آہ کرات ٭ سارے گھر کو ترے بیمار نے سونے نہ دیا ٭ اور جیسے جاری ہونا نہر کا یا پرنالے کا بجاے جاری ہونے پانی کے - یا کہین کہ لوٹا اٹھا دو اور مانگنا پانی - ظفرؔ شعر ساقی کدھر حریف قدح نوش اُڑ گئے ٭ میخانہ خالی دیکھ مرے ہوش اُڑ گئے ٭ یعنی شراب نوش یا جیسے ہنڈیا پک رہی ہی حالانکہ اُسمین کچھ چیز پکتی ہی - کبھی مظروف کو بجاے ظرف جیسے گلاب کو طاق مین رکھدو یعنی شیشۂ گلاب کو یا نشہ پینا بجاے شراب پینے کے - کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمان ماضی کے استعمال کرتے ہین جیسے طبیب زادہ کو طبیب کہنا یا قطرۂ آب مراد انسان سے - کبھی باعتبار ماٰول یعنے حالت زمان مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا یا کہنا کہ شکار جاتا ہی حالانکہ ابھی زندہ ہی - کبھی کل بجاے جزو جیسے ایک عضو مین درد ہو اور کہین بدن مین درد ہی - ثمرؔ شعر داب لی دانتو مین بھیگی زلف اُسنے وقت غسل ٭ زہر ناحق آب حیوا نمین نچوڑا سانپ کا ٭ ظاہر ہی کہ تمام زلف نہین داب لی - یا کہین کہ مسکن ہمارا لکھنؤ ہی - حالانکہ [illegible] ایک قطعہ ہی قطعات لکھنؤ سے اور کبھی جزو بجاے کل جیسے لفظ بُردہ کہ بمعنی شورہ ہی بمعنی شی مرکب شورہ و گندھک و کوئلہ کے - یہ حسینؔ شعر جو باقی رہا کچھ مرے دم مین دم ٭ تو پھر آکے یہ دیکھنا ہون قدم ٭ قدم سے مراد تمام صورت - اور کبھی عام بجاے خاص جیسے کسیکا ایک کپڑا بھیگ جاے اور وہ کہے کہ میرے کپڑے بھیگ گئے اور کبھی خاص بجاے عام نسیمؔ شعر جب صبح ہوئی تو منھ مین ڈالا ٭ کا [illegible] اژدہے نے کالا کا لا عام ہی اور سانپ

۴۱

جو مقصود ہی خاص لیعنی کسی شی کو بلفظ آلہ استعمال کرتے ہین ذوق شعر زبان کھولیتے مجھ پہ بدزبان کیا
بیشعاری سے ✦ کہ مین نے خاک بھردی منھ مین انکے خاکساری سے ✦ بدزبان یعنی بد کلام ہی ناسخ
شعر مرے لاشے کے ہمراہ لحد تک آئے ✦ اے اجل تیرا قدم مجھکو مبارک ہووے ✦ لفظ قدم سے
مراد آنا ہی نسیم شعر تحریر کیا کہ بے مروت ✦ آئینہ ہی تجھ پہ میری صورت ✦ یعنے ظاہر ہی اور آئینہ آلہ ظہور
صورت کا ہی بھی شعر تر دامن گیا جو مین . وہ جسا مین ✦ کہنے لگے بٹھاؤ اسے آفتاب مین ✦ یعنے دھوپ
مین - آتش شعر دندان یار سے سماے ہین آنکھ مین ✦ لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر ✦
نگاہ یعنی شناخت و تمیز کبھی باسم مادہ کے استعمال کرتے ہین جیسے فلان جگہ بالکل لوہا نظر آتا ہی یعنی
ہتھیار شعر اک شی کچھ اور ہی مین قطرہ ناپاک ہون ✦ بوتا کیا جانے کیا ہی مین تو مشت
خاک ہون ✦ مشت خاک مراد جسم انسانی سے ہی -

فصل چہارم - کنایہ کے بیان مین کنایہ وہ ہی کہ معنی لازم وملزوم دونون مراد ہوتے ہین بخلاف
مجاز کے جسمین صرف لازم مراد ہوتا ہی - کنایہ تین قسم ہی اول وہ جس سے ذات موصوف کی مطلوب ہو
جیسے سونڈ والا جانور کنایہ ہاتھی کی ذات سے دوم وہ جس سے صرف صفت مطلوب ہو نہ ذات
مثلاً سر چڑہنا کنایہ گستاخی سے اور یہ ایک صفت ہی سوم یہ کہ غرض کنایہ سے کوئی نسبت ہو یعنے کسی
موصوف کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا یا نفی کرنا مقصود ہو اول قسم دو نوع ہی ایک قریب یعنے ایک ہی
صفت ایسی لکھی جاے جو ذات موصوف مطلوب سے مختص ہو جیسے سونڈ والا جانور یعنے ہاتھی یا کالے
سر کا یعنی آدمی یا جلاد فلک کنایہ مریخ سے دوم بعید کہ چند صفات ایسے بیان کیے جائین جو مجموعاً موصوف
مطلوب سے مختص ہون اگرچہ جدا جدا اور مین بھی پائے جائین مثلاً جاندار سیدھے قد کا اور چوڑے
ناخن والا کنایہ انسان سے اگرچہ یہ تین صفات فرداً فرداً اور اشیا مین بھی پائے جاتے ہین مثلاً
جاندار مین گھوڑا وغیرہ اور سیدھے قد والے جیسے سانپ وغیرہ اور چوڑے ناخن والا ہاتھی بھی ہوتا ہی
مگر مجموعہ انسان ہی پر دلالت ہی شعر ساقی وہ دے ہمین کہ ہون جسکے سبب بہم ✦ محفل مین
آب و آتش و خورشید ایک جا ✦ قسم دوم بھی دو نوع ہی اول قریب یعنے جسمین درمیان لازم
وملزوم کے واسطہ نہو خواہ واضح ہو جیسے سفید ریش یعنی پیر یہان سفیدی ریش کنایہ پیری سے ہی
یا لمبے ہاتھ رکھنے والا یعنی شخص دراز قامت اور چین بر جبین یعنی غضبناک سرور شعر بیاد دوستان

پھرون مجھے ہچکی لگ آتی ہے + کبھی مذکور جب ہوتا ہے کچھ گذرے فسانونکا + ہچکی لگنا کنایہ کثرت گریہ سے ہے - نوازش شعر لگے زمین پہ اب سب آثار نے ہمکو + یہ دن دکھائے ترے انتظار نے ہمکو + زمین پر آثار نے لگنا مراد زیب الرگ ہونے سے ہے ناسخ شعر التجا ہے پیر مغان کی جناب مین + رکھو نہ ساق ساقی کلفام دوش پر ساق دوش پر رکھنا کنایہ مباشرت سے ہے ایسے کنایہ کو ایما و اشارت کہتے ہین خواہ خفی ہیئے جسمین حاجت غور و تامل کی ہو جیسے طویل القامت یا عریض القفا بمعنی احمق یا کوتہ گردن بمعنی شریر کیونکہ ان خواص سے ہر ایک واقف نہین اسم قسم کنایہ کو رمز کہتے ہین دوم بعید جسمین واسطے ہون جیسے بہت راکھ والا بمعنی مہمان دوست ایسے کنایہ کو تلویح کہتے ہین ذوق شعر عزیز اصلا نہین سرمایہ ہمت کہ دریا نے گرہ دیگر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے + گرہ دیگر نہ باندھنا لازم ہے باحتیاط نہ رکھنے کو اور وہ لازم ہے عزیز نہ ہونیکو - نوازش شعر مرض پھیل رہا ہے تپ جدائی سے + کہ پیٹھ لگ گئی یارون کی چار پائی سے + پیٹھ چار پائی سے لگ جانا لازم ہے اکثر پڑے رہنے کو اور وہ لازم ہے سقوط طاقت نشست و برخاست کو قسم سوم مثال اثبات - غالب شعر پانونسے تیرے ملے فرق ارادت اورنگ + فرق سے تیرے کرے کسب سعادت اکلیل + مراد یہ کہ تخت تیرے پانوان تلے رہے اور تاج سر پر رہے ظفر شعر ای خرابہ ہاتھ سے تیرے نہ رہا آخر کار + چاک دامان مین اور چاک گریبان مین فرق + دونون چاک مین فرق نہ رہنے سے مراد ہے کہ گریبان پھٹ گیا یا زید نے عورتونکا لباس پہن لیا ہے یعنے اسمین عورتونکے عادات ہین یا زید و عمرو ایک سانچے کے ڈھلے ہین یعنے زید مین بھی عمرو کے خواص موجود ہین مثال نفی جیسے مثل ہے - کوئے بھانگ پڑی یعنے کسیکو فہم و عقل نہین ہے کیونکہ جب کوئے مین بھانگ پڑیگی تو سب پین گے اور نشہ سے سب کی عقل جاتی رہیگی - اور واضح ہو کہ کبھی کنایہ سے موصوف غیر مذکور مقصود ہوتا ہے اسکو تعریض کہتے ہین جیسے خطاب مین معشوق بے وفا کی مصرع ہے دوست وہ جو دوست کے خاطر جلائے دل + مراد شاعر کی یہ ہے کہ تو از قسم دوستان نہین ہے اور جیسے میر حسن شعر لگی کہنے ہنس ہنسکے وہ ماہ وش + ہوئی تھی آ سے دیکھ مین ہی تو غش + تمہین نے تو چھڑکا تھا مجھپر گلاب + بھلا میری خاطر بلا لو شتاب + مراد یہ کہ تم غش ہوئی تھین اور مین نے گلاب چھڑکا تھا -

یعنی نزدیک سے اشارہ کرنا [1]

یعنے دور سے اشارہ کرنا [2]

معشوق از عرض القیم بمعنی اشارہ ہے [3]

باب سوم علم بدیع مین

علم بدیع علم محسنات کلام کا ہے جو الفاظ و معنی مین ہوتے ہین لیکن وہ محسنات جبھی مستحسان ہون

[4] یعنے کلام کا درست ہونا حسب قواعد علم معانی و بیان کے مقدم ہے اگر صنایع بھی ہون تو مستحسن ہونگا ورنہ بجز مضائقہ نہین ۱۲

پر بسبیل وجوب۔

فصل اول صنائع معنوی مین **تضاد** جسکو طباق اور مطابقہ اور تطبیق اور تکافو اور تقابل ضدین بھی کہتے ہین یعنے دو لفظ ضد ایک دوسرے کے لانا خواہ وہ دو لفظ اسم ہون یا فعل یا حرف۔ ذوق۔ شعر رُکتے ہین کب نصیب سے گو ہے فلک سے ہم ✤ فرقت کی رات کم نہین روز مصاف سے ✤ رات اور روز مین تضاد ہے۔ دو شعر فلک تو تیرہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے ✤ مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے ✤ ناسخ شعر صبح سے کرتے ہین معمار مرے گھر کو سفید ✤ شام سے کرتی ہے فرقت کی شب تار سیاہ ✤ جرات شعر خوبرو نی خموشی مین بھی سو گھاتین ہین ✤ یہ جو ہم کم سخنی اسمین بہت باتین ہین ✤ تضاد افعال ولہ شعر آیا اور دیکھ اس طرح کو آیا تو یہ آیا ✤ گھٹنا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجران کا ✤ اور اگر دو افعال ایک ہی مادہ سے مشتق ہون ایک مثبت دوسرا منفی اُسکو طباق سلبی کہتے ہین۔ ذوق شعر ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے ✤ جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بُت سے خدا سمجھے ✤ یا امر و نہی۔ سودا شعر دل ... سے ... نہ دان ✤ بھلے بُرے کا سمجھنا ہی آدمیت ہے ✤ مثال تضاد حرف ناسخ شعر خاک پر ... خدائی یا ... نہ تو اپنے اگر ✤ پنجشانہ نقش پا کی جا ہو روشن زیر پا ✤ پر اور زیر حروف متضاد بمعنی بلندی و پستی کے ہین اسی طرح لانا سے۔ اور تک۔ کہ بمعنی ابتدا اور انتہا جیسے ظفر شعر جب کریگا آہ اے ظالم ترا آشفتہ جان ✤ اُٹھ کے اک شعلہ جگہ سے آسمان تک جائیگا ✤ اور داخل طباق ہے صنعت تدبیج یعنے ذکر اقسام رنگون کا کرنا بطریق کنایہ یا ایہام۔ امانت شعر سبز ... رنگ کو ... نہ کمر اکرتے تھے ✤ دھانی جوڑے سے کبھی دل نہ ہرا کرتے تھے ✤ دل ہرا کرنیکے معنی مقصود دل خوش کرنا ہے مثال بطور کنایہ۔ مومن شعر گمان قہر سے اپنا تو رنگ زرد ہے اور ✤ سیاہ مستی ہے چشم جانان سرخ ✤ رنگ زرد کنایہ خوف سے ہے اور سیاہ مستی مراد بدمستی سے مقابلہ یہ ہے کہ ایک کلام کے مقابل دوسرا کلام اسطرح سے ہو کہ چند الفاظ با کل دونونکے باہم تضاد رکھتے ہون ذوق شعر خیرخواہ ہونگے ترے چہرے پہ ہو رنگ نشاط ✤ اور بدخواہ ہونگے رخسار پہ اشک حسرت ✤ اس صنعت کو ... کی مصنف مفتاح نے علیحدہ لکھا ہے اور مصنف تلخیص اور مطول نے داخل تضاد کیا ہے۔

مراعاۃ النظیر جسکو تناسب اور توفیق اور ایتلاف و تلفیق بھی کہتے ہین ہر لو ... ایسے الفاظ سے ہے جنمین اور کوئی نسبت سوائے تضاد کے ہو جیسے باغ۔ گل۔ بلبل۔ سرو۔ نسرین۔ نسترن۔ وغیرہ یا شمس۔ ماہ۔ نجوم عطارد

تشابہ الاطراف

ثریا وغیرہ - ذوق شعر تیرا ہاتھی ہے فلک کا ہکشان ہے خرطوم + کان دو نون مہ و خورد دم ہے ذنب سر ہے راس + اسی
صنعت مین داخل ہے - تشابہ الاطراف یعنے کلام کو ایسی شی کے ساتھ ختم کرنا جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو
لااعلم - شعر کچھ سفید او سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی + شام ہوتی تھی کدھر صبح کدھر ہوتی تھی + شام مناسبت سیاہ کی
صبح مناسبت سفید کی لایا - ظفر شعر جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر پٹکتا + الٰہی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منھ
سے بولے نہ سر سے کھیلے + منھ سے بولے مناسب غل مچانیکے ہے - سر سے کھیلے مناسب سر پٹکنیکے ہے
ایہام یہ صنعت دو قسم ہے ایہام تضاد اور ایہام تناسب جسکو توریہ بھی کہتے ہین یعنے ایسا لفظ لانا کہ
دو معنی رکھتا ہو اور معنی دوم کہ غیر مقصود ہے کسی لفظ سے اگر نسبت تضاد کی رکھتا ہو وہ ایہام تضاد ہے
اگر اور کوئی نسبت ہے تو ایہام تناسب مثال ایہام تضاد کی - امانت شعر دل جو بھر آیا تو ایک شور مچایا مین نے +
سارے تالاب کے سوتون کو جگایا مین نے + لفظ سوتون کا یہان بمعنی منبع کے ہے لیکن بمعنی دوم خفتہ کہ غیر مقصود ہے
لفظ جگانے سے ایہام تضاد رکھتا ہے - ولہ شعر ہجر ساقی مین رلاتا ہے ہمین ابر سیاہ + غم و اندوہ بڑھاتی
ہے گھٹا ساون کی + لفظ گھٹا بڑھانیکی متضاد ہے اور معنی مقصود ابر کے ہین ایہام تناسب دو قسم ہے اگر معنی
مقصود کے مناسبات مذکور ہون اسکو ایہام مرشح کہتے ہین - جرأت شعر ہوا مین بھی داخل کشتگان
تو عبث تو ہوتا ہے سرگران + کہ مرے گلے کی طرف میان ترے آب تیغ کا ڈھال تھا + ڈھال کے معنی
غیر مقصود یعنے سپر تیغ کی مناسب ہے ورنہ مجرد لااعلم شعر بستے ہین ترے سائے مین سب شیخ و برہمن + آباد
ہے تجھسے ہی تو گھر دیر و حرم کا + سایہ کے معنے ضد دھوپ مراد نہین بلکہ حمایت مراد ہے اور مناسبات
مذکور نہین + نسیم شعر سودا ہے مری لیکا ولی کو + ہے چاہ بشر لی باولی کو + چاہ بمعنی محبت اور باولی بمعنی
دیوانہ مقصود ہین مشاکلہ وہ ہے کہ ایک چیز کو الفاظ مناسب چیز دیگر سے ذکر کرین بسبب قرب دونون
کے - سودا شعر مجھسے جو پوچھو شعر بھی کہنے کو انعام دو + گھوڑے کو دو نہ دو لگام منھ کو ذرا لگام
دو + گھوڑے کی مناسبت سے خاموشی کو منھ کی لگام دینے سے تعبیر کیا اور جیسے قطعہ کسیکے
گھر گیا مہمان مفلوک + تن اسکا ضعف سے تھا غیرت دوک + کہا یہ میزبان نے دیکھ اسکو + غذا
جو چاہتا ہو دل بتا دو + کہا اسنے پکا دو ایک کرتا + اور اسکے ساتھ ایک موٹا دوپٹا + اور جیسے
شعر گردش ہی مین رہے ہے جو بنات آسمان + شاید یہ چال بخت سے میرے اڑائی ہے + مزاوجہ یہ کہ دو
معنی شرط و جزا مین ذکر کرین اور جو امر ایک پر لکھا جائے دوسرے پر بھی ثابت کیا جائے مست بدایونی

۴۵

مشاکلہ

مزاوجہ

شعر ہم جو جب [illegible] تو [illegible] آپ جب [illegible] ٹھہرے [illegible] و التسہیم [illegible] تجنیس مجرب

سے ایسا لفظ لاوین کہ سامع کو معلوم ہو جاوے کہ [illegible] لفظ مجز مین آویگا [illegible] روی قافیہ

سامع کو معلوم ہو [illegible] شعر [illegible] کون مجھکو جانے ہے سب جوان تجھے [illegible]

شعر [illegible] ہی یکجائی کا عکس

[illegible] اول [illegible] ذکر کرین پھر [illegible] ذکر کرین ذوق شعر نیت نیک

[illegible] عمل خیر [illegible] دونون ہم ہونگے ہم ہونگے

وہ ہونگے [illegible] ہم ہونگے [illegible] عکس اجزا سے مصرع دوم

[illegible] عکس وطرد [illegible] مین بھید کھلتا۔ نہین

[illegible] کیون [illegible] شعر [illegible] تولا شراب ساقی آیا

[illegible] تمام غزل اسی صنعت مین ہے رجوع [illegible] کہ ایک کلام [illegible] ناقص سمجھکر دوسرے

[illegible] ایسا ظاہر ہو کہ گویا کلام اول سہو سے کہا گیا

[illegible] شعر [illegible] مثل ابر و لیکن اُسکے [illegible] کامل صورت [illegible] ابر و نہین شعر

[illegible] استخدام

[illegible] معنین [illegible] اور ارادہ ایک معنی کا ہو اور دوسری جگہ ضمیر اُس لفظ کی

[illegible] معنی دوم [illegible] ارادہ کرین۔ شعر مین نے کہا کہ اے گل مرتے ہین ہم الم سے

[illegible] مرنے سے [illegible] گل مصرع اول مین بمعنی معشوق اور مصرع دوم کی ضمیر سے

[illegible] لف و نشر وہ ہے کہ اول چند چیز ذکر کرین پھر چند چیز بلا تعین ایسی ذکر کرین

[illegible] تعلق اجزای جملہ اول سے [illegible] اگر ترتیب لف مطابق ترتیب نشر کے ہے اسکو

[illegible] مرتب کہتے ہین ورنہ غیر مرتب مثال [illegible] شعر [illegible] رو و قد و چشم کے ہین

[illegible] جدا [illegible] نرگس [illegible] شعر [illegible] جیسے [illegible] و ابو البشر کرین

[illegible] آتش [illegible] خاک [illegible] شعر سرو دل شوق مین تیرے قد و عارض

[illegible] ہم قمری [illegible] مثال غیر مرتب بیت یا دمین

[illegible] خسار کے [illegible] صبح و شام [illegible] ترتیب ہے کبھی لف و نشر [illegible] بھی ذکر

کرتے ہین جسکو تنسیق الترتیب کہتے ہین جیسے ۔ ہوشیار شعر عقل ورد کی سعادت اُسکے سے ✤ ہر مسود مرد

مشتری ہیکل **تفسیر** جسکو تبیین بھی کہتے ہین یعنے چند چیزاول مجمل ذکر کیجائین پھر اُنکو مفصل کردیا جائے

پس اگر تفسیر کے وقت الفاظ مبہم کو مکرر لاوین تو اُسکے تفسیر نفصی کہتے ہین ۔ لالا دری شعر تو ابھا سک

گیا ادھ کچھ چھپا ✤ بالا شہ محرم وحشرات شب وصال ✤ انشا شعر آب ہوائے اک گئے اک

ویا سے اک ہرا سے ✤ لیوین ... گہے جان آتش و باد و آب و خاک ✤ اگر الفاظ مبہم کو مکرر نہ لاوین

تو اُسکو تفسیر جلی کہتے ہین غمگین ۔ شعر ... لیں دین ہے ظالم ✤ لیتا ہے دل تو دیتا ہے غم مجھ ✤ ...

صنعت بھی مرتب اور غیر مرتب ہوتی ہے ✤ اور فرق لف و نشر اور تفسیر مین یہ ہے کہ اگر الفاظ اجمالی اور

تفصیلی کے درمیان تناسب بطور تشبیہ و مراعاۃ النظیر کے ہوا اسکو لف و نشر کہتے ہین ورنہ تفسیر

اور واضح ہو کہ بعض کے نزدیک تفسیر کا وجود نہین سب لف و نشر ہے **جمع** مراد جمع کرنے چند چیز کے ہے ایک

ہی حکم مین ذوق شعر خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھی گیسو بڑھے ✤ عشق کی سرکار مین جتنے بڑھے منصب بڑھے ✤

کئی چیز کو بڑھنے کے حکم مین جمع کیا نسیم شعر چلنی ولی عطر الائچی پان ✤ نقل و مے و جام و خوان الوان

رغبت سے انھین کھلا پلا کے ✤ ... مسکرا کے ۔ ولہ شعر معمول ہے بزم مین ہوئے جمع ✤ مینا

و کباب و مجمر و شمع ✤ **تفریق** وہ کہ دو چیزون مین فرق بیان کیا جائے ناسخ شعر ایک یوسف وان گرا

تھا یان گرے دلہائے خلق ✤ چاہ کنعان اور ہے چاہ زنخدان اور ہے **تقسیم** یعنی پہلے چند چیز ذکر کرین اور پھر جو چیز انکے

ساتھ نسبت رکھتی ہو اُنکو مذکور کرین بطریق تعیین ۔ لالا دری شعر دے ہی دیوے کا مجھے صبر و سکون جسنے

دیا ✤ رُخ زیبا تجھے اور دیدۂ گریان مجھکو ✤ قطعہ قسمت کیا ہر چیز کو قسام ازل نے ✤ جو شخص کہ جس چیز کے

قابل نظر آیا ✤ بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا ✤ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا **جمع مع التفریق**

شعر مسلمان اور کافر سجدہ سب کرتے ہین پتھر کو ✤ اسے وہ کعبہ کہتے ہین اسے بت

نام کرتے ہین ✤ **جمع مع تقسیم** شعر ۔ تیغ و افسر کا ہے تو مالک عنایت سے تری ✤ تیغ رستم

لیگیا افسر سکندر لے گیا ✤ **جمع مع تفریق و تقسیم** ۔ قطعہ سب سخی ہین ابر و دریا اور وہ عالی

جناب ✤ پائین فیض اُنسے نباتات اور عواص و گدا ✤ پر کرے ہے نالہ دریا ابر روئے وقت فیض

بالب خندان وہ والا فر ہے ہر دا ... ✤ قطعہ مری تا و رتی کا کل ہے سنبل شکل مین لیکن ✤ ...

سوختہ یہ شاخ سرو جوئباری کی ✤ سدا اس خار سے دوزخ کو ہے امید آتش کی ✤

تفسیر

جمع

جمع مع التفریق

تقسیم

جمع مع التفریق

جمع مع التقسیم

جمع مع التفریق و التقسیم

تقسیم مسلسل

تجرید

اُس شاخ سے جنت کو خواہش آبیاری کی ❊ **تقسیم مسلسل** وہ ہے کہ اول ایک شی ذکر کرین پھر اُسکے مناسب بعد ازان اُس مناسب کو مکرر لاوین اور پھر اُس مناسب کا مناسب اُسکی طرف منسوب کرین علی ہذا القیاس ہوشیا **شعر** خجل دست وطبع ودل سے ترے ❊ بحر و گلزار دھر بہار انوار ❊ بحر و گلزار وہر ہین **تجھسے** ❊ خجل وشرمسار ونذار ❊ خجل وشرمسار ونذار ہیت ❊ **تجھسے** ہی طوس وسلم و نو بہار ❊ ذوق **شعر** تجا عارض سے ظاہر ہوا دریا ہمین ❊ روان پانی سے تا دریا ہوا دریا مین طغیانی ❊ زمین مین تا ہو کان او کان مین ہو جوہر کانی ❊ پی جوہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی ❊ ترے تیغ شمشیر جوہر دار مین نصرت کا جوہر ہے ترے قبضے مین گہر گہر ہو کان پر زر ہو ❊ **تجرید** ایک شئ ذی صفت سے ایک اور شئ موصوف بصفت مذکور حاصل کرنا بغرض مبالغہ شئ اول کے صفت مذکور مین یعنے یہ معلوم ہو کہ شئ اول ایسی کامل الصفت ہے جس سے اُسی صفت سے موصوف دوسری شئ حاصل ہو سکتی ہے فارسی عربی مین اُسکے بہت اقسام ہین اردو مین تین ہین اول بذریعہ لفظ شئ کے نظیر **شعر** جب مین روتا ہون تو آنکھو نسے برس جاتی ہے ❊ کبھی ساون کی جھڑی اور کبھی بھادون کی جھڑی ❊ رونیمین آنکھ ایسی کامل ہے جس سے باران حاصل ہوا اگرچہ بظاہر تشبیہ ہے مگر چونکہ بطور تجرید ہے لہذا اطلاق تشبیہ جائز نہین - دوم بذریعہ لفظ مین کے - مولفہ **شعر** کوچہ یار مین فردوس کی کیفیت ہے جا مین عشاق کہان چھوڑ کے ایسی جنت ❊ کوچہ یار سے جنت حاصل کی سوم بے ذریعہ کسی لفظ کے میر **شعر** قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ مین ہوا ❊ بیچارہ سینہ چاک گریبان دریدہ تھا قاصد کو بیچارگی مین ایسا کامل قرار دیا جس سے ایک بیچارہ جدا حاصل ہوا **شعر** مت یہ گھبرا کر کہو اب یا نسے سدا جائیگا ❊ کوئی مرجائیگا صاحب آپکا کیا جائیگا ❊ کوئی سے مراد اپنی ذات ہے آپ کو مرنے مین ایسا کامل سمجھا جس سے اور شخص حاصل کیا ❊ امانت **شعر** کسیکی زلف کی جانب جو کھنچا ہی دل ❊ بلاسے تا نہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا ❊ معشوق سے اور شخص حاصل کیا **شعر** دیکھنا آئینہ خود دیکھا نہین ہے ہو جہ ❊ ظاہراً دیکھ کے عاشق کسی مہ پارہ کے ❊ آئینہ دیکھکر عاشق ہوا کسی پر اپنے اور عاشق ہوا ہے لیکن معشوق سے اور مہ پارہ حاصل کیا اسی قسم سے ہے اپنی ذات سے خطاب کرنا مثلاً اے فلان تو خدا کو یاد کر ❊ علی ہذا القیاس اکثر مقطع مین اس طرح لکھتے ہین - غالب **شعر** کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب ❊ شرم تمکو مگر نہین آتی ❊ مبالغہ مقبول - یعنے کسی وصف کو شدت یا ضعف مین

حد بعید یا محال تک پہونچا دینا اور وہ تین قسم ہی اگر ادعاے مذکور بسبب عقل اور عادت ممکن ہی اسکو تبلیغ اور
اگر بسبب عقل ممکن ہی لیکن خلاف عادت ہی اُسکو اغراق اور اگر بسبب عقل و عادت دونو کے ممتنع ہی اُسکو غلو کہتے ہین
مثال تبلیغ نسا شعر دل کے نالو نسے جگر دکھنے لگا * یان تک روے کہ سر دکھنے لگا * سر دو امر قرین قیاس
اور بسبب عادت مین مثال اغراق شیخ لکھنوی در تعریف اسپ شعر جسکو ہو کوئی انگریز اگر اُسپہ سوار
حاضری کھاے سپاہو مین تو لندن مین لنچ * اگرچہ عقل دلالت کرتی ہی کہ کمال تیزروی سے ممکن ہی لیکن خلاف
عادت ہی مثال غلو در تعریف اسپ - وله شعر گردنی وڑھ کے سو جاے اگر کوئی سئیس * رات بھر
خواب مین ٹاپ کرے اثر دکھن * گردنی سے ایسا اثر ہو جانا خلاف عقل بھی ہی - مبالغہ غلو اسوقت نہایت
مقبول ہوتا ہی جب کوئی ایسا لفظ ذکر کرین جس سے وہ امر قرین صحت ہو جائے سودا شعر اس گلشن ہستی
مین عجب سیر ہی لیکن * جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہی خزان کا * طرفۃ العین مین فصل گل کا معدوم ہو جانا اسی
لفظ سے کہ جب انکی کھلی گل کی ثابت ہو گیا کیونکہ گل بعد کھلنے کے ٹوٹ کر گر پڑتا ہی - مذہب کلامی
یعنے کلام مین دلیل مثل اہل علم کلام کے بطریق قیاس نتیجہ دیتی ہو - ناسخ شعر کیون نہ ہم عالم
امکان مین کرین ترک لباس * جب کہ خالق نے کیا ہو ہمین عریان پیدا * صورت قیاس اور
برہان یہ ہی کہ اگر خدا نے عریان پیدا نہ کیا ہو تو ہمکو ترک لباس کرنا نہ چاہیے مگر خالق نے عریان پیدا
کیا ہی پس ترک لباس کرنا چاہیئے * مذہب فقہی اگر دلیل بطور قیاس فقہا کے ہو - جسکو تمثیل
کہتے ہین یعنے ایک جزو کو دوسرے جزو پر قیاس کرنا جیسے مائعات پاک ہین اور سرکہ مائعات مین
سے ہی پس سرکہ پاک ہی * مطلق شعر یون ہی ہمارا عشق بھی تدریج سے بڑھا * جیسے حضور اتنے سے اتنے
بڑے ہوئے * ایک شی کے بڑھنے کو دوسری شی کے بڑھنے پر قیاس کیا - حسن التعلیل کسی امر کی علت
بطور اپنے پیدا ثابت کرنا کہ درحقیقت وہ نہو اور وہ امر خواہ ثابت فی نفسہ یا غیر ثابت
درصورت اول غرض بیان علت سے ثابت کرنا اُس علت کا ہی اُس امر کے لیے اور در حالت
ثانی غرض اثبات اُس امر سے ہی قسم اول دو نوع ہی ایک وہ کہ امر مذکور سوا علت ذکر کے
کوئی اور علت عرف و عادت مین ظاہر رکھتا ہو دوم یہ کہ بجز علت ذکر کوئی علت ظاہر نہو قسم دوم
بھی دو نوع ہی ایک وہ کہ اُس امر کا وجود ممکن ہو دوم یہ کہ ممتنع اور محال ہو - مثال قسم اول نوع
اول [illegible] مستغنی [illegible] ممتنع * اندام تو بے لرزہ ہے تا حال [illegible] *

مذہب کلامی

۴۹

مذہب فقہی

حسن التعلیل

اندام تو ہی برتر زہ وصف ثابت ہی گرچہ اسکی کثرت جلا دھنیا ہی شاعر خوف تیغ ممدوح بیان کرتا ہی قسم اول
نوع دوم ۔ شعر برابری کا تری گل نے جب خیال کیا ✤ صبا نے مار طمانچون منھ اسکا لال کیا ✤ رخ گل
واقعی سرخ ہی گرچہ کوئی ظاہر نہین شاعر یہ وجہ قرار دیتا ہی ۔ شعر یہ ستارے ہین نہین جان جہان
کس کس نے ✤ دیکھکر منھ کو ترے ماہ کے رخ پر تھوکا ✤ قسم دوم نوع اول ۔ ذوق شعر نام یون پستی
مین بالا تر ہمارا ہوگیا ✤ جسطرح پانی کنوئین کی تہ مین تارا ہوگیا ✤ پستی سے نام بلند ہونا وصف غیر ثابت ہی
کیونکہ اکثر پستی باعث ذلت ہی مگر غیر ممکن بھی نہین کیونکہ ممکن ہی کہ کسیکو پستی سے علو رتبہ حاصل ہوا اور شاعر نے
اسکی علت مصرع دوم مین بیان کرکے ثابت کیا قسم دوم نوع دوم ۔ شعر ہمین دن بھی برنگ شب ہی
جب تو اٹھکے جاتا ہی ✤ کہ شب ہوتی ہی جب خورشید اپنا منھ چھپاتا ہی ✤ دن کا شب ہونا وصف غیر ثابت
ہی اسکو مصرع دوم کی علت سے ثابت کیا

تاکید المدح بما یشبہ الذم

ممدوح کی صفت کے بعد ایسا
لفظ لانا کہ سامع کو بادی النظر مین اشتباہ ہو کہ قائل ارادہ ذم کا رکھتا ہی لیکن بعد غور و فہم معنی معلوم
کرے کہ عین مدح ہی وہ دو قسم ہی اول وہ کہ کسی شی مین سے کسی ذم کو نفی کرین اور اس ذم مین سے
ایک مدح اسمین داخل ٹھہرا کر استثنا کرین ۔ لمولفہ شعر حسن ہی بیشک ترا نہ عیب ای رشک پری ✤
پر غرور اتنا تو نقصان ہی کہ تو مغرور ہی ✤ اول عیب کو نفی کیا اور مغرور ہونیکو عیب سے استثنا کیا
کیونکہ مغرور ہونا گو بظاہر عیب ہی مگر چونکہ بسبب زیادت حسن کے غرور ہوتا ہی لہذا فی الواقع مدح ہی قسم دوم
ایک صفت کے بعد حرف استثنا لاکر دوسری صفت لکھین شعر تو سراپا حسن ہی لیکن نہین ہی آدمی ✤ کوئی تجھسا
حور ہی تو یا پری ہی کیا ہی تو ✤ لفظ لیکن سے اشتباہ ہوا کہ شاید اب عیب بیان ہوگا مگر غور مضمون شعر سے
عین مدح معلوم ہوئی اور یہ ایجاد شعرائے عجم ہی ایک قسم کہ صفت دوسری اسطرح لکھین کہ بظاہر ذم
معلوم ہو فی الحقیقت مدح ہو ۔ شعر ترا عدل سارے جہان پر ہی لیکن ✤ رہے ہی ترا ظلم دائم
ستمگر پر ✤ ستمگر پر ظلم رہنا کمال عدل ہی ۔ کبھی بغیر حرف استثنا کے بھی مستعمل ہوتا ہی ۔ ذوق
شعر اگر ہی سہو کو کچھ دخل حافظے مین تو یہ ✤ نہ اپنا یاد ہی احسان نہ اور کی تقصیر ✤

تاکید الذم بما یشبہ المدح

یہ بھی اسطرح دو قسم ہی اول یہ کہ کوئی مدح نفی کرکے اسمین سے ایک ذم اسمین داخل ٹھہرا کر
استثنا کرین شعر چرخ سفلہ پرور من نکند نیکی بکس ✤ ہان مگر ستم وہ بھی صرف ہی ہنر پرور ✤ دوم ایک ذم
کے بعد حرف استثنا لاکر دوسری ذم لکھین ۔ لمولفہ شعر صنم دل تجھکو دینا خطا ہی ✤ تو ہی بیرحم لیکن بیوفا ہی

شعر برا تجھسا نہین کوئی زمانہین نگر گیا ہی + کہ جو صحبت مین بیٹھے تیری وہ تجھسا ہی بنجاے + اور اسیجاد
شعراے عجم ہی کہ بظاہر مدح ہو اور فی الحقیقت ذم نوازش شعر کیسے تیغ جفاے چرخ سے امید ہنسنے کی +
جو ہو وے بھی تو ہان شاید دہان زخم خندان ہو + لمولفہ شعر دوستی تجھکو کسی سے بھی نہین + لیک ہی
جور وستم سے دوستی + جور وستم سے دوستی کمال جو ز ہی + تدارک یا استدراک کلام کا اسطرح شروع
کرنا ہی کہ سامع کو جو معلوم ہو اور جب تمام کلام سنے جانے کہ مدح ہی لمولفہ شعر مدح لکھتا ہی تری مجھکو
نہین ہی منظور + کیونکہ اندازہ تحریر سے وہ باہر ہی + اور اسیکی قسم ہی کہ ایک مصرع متضمن بہ ہزل ہو اور
مصرع دوم رفع اشتباہ معنے ہزل کا کرے لا ادری شعر جی مین آتا ہی دھر دان سوتے مین تجھے دلدار کے +
سر تلے تکیے بنا کمخواب بوٹے دار کے + مطلب شعر مارتا ہون تمھاری مین ہزار + آشنا و دشمن سب برائی یار
تمکو لازم ہی پکڑ دو گے میرا + ہاتھ مین ہاتھ یا محبت و پیار + خوب کروایا اب تو مت کروا دو + مجھکو رسوا کیو جو بازار +
استتباع جسکو مدح موجہ بھی کہتے ہین وہ ہی کہ مدح کسی کی اسطرح کرین کہ ایک مدح سے مدح دوم
حاصل ہو لمولفہ شعر لب ترا شیرین ہی مانند سخن + اور کمر معدوم ہی مثل دہن۔ شعر آتش قہر سے
ہو جاے جہان خاک سیاہ + موج زن گر رہے مہر کا دریا تیری + قہر کی تعریف اسطرح کی کہ مہر کی صفت
بھی ہو گئی ادماج جسکو ذو المعنیین بھی کہتے ہین ایسا کلام ہی کہ اس سے دو معنی حاصل ہون جرات شعر
بشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن + نقط پھر آدو دو
معنی رکھتا ہی۔ امانت شعر سنی کسی نے نہین غم کی داستان میری + وہ کم سخن ہون کہ گویا نہین زبان
میری + لفظ گویا خواہ بمعنی گوینده او رخواہ مخفف گویا کلمہ تشبیہ۔ سرور شعر گر اسکے ہجر مین یونہین
اندوہگین رہے + تو ہوئیگا وصال دلا بیلقین رہے + وصال بمعنی مرگ و بمعنی ملاقات دونون جائز
ہین شاد شعر اسکے عارض کو دیکھ جیتا ہون + عارضی اپنی زندگانی ہی + منسوب بعارض یا چندروزہ تبسیم
شعر و طفل بھی گر پڑا قدم پہ + مانند سرشک چشم مادر + لڑکیکا قدم پر گرنا اسطرح بیان کیا کہ اسمین مانکے رونیکا بھی
حال کھل گیا توجیہ کہ جسکو ذو الوجہین اور محتمل الضدین بھی کہتے ہین وہ ہی کہ کلام دو صورت مختلف پر دلالت
کرے جیسے ہجو اور مدح علی ہذا القیاس۔ لمولفہ شعر کیا ہی تاثیر کہ واللہ تری صحبت کو + یک بیک لحظہ مین
بنجاتا ہی احمق دانا + خادم شعر مجھکو کہتے ہو کہ چل باہر ہو + آپکے کہنے سے کب باہر ہون الہزل الذی
یراد بہ الجد کہ کلام مین صرف الفاظ ظرافت کے ہون مگر مضمون خوب اور بہتر ہو شعر پان تجھ دنیا سے نکل آمیزش

[illegible]

دو نرخ کی [illegible] بہت [illegible] ہے ✽ [illegible] نصیحت [illegible] شعر دنیا [illegible] جیسے [illegible] دوفا

[illegible] ہے ✽ مردون کے [illegible] دنیا کی [illegible] دین کی دشمن ✽ تجاہل العارف [illegible]

[illegible] [illegible] معلوم [illegible] سے اظہار [illegible]

واسطے [illegible] شعر [illegible] ہی شمع جمال کا ✽ عجز [illegible] ہو سکا ✽

[illegible] آفتاب کے سینے میں آگیا ✽ پیدا ہوا [illegible] فائدہ مبالغہ مع زلف ہی جرأت شعر

[illegible] کہان ہی [illegible] اور [illegible] مبالغہ وصف یار کی کمر ہی جرأت

شعر [illegible] قاتل نے [illegible] سبھون سے پوچھا ہی کس نے اسکو مار ڈالا ہی ✽ یہان

[illegible] معشوق کی طرف منسوب کیا - قول بالموجب کسی شخص کے کلام کو خلاف مراد قائل

[illegible] اُس سے مستنبط ہو سکتا ہو - للمولف شعر مجھسے کہتا ہی کہ تو ولیسے

نہین مجھپہ ✽ سچ ہی پیارے مین تو بیشک جانتے ہون تجھپہ ✽ ایضاً شعر ناصح کہتا ہی

کہ عشق اُس صنم کا چھوڑ دے ✽ کیا حسین کوئی زیادہ اُس سے دیکھا ہی کہین ✽

اطراد یہ کہ نام ممدوح کا مع نام آبا کے بترتیب ذکر کرین - جیسے شعر گل باغ ادب

کنہیا لال ✽ نور چشم و چراغ [illegible] و آرام اہل دول ✽

تعجب [illegible] شعر [illegible] سبب تجھ گردش روز کتنے

ہین ✽ تعجب [illegible] سبب [illegible] - امانت شعر دل سے

سینہ [illegible] پیشانی پیدا ✽ فائدہ وصف خوشنمائی

پیشانی ہی للمولف شعر [illegible] تعجب ہی نظر آتا [illegible]

تعجب [illegible] ایسا [illegible]

[illegible] معنی بغیر [illegible] اُس لفظ سے زینت کلام

[illegible] ترصیع [illegible] اور [illegible] و تشریح داخل [illegible]

[illegible] اسکو زیب و زینت کا سبب [illegible]

اُسکو زیب و زینت [illegible] غالب شعر خامہ میرا [illegible] سخن پہ شاہی

مع [illegible] نغمہ سرا [illegible] بزم [illegible] نغمہ سرا کیجیے ✽ مثال متوسط [illegible]

تجاہل العارف

قول بالموجب

اطراد

۵۲

تعجب

شعر جو [illegible] ظلم ہے اسکے نہ کبھی گھبراتا ہوں نہ کبھی شکوہ ہیدا و زبان پہ لاتا ہوں شعر تو ہی کہ بحر بیکران مین تشنہ و لفسیدہ
لب ہے اے تیمال جود و ہمت ہے پیاس کہ میری بجھا جور و ظلم وجود و ہمت میں ایک لفظ حشو ہے - مثال قبیح
شعر اگر تو نے ستم مجھ پہ کیا تو کیا ہوا پیارے جفا معشوق اور محبوب کا ستے ہین سب عاشق محبوب
فضول ہے شعر رو دے آنسو استقدر نہ بحر [illegible] اشک کے طوفان سے دریا ہو گیا لفظ آنسو حشو قبیح
[illegible] صنعت ہے کلام کا مشتمل ہو کسی قصہ معروف یا کسی مضمون مشہور پر جیسے شعر طور کو نور کے جلوے نے
[illegible] گلزار بنایا آسنے تلمیح مصرع اول قصہ موسیٰؑ و مصرع دوم قصہ ابراہیم - ناسخ
[illegible] راحت نہین نماز لی مستی مین زاہدا کیا مرتبہ دیا ہے خدا نے شراب کو تلمیح ہے آیہ کا تقربوا الصلوٰۃ
و انتم سکاریٰ کی طرف ذوق شعر ہم تو سنتے تھے سبد اگل حموض یار دے ذوق ہوتا ہے وہ کیون ہو کے
[illegible] ابر گرم شعر خرابین اس لیے لوٹے ہے خاک پر غنچہ کہ یہ علاج ہے اسکا جیسے ہو استسقا اشارہ ہے
مسئلہ طب کی طرف [illegible] شعر اک دل ہین آرزو سے خالی بر جا ہے محال اگر خلا ہے اشارہ مسئلہ حکما
کیطرف ہے جسمین خلا کو محال بیان کیا گیا ہے ظفر شعر نکیجے شکوہ مرا جا بجا کہ بہتر ہین اسی مکانیہ ہون
جس مکا نکی باتین اشارہ ہے مثل مشہور کی طرف سیاقۃ الاعداد - اعداد کو کلام مین بہ ترتیب
یا بلا ترتیب ذکر کرنا - ذوق شعر اب انگوشت جہت مین ہفت دریا لوگ کہتے ہین گرے تھے افلاک کے
قطرے مرے دو چار آنکھونسے آنت شعر ایک ہفتے مین ہین نرگس بیمار آنکھین کوئی دو تین دن اس
سے بیدکرے یا آنکھ لین تنسیق الصفات ایک موصوف کو صفات متوالیہ سے ذکر کرنا انشا
شعر مستجمع المکارم و مستحسن الشیم منبع فضل و جود و سخا معدن کرم حکیم تصدق حسین خان
شعر سینے پرو [illegible] اونچی چلتی گرمی گراری گول صنعت تلمیح و سیاقۃ الاعداد و
تنسیق الصفات کو صاحب البلاغت نے صنائع لفظی مین لکھا ہے سوال و جواب جسکو
مراجعہ بھی کہتے ہین خواہ دو مصرعون مین سوال و جواب خواہ ایک مین سوال دوسرے مین جواب خواہ
ایک بیت مین سوال دوسرے مین جواب ہو نسیم شعر پوچھا کہ طلب کہا قناعت پوچھا کہ سبب کہا
قسمت میر حسن شعر [illegible] کسی نے کہا گئے کہ خیر بہتر ہے منگوائیے کسینے کہا سیجے
کہا سیر سے جی ہے بھرا [illegible] نسیم شعر بولا وہ کہ خواب دیکھتا تھا آتش پہ کباب دیکھتا تھا بولی
وہ کہ ہم [illegible] کریگا کوئی دلگیر بولا وہ کہ رات کو افق مین خورشید تھا آتش شفق مین

بلی وہ بشر ہو تم دلاور ❊ سر سبز ہو تو م آتشی پر ❊ بولا وہ کہ دیکھی اک شبستان ❊ شعلہ ہوا انجمن میں تھا

حسن الطلب

بولی وہ کہ شمع ہین پری ہون ❊ جو ناچ نچاؤ ناچتی ہون ❊ **حسن الطلب** یعنے کوئی شی بطرز پسندیدہ طلب کرنا ❊ غالب شعر آپ کا بندہ اور پھرون ننگا ❊ آپکا نوکر اور کھاؤن ادھار ❊ ذوق شعر دیا اللہ نے وہ قلب مصفا مجھکو ❊ اے شہنشاہ صفا ذہن و سراپا صفوت ❊ فر تفصیل حوائج ہو رخ حاجت سند ❊ عرض حاجت کی نہین سامنے تیرے حاجت - قطعہ ذیل مرا مجھسے طلب کرتا ہے سو دینار سرخ ❊ مین یہ کہتا ہون کہ مفلس پاس اتنا زر کہان ❊ سنکے کہتا ہے کہ تمکو شرم بھی آتی نہین ❊ جھوٹ سے کیا فائدہ فرمائیے اے مہربان ❊ آپ مین مداح ایسے کے کہ جسکے ہاتھ سے ❊ بحر کا کیسہ تہی ہے اور خالی جیب کان ❊ کسکو باور ہے کہ تم رکھتے نہین ہو اشرفیان ❊ اسقدر دولت کہ رکھتے تھے سلاطین کیان ❊

حسن التکرار

حسن التکرار یعنے کلام مین ایک لفظ مکرر لانا بوجہ خوب و طرز لطیف - شعر تونے مجھے پیارے برا اگر کہا کہا ❊ یا مصلحت سے غیر کے منہ پر کہا کہا

حسن المطلع

حسن المطلع وہ ہے کہ شعر اول کلام کا الفاظ بدیع اور معانی بلیغ سے لکھا جائے اور مستحسن اور مطبوع ہو اور الفاظ فال نیک کے ہون

حسن المقطع

حسن المقطع وہ ہے کہ اشعار آخر کلام کے الفاظ فصیح اور معانی خوب سے لکھے جائین اور یہ اکثر قصیدہ مدحیہ مین دعائیہ اشعار ہوتے ہین

حسن التخلص

حسن التخلص وہ ہے کہ کسی مضمون مثل ذکر عشق وغیرہ سے مدح ممدوح کی طرف رجوع کرین اور اسیکو گریز کہتے ہین ان تینون صنعت کی مثال باب ششم مین مثال قصیدے سے واضح ہوگی اسی صنعت حسن التخلص کو قطع الکلام بھی کہتے ہین اور اگر کوئی کلمہ مشعر بہ رجوع مطلب دیگر ذکر کرین اسکو اقتضاب کہتے ہین چنانچہ دیباچہ کتاب مین لفظ اما بعد - اور خطوط مین بعد شرح شوق ملاقات و مکرر آنکہ وغیرہ لکھتے ہین -

تعلیق

تعلیق حصہ ہے کسی امر کا ثبوت یا نفی دوسرے امر پر حکم اول کو جزا اور دوم کو شرط کہتے ہین غالب شعر اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آجاوے ❊ کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو ❊ رسالہ عبد الواسع مین اسکی کئی قسم لکھین ہین

تلمیع

تلمیع جسکو ذو لسانین کہتے ہین یعنے ایک مصرع یا شعر ایک زبان مین ہو اور دوسرا مصرع یا شعر زبان دیگر مین انشا شعر اے عشق مجھے شاہد اصلی کو دکھلا لا ❊ تم هذبیدی وفقک اللہ تعالی ❊ امیر خسرو شعر زحال مسکین مکن تغافل دورائے نیناں بنائے بتیان ❊ چو تاب ہجران ندارم اے جان نہ لیہو کاہے لگائے چھتیان

ارسال المثل

ارسال المثل وہ کہ کوئی ضرب المثل کلام مین لائین - سوز شعر گالی نہین ہے بوسہ ہر حرف دشنام ❊ آتا جھوٹا کوئی کھاتا ہو تو میٹھی ہی کی لیج ❊ اگر دو مثل ایک شعر مین واقع ہون تو ارسال المثلین کہتے ہین - جو ہر شعر کسطرح شعر مین مضمون تمنا آئے ❊ کیسے شعر مین ہو اور کوزہ مین دریا آئے ❊ جامع اللسانین جسمین کو

جامع اللسانین

متضمن اللسانین

قلب اللسانین

کلام الجامع

۵۵

ابداع

تضمین و اقتباس

ترجمہ

جسکو دو [illegible] بھی لکھا ہی ایسا [illegible] بغیر نقاط دو زبانون مین پڑھ سکین + مثال فارسی و ہندی
بار اجاسے تو بہتر + متضمن اللسانین و متضمن الالسنہ جسکو ذو وجہین بھی کہتے ہین + کلام بہ تغییر
[illegible] زبان مین پڑھا جائے انشا فارسی ع بیابیا حب من حالیا بیا کی باش + اردو بیا بیا
[illegible] مین نالیا بیا کے بیاس [illegible] بیا ناحب من حالنا بیا کی ناس + فقرۂ نثر فارسی ۔ بار گناہ کسے
بر خود [illegible] برداشت کرین جبت بہر دی دعا گویم ہر شب بناہ فقرہ نثر اردو + بار گیا ہم کسی بر خود کی
برداشت کرین جھٹ بھر دے دعا و ہم پر سب تیار ۔ قلب اللسانین وہ کلام کہ اگر اسکو مقلوب
پڑھین زبان دیگر مین [illegible] معنی حاصل ہون [illegible] گویا رہے [illegible] بیار
مقلوب بزبان عربی [illegible] + [illegible] + کلام الجامع
کلام شعر پند و نصیحت و حکمت اور شکایت روزگار کی لکھنا نگین شعر نفس گر دشمن ہی اک نگین ترا
دبے [illegible] اسکے مقابل رہ کھڑا + باندھ ہمت اور خدا کو یاد کر + اسکو مار اور دلکو اپنے شاد کر + دے
غذا اسکو نہ اچھی زینہار + پیٹ کی اسکو ہمیشہ مار مار + دوست یہ در پردہ دشمن ہی ترا + تو مسافر یہ رہزن ہی
ترا + ابداع ۔ کلام مین نیا مضمون لکھنا ۔ مصحفی شعر کمر ہوی تری یان تک تو شہرۂ آفاق +
کہ سر کے بال ترے دیکھنے کمر کو چلے + سودا شعر دیکھیے جو اسکی کجو نکو یہ تیقن ہوا سے + تنبو تنا نکے
یان کام کا اترا ہی کٹک + یہ حقیقت مین کوئی صنعت نہین ہی بلکہ اساتذہ کا کلام اکثر ایسا ہوتا ہی
تضمین و اقتباس وہ ہی کہ کسی دوسرے شاعر کا مصرع یا بیت معروف یا آیۂ قران یا حدیث اپنے
کلام مین لاوین بطور مناسب تضمین مصرع کو ابداع اور رفو کہتے ہین اور تضمین بیت یا زیادہ اشعار کو
استعانت ۔ مثال ابداع ۔ غالب قطعہ مشکل ہی زبس کلام میرا ای دل + سن سنکے اسے سخنوران
کامل + آسان کہنے کی کرتے ہین فرمائش + گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل + مصرعہ چہارم مشہور کسی
شاعر کا ہی وله شعر دھوپ کی تابش آگ کی گرمی + وقنا ربنا عذاب النار + کبھی تضمین [illegible]
اختصار کردیتے ہین غالب شعر غالب اپنا یہ عقیدہ ہی بقول ناسخ + آپ بے بہرہ ہی جو معتقد میر نہین + مثال
[illegible] شعر [illegible] شعر لکھتا ہون + [illegible] تیرے ایکبار [illegible] + ساعد ملک و خسرو دولت
[illegible] سواری و ہمت تو سوار + ترجمہ وہ کہ معنے بیت کو ایک زبان سے دوسری زبان مین
ترجمہ کرین ۔ لا اعلم شعر آن دو قطرات عرق دیدہ جبین را + اختر زفلک می نگرد روی زمین را

شعر ... خسرو ... قیامت ... اور اسی کی

ایک قسم ہی ترتیب یہ ایہام ایجاز — یعنے ایسے دو لفظ لانا کہ ایک سوا بے معنی مقصود کے دوسری

لفظ کا کسی زبان ... دیگر مین ترجمہ ہو۔ امیر خسرو شعر دارم آرزو کہ حکایت کنیم باتو ✤ لالہ غلام روی

تو صد برگ زیر پات ✤ ہر برہمن کہ دید بخ خوبت ای صنم ✤ زنار را گسست و لگد زد بروے لات ✤

الفہ شعر مجھ کا بلبل نے گل کی شاخ ڈالی ✤ بجا ہی باغبان لوگ شمالی ✤ تسنیم۔ شعر جام اُسنے بھرا

کہا پیالے ✤ دل اُسکا بھر اٹھا جام کیا لے ✤ ذوق شعر تجھو ڑگی جیتا مجھے چشم قاتل یقین ہی یقین

بلکہ عین الیقین ہی۔ ادعا۔ وہ ہی کہ شاعر امر غیر ممکن و خلاف قیاس کو دعوے کرے اور سامع کو

گمان ہو کہ شاید ایسا واقع ہوا ہوگا ✤ رنگین شعر ایک نے کتے سے پوچھا ہنسکے یون ہیچ بتا

رستے مین تو بیٹھا ہی کیون ✤ بولا کتا ... کے ... سب بیٹھے کا رہ گئے ہی یہ سبب ✤ ... جو

... جائے ✤ اور ... دوستا ... ✤ ... شعر ... معنی ✤

... ایک قسم کا ادعا جیسے شاطرایت ... شیخ سعدی ...

تجھکو لازم ہی کہ اُس سے رام رہ	رام رہ اور رام صبح و شام رہ
کیون کہ تونے شمر کھوئی ہی ہمین	اُس سے یہ وحشت تجھے لازم نہین
باوجودے تیری وہ کرتا ہی داشت	اور خبر لیتا ہی تیری شام و چاشت
پر تو اڑ جائے بلانے کے ہی ساتھ	مطلقا آتی نہین تو اُسکے ہاتھ
ہین جو صحرائی ہون وحشی جانور	جب بلایا اُسنے مجھ کو چھوڑ کر
اس دل وحشی کو اپنے کڑکڑا	مجھکو اُسکے پاس جانا ہی بڑا
تھوڑے سے احسان پہ ہو جا	تو بیت احسان ... کر پایمال
سنکے مرغ نے کہا خاموش ہو	ہوش کر آتا بھی مت بیہوش ہو
مین نے سو مرغ یہ دیکھا ہی غذا	باز کو تونے نہین دیکھا کباب
کچھ نہین خواہان وہ تیری جان کا	آدمی دشمن ہی میری جان کا

... تجنیس ... ایک قسم ہی اول تام ...

دو لفظ نوع اور عدد اور ہیئت مین موافق ہون پس اگر دونون اسم یا فعل یا حرف ہین اسکو تجنیس تام مماثل
ورنہ مستوفی کہتے ہین مثال مماثل - شعر تم رات کو نہ آئے جو اپنے قرار پر * یہ ظلم تمنے کیا کیا اس بیقرار پر
قرار اول بمعنی وعدہ اور دوم بمعنی آرام مثال مستوفی - امانت شعر آبداری سے جو ملو نظر آیا وہ
گلا * رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا * ولہ شعر ایڑی دکھیو ہمین عجائب ہین درخشان ہوپچے
اُسکے ہوپچے کو نہ روسے مہتابان ہوپچے * دوم تجنیس مرکب یعنے دو لفظ متجانس ہین - سے ایک
مفرد ہو دوسرا مرکب پس اگر کتابت مین موافق ہون اُسکو مرکب متشابہ کہتے ہین ورنہ مرکب مفروق
مثال مرکب متشابہ - مجروح شعر جتنے مرمر گئے جو تم پر * اُنکے مرقد مین سنگ مرمر کے *
آباد شعر اشک برسانے مین شرط آنکھون نے باہم بدلی * صاف رونے مین بنے دیدۂ پرنم بدلی
مثال مرکب مفروق - امانت شعر روے گل ہی یہ نہین تیرہ وہ رخسارے ہین * ایک رخ کیسا
خجل اُس سے تو رخ سارے ہین * ولہ شعر یا نون آخر کو مرا اور تری پیشانی ہے * جو مین کہتا ہون
وہ ایک دن ترے پیش آئی ہے * اور اگر تجنیس ایک اور دوسرے کلمہ کے جزو سے مرکب ہو
اُسکو تجنیس مرفو کہتے ہین امانت شعر سینہ وہ سینہ کر دیکھے تو تڑپ جاے لیشر * ایسے سینے نہین
دیکھے ہین کسی نے سن بھر * لفظ کسی کا جزو سے لفظ نے کے ساتھ ملکر تجنیس ہوا اور اگر صرف نوع اعداد
و ترتیب حروف مین مشابہ ہون لیکن ہیئت یعنے حرکات مین مختلف اُسکو محرف کہتے ہین احسان شعر گلے سے
لگتے ہی جتنے گلے تھے بھول گئے * وگرنہ یاد تھین مجھکو شکایتین کیا کیا * اور اُسی مین داخل ہے صنعت
تثلیث یعنے کلام مین کوئی لفظ حرکات ثلثہ سے لانا - کرم شعر دم رقص پہنے لباس تو کبھی رنگ تن کا
جو زرد گون * کسی خشک تن کو جیا ے تن پس نخل تن ترے گھونگرو * ولہ ع گیا سینہ چھن گیا
دل بھی چھن ہو نہین بولے چھن ترے گھونگرو * اور اگر عدد مین مختلف یعنے ایک لفظ مین بہ نسبت
دوسرے کے ایک حرف زائد ہو اُسکو تجنیس زائد یا تجنیس ناقص یا تجنیس مطرف کہتے ہین اور وہ حرف زائد
تین حالت سے خالی نہین یا شروع مین یا وسط مین یا آخر مین ہوگا مثال اُسکی امانت شعر ناف اُس شوخ
کی بنجاے ترا قفل دہن * پیٹ کے آگے تجھے کوئی لپیٹ آے نہین * ولہ شعر اُسکی قامت یہ قیامت کا
گردن کرمین خیال * کب قیامت نے بھلا پائی ہے یہ حشر کی چال * محسن شعر اُٹھو کھڑے ہو پہلے تنظیم
طاعت ہے * قد و قامت نہین یہ نعرۂ قد قامت ہے * سوز شعر چشم کا کام اشکباری ہے * چشمہ

٥٧

تثلیث

کمیش ہی کہ جاری ہی مترود شعر کیا جو وعدۂ شب اسنے دن بہار ہوا * پہ دیکھیو مری شامت کہ ہوئی شام
نہین * جسمین ایک حرف آخر مین زائد ہو اُسکو تجنیس مطرف کہتے ہین اور کبھی دو حرف بھی زائد ہوتے
ہین اُسکو تجنیس مذیل کہتے ہین اور اگر وہ دو لفظ نوع حروف مین مختلف ہون خواہ شروع خواہ وسط
خواہ آخر مین لیکن اگر حروف مختلفہ قریب المخرج ہین اُسکو جناس مضارع کہتے ہین ورنہ جناس لاحق مثال
جناس مضارع * انشا شعر اقرب سمجھ کے اپنے سے ربجاے وہ ہین لب * عقرب کے نیش
پر بھی جو رکھے حمل قدم * مثال جناس لاحق - امانت شعر جان ناساز ہو وہ نغمہ خوش ناز ہی یہ *
دل مضطر کو سدا سوز ہو وہ ساز ہی یہ * ولہ شعر عشق کے نام سے جسم سبک آگاہ نہ تھا *
دور تھا کوہ مصیبت غم جانکاہ نہ تھا * نسیم - شعر خط خام لکھے وہ ہوائی * بتا ہوئی اور سینے
پہ آئی * اور جو کسی قسم تجنیس کے دو لفظ متجانس بلافصل متواتر واقع ہون اُسکو تجنیس مکرر و مزدوج
و مردد کہتے ہین مثال تام مکرر - انشا شعر میری زبان سے مدح کہان اُن [illegible] ہو سکے * توصیف مین
ہی جسکی زبان قلم قلم * مثال مرکب مکرر - ولہ شعر جو بات تجھسے چاہے ہی اپنا مزاج آج * قربان
تیرے کل یہ نہ ٹال آج آج آج * دہکے ہی آگ دل مین بڑی اشتیاق کی * تیرے سواے
کس سے ہو اُسکا علاج آج * تمام غزل اسی صنعت مین ہی - مثال زائد مکرر - نواب ایونی
شعر یہ ابر شباد جام مے بن پکڑ بیجارے کمان کمان * ہماری چھاتی کے داغ دل کا کرے ہی تک کر نشان
نشان * تمام غزل اسی صنعت مین ہی - ناسخ شعر یہ التجا ہی پیر مغان کی جناب مین * رکھو نہین ساق
ساقی گلفام دوش پر * مثال جناس لاحق مکرر - انشا شعر جب تک کہ خوب واقف راز نہان نہون *
مین تو سخن مین عشق کے بولون نہ ہان نہون * خلوت مین تیری بار نہ جلوت مین مجھکو ہاے * باتین جو دل مین بھر رہی ہین سو کہان
کہون * تمام غزل اسی صنعت مین ہی مثال تجنیس مکرر مقلوب شعر بات غیرون کی نہ سنو اب بدخو ہمکو
بات کی تاب نہین ہونکی مہر و ہمکو * قلب کا بیان آگے آئیگا و اگر صرف صورت کتابت مین موافق
ہون اُسکو تجنیس خط کہتے ہین جیسے الفاظ زخم و رخم و چشم و جسم و شمع و سمع وغیرہ - غالب شعر
باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل * ابر بہار خمکدہ کسکے دماغ کا * اور اگر ایسا لفظ کلام مین لاوین
کہ بندش الفاظ سے کلام معانی متضاد پر دلالت کرے یعنی مدح و ثنا ذم و ہجو ہو جاوے اُسکو
تصحیف کہتے ہین - مولفہ شعر کہتا ہی کیا کہ چل مرے گھر سے بدر ہو تو جو جاتا ہو ادھر سے

اب تو بدر ہجو + بدر زیادت دو نقطہ سے بدر ہو جاتا ہے اور اگر تبدیل ایک حرکت سے لفظ مدح معنی ذم
پیدا کرے اسکو تزلزل کہتے ہیں لموفہ شعر بوسہ دیدیتا ہے مجھکو بھی تیرا رحم ہے + ہر کسیکو کون دیدیتا
ہے بے مانگے ہوئے + کون اگر بالضم پڑھا جاوے معنی ذم پیدا کریگا اور تجنیس خط میں داخل ہے لانا
الفاظ دائرہ متواتر کا - لااعلم شعر رتبہ بڑھے ہے خلق میں اپنی ہی شان کا + صاحب کے سے کچھ بھی گھٹے گا ہے
زبان کا + یا لانا حرف کا متواتر اور تجنیس ہی کی ایک قسم ہے قلب یعنے اختلاف ترتیب حروف کا
اور وہ دو قسم ہے - قلب کل اور قلب بعض - قلب کل وہ ہے کہ حروف کلمہ با ترتیب قلب کیے
جائیں - انشا شعر ابھی جھڑ لگادے بارش کوئی مست بھر کے نعرہ + جو زمیں پہ پھینک مارے قدح شراب
الٹا ولہ شعر تو جو باتو نہیں رکیگا تو یہ جانو لگا کہ سمجھا + مرے جان و دل کے مالک نے یہ راکلام الٹا
مجھے مار کیوں نہ ڈالے تری زلف الٹے کافر + کہ سکھا دیا ہے تو نے اسے لفظ رام الٹا + سحر ایک ماش پھینکا
جو مجھے دکھا کے اسنے + تو اشارہ میں نے تاڑا کہ ہے لفظ شام الٹا لفظ اس لفافہ پہ ہے کہ خط آشنا کو
بھیجئے + تو لکھا ہے اسنے انشا یہ ترا ہی نام الٹا + مقلوب بعض وہ کہ حروف کلمہ کے نا مرتب قلب
کریں + جیسے مرحوم و محروم - شعر شعر کمال بحث ہے علم کلام میں رہتی + دہن میں لوگ بہت قیل و قال
کرتے ہیں + اور اگر کسی کلمہ قلب سے وہی کلمہ حاصل ہو اسکو مقلوب مستوی کہتے ہیں مصرع اول
شعر انشا کے الفاظ مقلوب مستوی ہیں شعر رواج اور یہ ہے وہ ہوا انشا انشا + کہ ہو رہا ہو وہ آگاہ ہم ابکلام
اور جب ایک بیت یا مصرع کے الفاظ اول و آخر مقلوب ہوں اسکو مقلوب مجنح کہتے ہیں جیسے گوہر شعر تار رونیکا
یہ بندھا تار رات + تاب اتنی نہ تھی کہ کرتا بات + کبھی تمام مصرع مقلوب مستوی ہوتا ہے انشا شعر مراد روح در
وادیم و در دام + مآل کل امو ہیر و مآل کلام + اس میں غیر منقوط اور مقلوب مستوی دونوں صنعتیں مجتمع ہیں کبھی تمام شعر مقلوب
مستوی ہوتا ہے ہوشیار شعر رات یہ گرم زور درد قلق + قلق درد روز مرگ ہے تار + اور ایک قسم قلب کی ہے
رباعی کہ لفظ اول مصرع دوم مقلوب لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول کا مصرع سوم مقلوب لفظ آخر مصرع
دوم کا ہو علی ہذا القیاس -

شبہ اشتقاق

رد العجز علی الصدر

اور مثال تجنیس ہی اشتقاق و شبہ اشتقاق **اشتقاق** ایسے الفاظ کا لانا کہ ایک مادہ سے مشتق ہوں
ذوق **شعر** نا صاف کرے دل نہ ہی صاف سے صوفی * کچھ سود و صفا علم تصوف نہیں کرتا * **نسیم شعر** ہنستے
کہا ہنسے کیوں * ہنستا نہیں بے سبب کوئی یوں * **شبہ اشتقاق** وہ کہ الفاظ مشابہ باشتقاق ہوں مگر
مادہ انکا ایک نہ ہو امانت **شعر** سچ اگر پوچھو تو وہ ساعدوں کی جائیں ہیں * کشو حسن میں شانوں کی بڑی
شانیں ہیں * ولہ **شعر** کلیاں پڑی ہنسیں کب ای گلبدن اسطرح کی جب * بانکا بسی کا ترے بانکپن میں فرق ہی لب
نسیم شعر دی آنکھ جو شہ نے رونمائی * چشمک سے نہ بھایونکو بھائی * **رد العجز علی الصدر** یہ صنعت
بعض مصطلحات عروض کے جاننے پر واضح ہو کہ باصطلاح عروضیان جزو اول مصرع اول کو
صدر اور اسکے جزو آخر کو عروض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو آخر کو ضرب و عجز کہتے
ہیں اور اجزاے وسط ہر دو مصاریع کو حشو لیں یہ صنعت چار قسم ہی اول یہ کہ جو لفظ صدر میں آئے
وہی عجز میں دوم یہ کہ جو لفظ حشو مصرع اول میں واقع ہو وہی عجز میں آئے سوم جو لفظ عروض میں ہو وہی
عجز میں بھی ہو۔ چہارم جو لفظ ابتدا میں واقع ہو وہی عجز میں واقع ہو مگر ہر ایک قسم میں تین نوع پر ہی
کیونکہ وقوع لفظ کا مکرر تین حالت سے خالی نہیں یا وہی لفظ بعینہ مکرر لکھا جاے یا بطریق تجنیس یا بطریق
اشتقاق یا شبہ اشتقاق۔ سرور **شعر** کمال شہ زوال شہ اسیرا کو حاسد ہوں * بھلا نازاں نہ ہوں کیونکر
میں اپنی بیکمالی کا * تجرتج **شعر** جتنے مر مر گئے بتو تم پر * اُنکے مرقد میں سنگ مرمر کے * **آتش شعر**
مشابہ جب سے مری آہ سے رکھتی ہی گرم * تب سے برق شرربار یہ مشتاق آتش * ولہ **شعر** تھا وہاں
نامہ عالم خود بینی گرم * اُسکے ٹھوکی ٹھوکر میں غضب گرا ہٹ * ولہ **شعر** قدرت خدا کی دیکھو تو
اسلام کا شرف * دم مارنے کی جا ہی نہیں مار دیئے دم * ناسخ **شعر** تجھ سے ای دل خدا تو ہی اقرب ہی
غم نہیں بت اگر قریب نہیں * اور شعراے عجم نے ہر مصرع کے اول و آخر کو صدر و عجز قرار دیکر ہر مصرع
میں اس صنعت کو استعمال کیا ہی۔ **شعر** نقاب چہرہ سے ظالم اُٹھا نڈال نقاب * شتاب کر کہ
بھیجا جان کو سفر میں شتاب * اور اسی صنعت کی ایک قسم معاد ہی کہ لفظ آخر مصرع اول مصرع
دوم کے آغاز میں ہو اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع سوم کے آغاز میں علی ہذا القیاس۔ رنگین **شعر**
فرہاد کو شیرین جو بہت آتی ہی یاد * یاد اُسکی ہی اپنے دلکو رکھتا وہ شاد * شاد اُسکا ہمیشہ ذکر رکھتا اُسکو
اُسکو کریاد شاد رہتا فرہاد * اسی قسم سے ہی امانت **شعر** اُسکے سلک دُر دندان سے جو

آنکھ اپنی لڑی + جب لڑی آنکھ تو ایک فکر طبیعت کو پڑی + جب پڑی فکر تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی + کیسی ہی
کی لڑی انمین شرارت ہے بری + ہی شرارت جو بڑی انمین تو ستارے ہین + ہین جو سیارے تو انکھون کے مرے
تارے ہین + لزوم مالایلزم - یا اعنات وہ صنعت ہی کہ قافیہ مین التزام تکرار کسی حرف کا قبل روی کے
واجب کرین - پس یہ صرف اس قافیہ مین جسمین حرف قید یا تاسیس ہو واقع ہو سکتا ہی انشا شعر اکی پیری
پڑی ہر ایک تاراجم گیا + کاسہ چرخ پرین سارے کا سارا جگمگیا تمام غزل مین التزام کیا ہی کہ قبل الف ردی
کے الف ورالایا ہی ورنہ قافیہ تارا کا پیدا بھی ہو سکتا ہی اور اسی مین داخل ہی لزوم الشعر یعنی لزوم
کسی چیز کا ہر بیت یا ہر مصرع مین - لااعلم شعر ناگنی سیلی تری او حلقہ بیٹی ہی مور + جسطرح ہو مور سے
اس ناگنی کو تو بچا + ناگنی جان پر کہان ہو مور سے تدبیرین + مور جیسا ہو چلے وان ناگنی کا زور کیا +
ہر مصرع مین ناگنی اور مور آیا ہی - یا لزوم کسی حرف کا ہر لفظ بیت مین مثلاً الف کا - گوہر شعر اسد
اسد تمھارے ناز وادا ہ ایسے ناز و ادا کا کیا کہنا + یا جیسے چار چیز و نکا لانا اس قصیدے کے ہر شعر مین شعر
یار و مہتاب و گل و شمع بہم چار دن ایک + ہین کتان بلبل و پروانہ بہم چارون ایک + اور اسی قسم
سے ہی - تکرار یعنے لانا کسی لفظ کا مکرات بشرطیکہ مخل فصاحت نہو جیسے غزل شہیدی بتکرار لفظ دو
شہیدی شعر سو نہ دو تم وہی دو بوسے دے کچھ ڈھب کے دو + قول ہی مشہور بن مطلب کے سنو مطلب کے دو +
اور اسی قسم مین ہی قطع الحروف یعنے حذف کسی حرف کا کلام مین جیسے حذف الف مین عبد العزیز
اعجاز سہسوانی شعر سینہ شق ہو سنو جو یک سر مو + عشق کی دلیہ وہ مصیبت ہی + اور اسیکی قسم مین
ہین منقوط و غیر منقوط و رقطا و خیفا و مقطع و موصل منقوط با تعریس وہ کہ کلام کے سب حروف
معجم ہون لمولفہ شعر غضب زینت جشن شب تب بنی جب + بنی بخش نے زینت تخت بخشی + غیر منقوط
یا تعطیل جسمین سب حروف مہملہ ہون انشاء اللہ خان کا ایک دیوان تمام اسی صنعت مین ہی یہ شعر اول -
اسکا ہی شعر اور کسکا آسرا ہو سر گروہ اس راہ کا + آسرا اسد اور آل رسول اللہ کا + رقطا
وہ کہ ہر کلمہ مین ایک حرف منقوط ایک غیر منقوط بالترتیب ہو خیفا یہ کہ کلام مین ایک کلمہ کے حروف معجم
اور ایک کے مہملہ بترتیب ہون اس شعر کا مصرع اول رقطا اور مصرع دوم خیفا مین ہی انشا شعر
بلند نسب اب مجھے سبھی دیوے + جبین لامع زینت حصول جشن مرام + مقطع وہ کہ تمام حروف کلام
کے کتابت مین علحدہ لکھے جاوین - جوہر بدایونی شعر آ رے اس دم آج وہ دلدار اور آرام روح +

زاری دل زردی رخ دردوری دوردور + مقدر وہ کہ ایک شعر یا مصرع مقطع ہو دوم موصل دوحرفی سوم موصل سہ حرفی چہارم چہار حرفی علی ہذالقیاس - **موصل** دوحرفی کی مثال - گوہر **شعر** گوہر عاشق جو ہو تو بس ہم سا ہو + غم کا شایق جو ہو تو بس ہم سا ہو + کبھی تمام حروف مصرع کے ملاکر لکھے جاتے ہین - عاجز **شعر** کبھی کبھی زیستی تمنے حیف جی کی خبر + بنے گی کیسی ستم کیش بے سکے ہم پر + + ببھیکبھینیستیتمنیحیفجیکیخبر ببنیگیکیسیستمکیشبیکسیھمپر + جب موصل لکھنے سے حروف دندانہ دار بکثرت آدین اُسکو **منشاری** کہتے ہین منشار یعنے بصورت آرہ - ہوشیار **شعر** سست بن سست سستے تپ سے + سست بے تپ ہمت یہ سب سنسا + سستبنسستسستیتپسی + سستبیتپہمتیسبسنسا + **واسع الشفتین** جسکے پڑھنے مین لب سے لب نہ ملے عاجز **شعر** اقرار کر گیا تھا کہ آؤنگا رات کو + کیا ہو گیا نہ آیا ہنوز انتظار ہے + نظیر کی ایک تمام غزل اسی صنعت مین ہے شعر اول اُسکا یہ ہے نظیر **شعر** آیا ہنین جو کر کر اقرار ہنستے ہنستے + جل دیگیا ہے شاید عیار ہنستے ہنستے + **واصل الشفتین** جسکے پڑھنے مین لبسے لب ہر کلمے مین ملے **شعر** ملا مہ جبین بعد مدت ہمارا + پلایا پیا نے لبالب پیالا + **شفوی** کلام مین صرف وہ حرف لانا جسکا مخرج لب ہے یعنے ب - پ - ف - م - و - **حلقی** وہ حرف لانا جسکا مخرج حلق ہے یعنے ح - خ - ع - غ - ہ - **فموی** - وہ حرف لانا جنکے تلفظ مین تمام مُنہ کو جنبش ہو - **تحت النقاط** وہ کہ سب حروف کے نیچے نقطے ہون - اعجاز **شعر** صدمے صد ہا ہی سہے صد مرحبا + ای دل دلگیر میرے واسطے - **فوق النقاط** کہ سب حروف کے نقطے اوپر ہون اعجاز **شعر** استقدر کم ہمت ای دل تو نہ تھا + عشق آفت زا کا ڈرکا گلا + **سجع** نثر مین ایسا ہے - جیسے قافیہ نظم مین لیکن بقول بعض سجع نظم مین بھی واقع ہوتا ہے اور سجع تین قسم ہے مطرف - متوازی - موازنہ سجع مطرف وہ ہے کہ فقرۂ نثر مین دو کلمے آخر کے وزن مین مختلف اور روی مین متفق ہون جیسے دل مبتلاے ہجر یار ہے - سینہ غم عشق سے فگار ہے - اور نظم مین جیسے میر تقی **شعر** عشق ہے تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال + اور سجع متوازی وہ ہے کہ دو فقرے کے کلمات آخر وزن اور روی دونوں مین متفق ہون جیسے مین تجھپر جان دیتا اور اپنے سر بلا لیتا ہون اور نظم مین جیسے میر حسن **شعر** کرو اول حمد خدا وند قلم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم +

[illegible] مقابل اور متحد الوزن و القوافی لائین اُس کو ترصیع

مقدار موصل

منشاری واسع الشفتین

واصل الشفتین شفوی

۶۲

حلقی فموی تحت النقاط فوق النقاط

سجع

ترصیع

کہتے ہین نثر جیسے دہن کی تعریف تحریر سے بیرون ہی اور سخن کی توصیف تقریر سے افزون ہی اور نظم غالب

شعر تری دانش مری اصلاح مفاسد کی رہین ✦ تیری بخشش مرے انجاح مقاصد کی کفیل

لفظ آخر بسبب رعایت قافیہ اصل قصیدہ مقفے نہین اور سجع موازنہ وہ ہی کہ کلمات آخر دو فقرے یا

دو مصرع کے متحد الوزن ہون مگر روی مختلف جیسے ہمارا یار بڑا جمیل ہی اور زمانہ مین بےنظیر ہی اور مثال

نظم غالب شعر مرتا ہون اس آواز پہ ہر چند سر اُڑ جائے ✦ جلاد سے لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور ✦

اور کبھی ایسا سجع موازنہ ہوتا ہی کہ سب الفاظ نثر یا نظم مین متحد الوزن اور مختلف الروی مقابل واقع

ہوتے ہین اور یہ بمنزلہ ترصیع ہی سجع متوازی مین جیسا قامت موزون کے روبرو سرو روان ناچیز ہی -

اور کاکل پیچان کے سامنے مشک ختن بیقدر ہی - اور مثال نظم غالب شعر اے شہنشاہ فلک

منظر بےمثل و نظیر ✦ اے جہاندار کرم شیوہ بےشبہ و عدیل ✦ مصنف تلخیص نے اسکا مماثلہ نام رکھا

مگر سکاکی نے اُسکو بھی داخل ترصیع لکھا ہی مگر اصل یہ ہی کہ ترصیع مین اتحاد وزن و قافیہ دونون

مشروط ہین اور یہان قافیہ معتبر نہین اسی جہت سے موازنہ کو اکثر نے سجع مین شمار نہین کیا بلکہ جدا

صنعت اور واضح ہو کہ وزن یہان مراد وزن عروضیانہ ہی کہ اُسمین توافق کا حرکات کا ضرور

نہین جیسے اے دلبر بروزن مفاعیلن نہ وزن صرفیان مراد ہی کہ اسمین توافق حرکات ضرور ہی اور

شعراے عجم مسجع اُس نظم کو کہتے ہین کہ ہر بیت قصیدہ یا غزل مین تین سجع لائین اور چوتھا قافیہ

اصل قصیدہ یا غزل کا ہو ✦ مسجع شعر یہ نور ہی روے مہ جبین کا - کہ ہو خجل چاند چودھوین کا ✦

جو حلقہ ہی زلف عنبرین کا - وہ ایک نافہ ہی مشک چین کا ✦ زبسکہ وصف دہان شیرین - رہا ہی ورد زبان

شیرین ✦ مزہ ہی جب تک ہی جان شیرین - مزہ دہن مین ہی انگبین کا ✦ یہ جوشش پیہا ہی اشک کا یم -

کہ ساتون دریا ہین قطرہ سے کم ✦ جیسے کہ کہتے ہین سب جہنم شرر ہی اک آہ آتشین کا ✦ اور ایک قسم سجع کی

نظم مین تشطیر ہی یعنے ہر مصرع جداگانہ سجع رکھتا ہو شعر سینہ ہی داغ عشق سے اپنا شگفتہ

باغ ✦ اور دل ہی رنج ہجر سے سوغم کا ایک گنج ✦ مصرع اول مین سجع غین ہی دوم مین جیم اور دوسری

قسم سجع کی مختص نظم تصریع ہی یعنے بیت کے ارکان صدر و ضرب روی مین متفق ہون

شعر دل اُس رنجور کا عشق بتان مین ✦ سدا رہتا ہی درد و غم کی منزل ✦ دل

اور منزل سجع ہی ترصیع مع التجنیس - رباعی پروا نہین جو سیر گلستان سمجھے

بیاد انہین جو سیر گلستان کیجیے ہیجون مرغ اسیر ہو رہتے ہین ہم + پر دانہین جو سیر گلستان کیجیے ایضاً
مت والے شراب کو چھپا کر لانا ہہ مت والے شراب کو چھپا کر لانا + یہ دختر رز ہی اسکی حرمت ہو ضرور
مت والے شراب کو چھپا کر لانا ہہ

ذو القافیتین

ذو القافیتین یا ذو قوافی جسمین دو قافیے یا زیادہ ہون لا اعلم شعر
غیر کے اٹھین گھر تیرے ہی نقصان ترا + مین ترے واسطے کہتا ہون کہا مان مرا ہہ شعر آجلد کہ اب
عاشق بیچارہ نہین ہیں تاب + اور نام کو اتنی نہین تیرا کہین کہین آب + اور اگر دو قافیے کے درمیان ردیف
ہو اُسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہین میر شعر کہین آنکھونسے خون ہو کے بہا + کہین دل مین

متلون

جنون ہو کے رہا متلون جو شعر تھوڑی تشدید و تخفیف جائز سے دو یا زیادہ بحرون مین پڑھا جاسے
انشا شعر جیسے جہان مین غیر سب مجھکو بلاتے ہو عبث + دلکو لڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو عبث
مفتعلن مفاعلن چار بار یا مستفعلن آٹھ بار۔ ولہ شعر نرگستان کی ہی تک دیکھو ہین پنہ
مین + باغ مت جاو کہ ہی حسن آئینہ مین + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + یا فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلن۔ ولہ شعر کچھ یہ کچھی کو یون نہین اُسکی پھبن نے غش کیا + غنچہ بھی چٹ سے فق
ہوے سارے چمن نے غش کیا + مثل شعر مثال اول یہ تینون غزلین تمام اسی صنعت مین ہین۔

[illegible]

علی بخش شرر بدایونی کی غزل چار بحر مین پڑھی جاتی ہی۔ شعر اول یہ ہی شعر ضعف سے پانون پہ سر آیا ہیہات
ہو گئے نالونسے ہم اپنے تباہ + اول بحر رمل مسدس مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوم رمل
مسدس مخبون مقصور + فاعلاتن فعلاتن فعلات۔ سوم خفیف مخبون مقصور۔ فاعلاتن مفاعلن فعلان
چہارم سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات۔ متلون کی ایک قسم ہی محذوف و منقوص محذوف

محذوف

وہ شعر کہ جسکا لفظ اول ہر مصرع کا دور کر دیا جاے تو کسی دوسری بحر مین ہو جاے اور معنے قائم
رہین لا اعلم شعر مجھکو رسوا کر ای آفت جان بہر خدا + بندہ تیرا ہون مین کر رحم میان بہر خدا +
اسمین کیا فائدہ مجھکو جو کیا تو نے قتل + کچھ بھی انصاف کر ای سرو روان بہر خدا + لفظ مجھکو
و بندہ و اسمین و کچھ بھی ہر چہار مصرع سے دور کیجیے تو بحر رباعی ہو جاتی ہی منقوص وہ کہ اگر آخر

منقوص

مصاریع سے ایک لفظ حذف کیا جاے دوسرا وزن ہو جاے اور معنی قائم رہین سگو ہر شعر منتخب یا
سر اپنا ہوا اچھا ہوا + درد سر کم ہوا اچھا ہوا اچھا ہوا + سنتے چھوٹے بنگیا سودا ابھی جھگڑا چکا +
دل گیا حاصل ترا بوسا ہوا اچھا ہوا + تین مصرع سے اچھا ہوا اور مصرع سوم سے جھگڑا

ذو زنقین

چکا دور کرنے سے دوسرا وزن ہوتا ہے تراقق یا توافق جار مصرع اسطرح کے کہنا کہ جس مصرع کو چاہیں اول قرار دیں اور علی ہذا القیاس دوم سوم چہارم - لا اعلم شعر مفتون ہوئیں اس شرم و حیا کا دل سے عاشق ہوئیں اس ناز و ادا کا دل سے + شیدا ہوئیں اس زلف دوتا کا دلسے + کشتہ ہوئیں اس طرز وفا کا دلسے

نظم النثر

نظم النثر یہ صنعت ایجاد امیر خسرو دہلوی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے اشعار کہے جاویں کہ نثر بھی پڑھے جاویں لیکن حالت نثر میں بندش اور نشست الفاظ کا درست ہونا اور صفائے کلام ضرور ہے کیونکہ بلا لحاظ اس قید کے ہر نظم کو نثر پڑھ سکتے ہیں نظم اجی صاحب سنو تو تمنے کل + کیا کہا تھا اور آج کسلئے ٹل + گئے اپنے کلام سے صاحب + ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب + ہمتو سر دینے تک بھی حاضر تھے + پر تمہارے تو دیکھے ڈھنگ نئے + واہ جی واہ آپ کے قربان + ہو جیے کیا ہی ننھے اور ادان + بنگئے ہو خدا نے ملک تو ڈرو + یاد تو کیجئے قرار و نکو + دوسری قسم اس صنعت کی وہ نثر ہے جسمیں بحالت نظم پڑھنے کے یہ ضرور نہیں کہ لفظ آخر مصرع کا کلمہ مستقل ہو بلکہ کبھی لفظ کا حصہ ایک مصرع میں اور دوسرا دوسرے مصرع میں ہو جیسے شعر مہربان میرے منشی جانکی پر + شاد صاحب کو بندگی ہے ز + یاد عشق اپنی تقوی اور نفس + خدا انشاء دلپذیر دتر + کیب بند جناب گوہر وشا + کر عنایت اگر ہوں ہے بہتر + معرب

معرب ۶۵

یعنے اگر التزام فتحے کا کیا جائے تو کسرہ وضمہ نہ آئے اور اگر التزام کسرے کا ہو تو فتحہ اور ضمہ نہ آئے اور در حالت التزام ضمہ کسرہ اور فتحہ نہ واقع ہو - مثال فتحہ - لمولفہ شعر کل کا وعدہ کر گیا ہے کل صنم گر نہ آیا آج بس تب ہے غضب + مثال ضمہ - راحت بدایونی - شعر خوب ہو خوب ہو حصول جو ہو + گل تو بلبل کو مجھکو وہ گلرو + مثال کسرہ غم بدایونی - شعر دل لے جتنے کہ غنچ نسیمین بیاں تیری تیغ عشق نے بسمل کیے + جامع الحروف - وہ کلام ہے جسمیں سب حروف تہجی موجود ہوں

جامع الحروف

شعر این جفا ہا الغیاث ای کافر ترسا لقب + نزت صد خط مریض عشق تو برداز خطب + اور اگر حروف تہجی بلا تکرار جمع ہوں تو نہایت مشکل ہے - مولانا لطف الدین نیشاپوری شعر اثر وصف غم عشق خلت + نہ بد خط کبے جز انفعال - اور اسی قسم سے ہے یہ قطعہ کہ ایک ایک جملہ حروف متشابہ میں سے ترتیب اور مقطع واقع ہوا ہے قطعہ جواب علاج ہو کچھ دو دو یاس کا ای کاش + تو ہوئے حرص نشاط اور سماع دف کا ذوق + ہلاک ہوں کہ دل خام کا زنا دان کو یہ فغان و آہ یہ لائے ہیں بائے غم کے شوق + توشیح وہ کلام نظم ہے کہ اگر حرف اول یا آخر جملہ

مصارع یا ابیات کیا گیا ہیں کوئی نام یا بیت یا عبارت حاصل ہو جیسے باسم چھیدے لال - لموافہ شعر چشم بیمار کا تیری
میں ہوا ہوں بیمار * یہ حالی نظر کر مری جانب اے یار * وعدۂ وصل کسی روز و تا بھی کر دے * ٹالتا وعدونکو
کب تک تو رہیگا سرکار * باخدا کیسا یہ جادو کیا مجھپر اسنے ملگیا ایک ادا میں خرد و صبر و قرار * آہ میں بھرتا ہی رہا
سحر تری [illegible] * [illegible] نے ذریعہ کبھی حالات زبان کبھی بجاے حروف کے الفاظ سے بھی توشیح کرتے ہیں مشفقی منشی

گیندن لال صاحب گوہر بدایونی نے ایک کتاب پنجۂ گوہرین نام میں ایک قصہ شرین لکھا ہے جسکے ہر سطر کے اول آخر و درمیانکے دو الفاظ سے چار مثنوی

	مختلف بحور کی مستقل جداگانہ تصوف پر بطریق توشیح نکلتی ہیں بطور مثال [illegible] نقل کرتا ہوں					
اللہ کا	شکر [illegible] ہو ناممکن لیکن ہر کام کے [illegible] واجب	ہر حال	[illegible] ساکو عطا ہوئی ہیں کہ اسکی	قدرت	[illegible] زبان و لب [illegible] دئے ہیں کہ	حق سبحانہ کا
نام	از برکت کلام [illegible] الامکان [illegible]	لازم ہے	کہ کلام حق جسکو [illegible] عقیدہ اور [illegible] مصنف	قادر	یا [illegible] دھیان [illegible] اور [illegible] ہدایت	لیکر
پہلے	[illegible] کا کلام اور فرض [illegible]	حمد	پاک پروردگار کی [illegible] عقیدت کرے المقدور	کاہو	[illegible] کہ حسب توفیق [illegible] اسکا	نام
لیکر	[illegible]	خدا	ثنا [illegible] ہرگز [illegible] ہو رہا	کس سے بیان	ہو سکتا [illegible] گلستان [illegible]	ایک لطیفہ لکھوں

ادلہ الراسین وہ ہے کہ دو لفظ میں حرف اول تبدیل کر دیا جائے لموَلفہ شعر الرحق نے تجشی ہے غل

یب + تو سن مجھسے یہ ایک نقل عجیب + براعۃ الاستہلال لا ایسے الفاظ کا اول قصیدے یا مثنوی

ہو میں کہ جس سے مطلب ہو جائے وہ مطلب جو آگے بیان کیا جائیگا جیسے مثنوی گلزار نسیم کے شعر اول

داستانکے اسی صنعت میں [illegible] نسیم شعر یا جو سفیدی چشم صفحا + یون میں قلم نے سرمہ کھینچا + ولہ شعر

دیکھے لیے و کلک شنجرف + [illegible] قبول دیدہ حرف تضمین المزدوج - مراد اس سے ہے کہ کلام میں دو لفظ

[illegible] لائین نسیم شعر وان بجا نس [illegible] ہے اسکے غم کی + یان سانس نہین ہے ایک دم کی + بجا نس اور سانس

من المزدوج ہے اظہار مضمر جیسے ع دلبر دوست مخزن شکر + رباعی (۱) عاشق سا مہر دار [illegible]

) سو طرکا زیور اور خال [illegible] + (۴) سب آؤ گرد غور نشان دو صاحب + (۸) مشتاق کا

م ہے آخر کار + اگر کوئی شخص ایک [illegible] مصرع بالا سے دلمین لے لیں اُس سے پوچھے

رباعی کے کون کون مصرع مین وہ حرف واقع ہے جنہیں تبلاے انکے عدد جمع کرکے مصرع مذکور

ن سے مطابق اسکے شمار کرکے بتا دے وہی حرف ہوگا معما وہ کلام ہے کہ جس سے کوئی نام کسی شخص کا

بجب اصول و قواعد معما کے نکلے جیسے باسم مہتاب ہدایت ازمن شعر بے کیونکر سبھی ہے کار اللہ + ہم اُ سکے

ت الٹی یا اللہ + تا قلب نام مہتاب راے مصرع دوم سے حاصل ہوتا ہے اگرچہ معما داخل علم بدیع ہے

چونکہ اسکے شعب اور فروع بہت ہیں لہذا براسہ ایک فن گنا جاتا ہے - لغز وہ کلام ہے کہ جس سے

معتا علامات اور خواص اور صفات کے کوئی چیز معلوم کیجاوے اور اسکو فارسی میں چیستان ہندی

مین پہیلی کہتے ہین چیستان قلم از ہوشیار - شعر لیا ہے وہ گاہ بجگر برین + سینہ شق سر بریدہ

[illegible] رفتار چیستان انار شعر ایک نام کی دو کہلا دین + ایک کو چھوڑین ایک کو کھا دین

ور وہ کہ ارکان شعر کو دائرہ میں لکھیں جس جگہ سے

چاہین شروع کرین وزن اور معنی قائم رہین لموَلفہ

مصرع

مربع وہ صنعت کہ اشعار طول اور عرض مین یکسان پڑھے جاوین مثال - مولفہ -

[illegible]	خفا ہو	الٰہی	وہ دلبر
خفا ہو	وہ مجھسے	عبث یون	ستمگر
الٰہی	عبث یون	خفا ہو	غضب ہو
وہ دلبر	ستمگر	غضب ہو	ستمگر

مثلث

مثلث وہ ہے کہ رباعی کے تین مصرع کہے جائیں اور بعض الفاظ انھین مصرعون سے مصرعہ چہارم بجائے رباعی تجھسا نہین [illegible] مجبوب کوئی ہوگا تجھسے بہتر + اے دلبر نازنین تجھے کہتے ہین سب تجھسا نہین محبوب کوئی اے دلبر + **معقد** وہ کہ بیت کو بشکل گرہ کے لکھ سکین جیسے مثال ذیل مین میم درمیان مین ہے جس سے الفاظ شروع ہوتے ہین

معقد

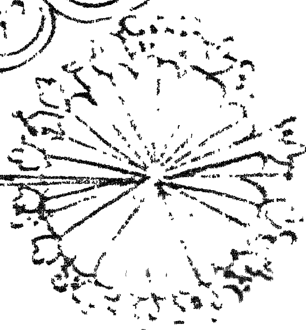


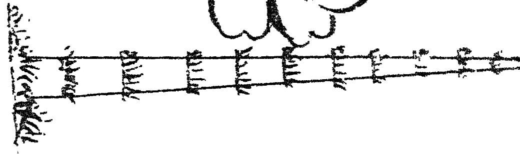
مشجر وہ کلام جو بصورت شجر لکھکر پڑھنے مین آوے مثال درخت

مشجر

سرو از درگاہ پرشاد در وہ درخت تازہ زگوہر







تاریخ وہ کلام ہے جسکے کسی مصرع یا الفاظ خاص کے حروف سے باعتبار حساب جمل وغیرہ کسی واقعے کے
حاصل ہوتے ہوں۔ تاریخ وفات ناسخ از رشک شعر اٹھا مرگ ناسخ کا غل چار سو سے * گیا لطف
تحقیق کا گفتگو سے * کہا رشک نے مصرعۂ سال رحلت * ولا شعر گوئی اٹھی لکھنؤ سے کبھی تاریخ میں
تعمیہ ہوتا ہے یعنے اشارہ کسی حرف یا لفظ کے کم کر دینے یا زائد کر دینے کیطرف مگر خوبی یہ ہے کہ تعمیہ خالی
از لطافت نہو تاریخ ولادت از رند شعر مبارک سلامت کا غل ہر طرف ہے * شہنشاہ عالم کا
بیٹا ہوا آج * طر دل سے ہاتف نے فوراً صدا دی * خوش اقبال و مسعود پیدا ہوا آج * تاریخ ١٢٧٩ - ٤ - ١٢٧٣ع
غزل و نصب منصفان از شاکر بدایونی شعر کالکا پرشاد جب اٹھ بیٹھے از تخت مرام * بیٹھے لچھمن لال تب ١٢٨١ ١٧٦ ٥٧٩
انکی جگہ قائم مقام - ١٢٨١ - ٥٧٩ + ١٧٦ = ١٢٧٨ * کبھی تاریخ خفی اور جلی ہوتی ہے یعنے جن الفاظ سے بظاہر
تاریخ ہو انکے اعداد سے بھی تاریخ نکلے جیسے سنہ ہفصد و ہشتاد کے اعداد بھی اسیقدر ہوتے ہیں۔ کبھی
تاریخ زبر و بینات میں ہوتی ہے واضح ہو کہ حروف کی ملفوظی حالت میں جب حرف اول اُسکا لیں اُسکو زبر
کہتے ہیں جیسے اعداد ابجد کے دس ہوئے اور جب حرف اول کے سوا باقی حرف کے عدد لیں اُسکو
بینہ کہتے ہیں جیسے الف میں لف کے عدد ١١٠ با میں ١ - کا - جیم میں یم کا ٥٠ - دال میں ١ - ل - کا
٣١ - لیس ابجد کے ١٩٢ - ہوئے اور زبر و بینہ - ٢٠٢ ہوے کبھی صرف معجمہ یا مہملہ حروف سے تاریخ
نکالتے ہیں تاریخ طبع دیوان شگرف از عیش شعر چھپا دیوان نسیم موجد طرز فصاحت کا * کہ جو
ہے غیرت فردوسی و سعدی و خاقانی * حروف معجمہ میں عیش نے تاریخ یوں لکھی * چھپا کیا ہی کلام دلکش ١٢١٥
استاد لاثانی * کبھی اور کسی طرز خوب سے صورت اعداد سال بیان کرتے ہیں۔ تاریخ
انقلاب حکومت ع کیا چرخ نے نوابی سہراب کو الٹا * یعنی قلب بارہ سو بادن۔ تاریخ
غزل خواجہ علی نقی شعر اسم علی نقی کو رقم گر سیاق میں * تاریخ غزل چاہے تو نکتہ نکالدے * کونی ہوا
ہے علت ابنہ میں بیقرار * دو رکھکے فرق بخش یہ اک پیچھے ڈالدے * ٢٧٠ کا صفر دور کرکے آغاز
میں ٢ - آخر میں - ا لکھا - ١٢٧٢ ہوے - تاریخ وفات شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی از
مومن شعر انتخاب نسخۂ دین مولوی عبدالعزیز * بعدیل و بے نظیر و بے مثال و بے شبہ * جانب ملک
عدم تشریف فرما کیوں ہوئے * آگیا تھا کیا کہیں مردوں کے ایمان میں خلل * مجلس مردان تعزیت میں
میں بھی تھا جب بیتی تاریخ مومن نے یہ اکر محل * دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے * فقہ و دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل ١٢٣٩

باب چہارم علم عروض مین مشتمل مقدمہ اور ۶ فصل پر

مقدمہ تعریف عروض و شعر اور فضیلت شعر مین واضح ہو کہ عروض وہ علم ہی کہ جس سے کلام موزون یعنی نظم اور غیر موزون یعنی نثر مین تمیز ہوجاتی ہی اور کلام موزون کو کہ بامعنی اور مقفی ہو بشرطیکہ قصد متکلم سے صادر ہوا ہو شعر کہتے ہین اور بقول بعض قصد متکلم شعر مین داخل شرط نہین یہ قول غلط ہی کیونکہ ایسا شخص کوئی شاذ ہوگا کہ کبھی کلام موزون بقصد اس سے سرزد نہوا ہو پس تمام جہان شاعر ہوا اس لئے کلام الٰہی ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ۔ اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور حدیث شریف مین اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ اور هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ۔ اور اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ شعر نہین اور قول بعض کا ہی کہ قافیہ بھی شعر مین ضروریات سے نہین بل امر عارضی ہی مثل مطلع غزل وغیرہ اور واضع عروض کا خلیل بن احمد بصری ہی کہ کوبہ گاذر کی آواز سے اس علم کو استخراج کیا اور وجہ تسمیہ مین اسکے اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ عروض نام مکہ کا ہی اور خلیل کو اُسکی دعا کے موافق مکے مین اس علم کا الہام ہوا تیمناً اُسکو مکے کے نام سے موسوم کیا یا عروض کے معنی طرف و جانب کے ہین اور اس علم سے بھی اطراف و جوانب شعر و سخن کے معلوم ہوجاتے ہین ۔ یا یہ کہ عروض کے معنی ظہور کے ہین اور اس علم سے بھی وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہوجاتا ہی ۔ یا یہ کہ عروض کے معنی جا ے ظہور کے ہین اور یہ علم بھی معروض علیہ شعر کا ہی ۔ اور بقول بعض عروض راہ کشادہ درۂ کوہ کو کہتے ہین چنانچہ راہ درۂ کوہ سے موضع اور منزل کو پہونچ جاتے ہین اسیطرح اس علم سے کلام صحیح اور غیر صحیح و موزون و غیر موزون معلوم ہوجاتے ہین اور منزل تمیز کو پہونچ جاتے ہین ۔ اور بقول بعض عروض بمعنی ابر ہے اور جیسے ابر سے فائدہ پہونچتا ہی ایسے ہی علم عروض سے فوائد کلام حاصل ہوتے ہین اور یا یہ کہ

عروض نام ستون خیمہ کا ہے اور بیت بمعنی خانہ پلاس کہ اکثر صحرا نشینان عرب زمان قدیم میں بناتے تھے پس
جیسا کہ خیمہ کو ستون اور رسی اور میخ ضرور ہے بیت کو بھی عروض سبب وتد فاصلہ لازم ہے اور شعر اول
آدمؑ نے زبان سریانی میں ہابیل کے مرثیہ میں جبکہ قابیل نے اسکو مار ڈالا کہا ہے اسکے مطلع کا ترجمہ زبان
عربی میں یہ ہے شعر تغیرت البلاد ومن علیہا * ووجہ الارض مغبر قبیح * اور موجد شعر عربی یعرب بن
قحطان من اولاد سام بن نوحؑ ہے شعر اول اسکا یہ ہے شعر من الناس من اب وام * علیف جہل ر
طیف علم * اور موجد شعر فارسی بہرام گور بادشاہ جد سوئم نوشیروان عادل ہے شعر اول اسکا یہ ہے
منم آن پیل دمان ومنم آن شیر یلہ * نام بہرام مرا وپدرم بوجبلہ * اور بعض کہتے ہیں کہ مصرع دوم
ع نام بہرام ترا وپدرت بوجبلہ * دلارام چنگی نام اسکی معشوقہ کا ہے کہ اسکے جواب میں فی البدیہہ کہا
تھا اور بقول بعض موجد شعر فارسی ابوحفص حکیم سغدی ہوا کہ سنہ ۳۰۰ ہجری میں تھا شعر اسکا یہ ہے
شعر آہوے کوہی در دشت چگونہ دودا * یار ندارد بے یار چگونہ رودا * اور اسکے بعد سنہ چارصدی ہجری میں شعر فارسی
نے رواج پایا اور عنصری وعسجدی وفرخی نامے شاعر ہوئے اور سنہ پانصدی میں فلکی وخاقانی وانوری
وغیرہ مامور ہوئے میں بعد کمال اسماعیل اپنے وقت کے استاد ہوئے اور کہا ہے قطعہ در شعر سہ تن پیمبر انند
ہر چند کہ لا نبی بعدی * ابیات وقصیدہ وغزل را * فردوسی وانوری وسعدی * اور اردو میں شعر گوئی از
شیخ سعدی اور امیر خسرو سے پائی جاتی ہے اور صاحب دیوان اول ولی شاعر ہوا اور فن شعر بہترین فنون ہے جو لوگ کہ
شعرا میں کلام الٰہی الشعراء یتبعھم الغاؤن اور حدیث الشعر من مزامیر ابلیس اور غذوا الشیطان لان یمتلی جوف
رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا - اور الشعراء کذاب - سند لاتے ہیں وہ استثنائے الا الذین
آمنوا وعملوا الصالحات کو خیال نہیں کرتے - اور حدیث ان من البیان لسحرا وان من الشعر لحکمۃ
اور نیز ان المومن لیضرب بالسیف واللسان اور الشعراء تلامیذ الرحمن وقلوبھم خزائن الاسرار
والسنتھم کنوز من اسرار الغیب اور الشعراء امراء الکلام وعلموا صبیانکم الشعر فانہ یورث

+ + + + + + + + + + + + + + +

استماعت وكان اشعراحب الى رسول الله من كثيرالكلام سے خبر نہین رکھتے اگر فی الحقیقت فن شعر عیوب ہوتا تو اصحاب و مشایخ اسطرف توجہ نکرتے اور آنحضرت شعر نہ پڑھتے اور ابن رواحہ وغیرہ سے نہ پڑھواتے کذا فی ترمذی و مسلم اور قصیدہ بانت سعاد مصنفہ کعب ابن زہیر کو اصلاح نفرماتے اور قصائد حسان بن ثابت پر صلہ تحسین عنایت نکرتے اور اسکے حق مین اللھم ایدہ بروح القدس نفرماتے فریدالدین عطار نے کہا ہی شعر

شاعری جزویست از پیغمبری ✻ حاہلانش کفر خوانند از خری ✻ لیکن مضامین کفر بہ ادر کلام ہزل البتہ در فن عیب ہے سو وہ مخصوص نظم مین نہین نظم و نثر دونون مین ممنوع ہے اور الشعرا و کذاب اُن شعرا کی شان مین ہے جو ایام جاہلیت مین انبیا کا ذکر باہانت و کہانت و سحر سے کرتے تھے اور تعریف لات و منات کی شعر و سخن مین کرتے تھے اور انکو خدا سمجھتے تھے اور مبالغہ و استعارہ و تشبیہ مثلاً کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چاند کے ہی یا ممدوح کا گھوڑا فلک الافلاک کی سیر کرتا ہے یا تیزروی مین دریا ہی داخل کذب نہین جھوٹ وہ ہی کہ سننے والے کو اس سے ادراک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف مین مبالغہ ہی ایسی عبارتین حدیث صحیح مین آئی ہین آنحضرت نے ابوطلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہی۔

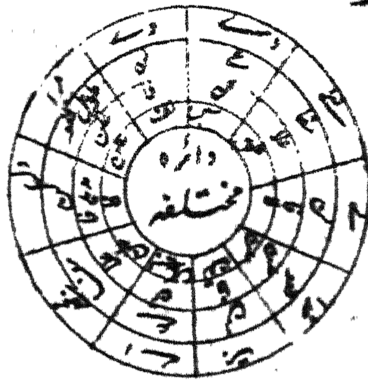
فصل اول ارکان اور اجزا اور تقطیع اور اصول کے بیان مین۔ واضح ہو کہ خلیل نے عروض کو پندرہ بحرین پر منقسم کیا پندرہ بحرین حصر نہین ہو سکتا اور انکو چند الفاظ مین جنکو ارکان و اصول و فاعیل و افاعیل و تفاعیل و مفاعیل و امثال و اجزا و موازین عروض کہتے ہین منتظم کیا وہ دس ہین دو خماسی یعنی پنج حرفی فعولن فاعلن آٹھ سباعی مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات و بضم التا بلاتنوین فاع لاتن مس تفع لن منفصل ہے۔ اور یہ تین چیز سے جنکو اصول سہ گانہ کہتے ہین مرکب ہین اول سبب یعنی کلمہ دو حرفی پس اگر اول متحرک دوم ساکن ہو تو اسکو سبب خفیف کہتے ہین جیسے دل اگر دونون متحرک ہون اسکو سبب ثقیل کہتے ہین جیسے لفظ دل درحالت اضافت باہمہ کیونکہ اسے آخر بغرض اظہار حرکت کے ہی

دوم وتد یعنی کلمہ سہ حرفی پس اگر آخر ساکن ہو تو وتد مقرون یا مجموع کہتے ہین جیسے چمن اور اگر وسط ساکن ہو
تو مفروق جیسے لفظ یار در حالتِ اضافت یا لالہ کیونکہ ہاے آخر اظہار حرکت کے لیے ہے سوم فاصلہ اگر تین حروف
متوالی اور چہارم ساکن ہو تو صغرے جیسے صنما اور اگر چار حرف متحرک متوالی اور پنجم ساکن ہو تو کبری جیسے
لفظ شکنمش فارسی مین فاصلے کی مثال اُردو مین مسموع نہین بعض فاصلۂ صغرا کو ... فاصلۂ کبرا کو
فاصلہ بضاد معجمہ کہتے ہین اور بعض دونوکو بضاد معجمہ بولتے ہین مع قید صغرے و کبرے ... فاصلے کا کچھ وجود
نہین رکھتے ہین کیونکہ فاصلۂ صغرے اجتماع سبب ثقیل اور خفیف کا ہے اور کبرے اجتماع سبب ثقیل اور وتد مفروق کا ہے
اور بعض عروضیان پارسی سبب و وتد و فاصلہ تینونکو تین تین قسم کہتے ہین سبب خفیف و ثقیل و متوسط و وتد مجموع
و مفروق و کثرت فاصلہ صغرے و کبرے و عظمے مثال سبب متوسط - یار - یعنی ایک متحرک دو ساکن و وتد کثرت
دو متحرک دو ساکن جیسے - جہان - فاصلۂ عظمے پانچ حرف متحرک متوالی ایک ساکن جیسے ... اسکی مثال ...
نہین کی شعراے قدیم نے اصول سہ گانہ مین اشعار مفرد لیے یعنے شعر مین صرف سبب ...
آوے لیکن جب وہ پسند طبائع نہ ہوئے اُسکو چھوڑ کر اصول سہ گانہ کو باہم ترکیب دیکر ارکان مذکورہ ...
ایجاد کیے اور واضح ہو کہ فعولن مرکب ہے وتد مجموع سے مقدم سبب خفیف پر اور فاعلن بالعکس اسکے اور مفاعیلن
وتد مجموع سے مقدم دو سبب خفیف پر اور مستفعلن بالعکس اور مفعولات دو سبب خفیف سے مقدم وتد مفروق پر
اور فاع لاتن منفصل بالعکس اور مس تفع لن منفصل وتد مفروق سے درمیان دو سبب خفیف کے اور فاعلاتن
وتد مجموع سے درمیان دو سبب خفیف کے اور مفاعلتن وتد مجموع سے مقدم فاصلۂ صغرے پر اور متفاعلن
بالعکس اسکے اور ۵ بحر ایجاد خلیل یہ ہین ہزج - رجز رمل منسرح - مضارع مقتضب مجتث - سریع - خفیف طویل
مدید - بسیط - وافر - کامل - تقارب بحر متدارک ابو الحسن اخفش نے ایجاد کی بعد اخفش کے یوسف عروضی

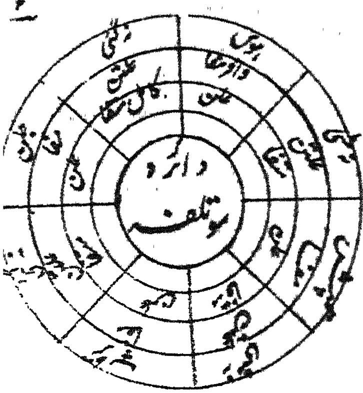
نیشاپوری نے بحر قریب نکالی پھر کسی شخص نے مشاکل نکالی بعدہ بزرجمہر وزیر نوشیروان نے جدید جسکو غریب بھی کہتے ہیں ایجاد کی سوا ے ان کے عریض عمیق صریم کبیر ذلیل قلیب حمید صغیر تمیم سلیم حمیم کفت زلل لوز جیب مرکن بحور مخترعہ متاخرین بیان صرف ۲۲ بحور اصل کا بیان کیا جاتا ہے پس ان میں سے سات بحرین مفرد ہین یعنی تکرار ایک رکن سے حاصل ہوتی ہین اول وافر اور اسمین بیت آٹھ مفاعلتن سے تمام ہوتی ہے اور کامل میں آٹھ متفاعلن سے اور ہزج مین آٹھ مفاعیلن سے اور رجز مین آٹھ مستفعلن سے اور رمل مین آٹھ فاعلاتن سے اور متقارب مین آٹھ فعولن سے تمام ہوتی ہے اور متدارک آٹھ فاعلن سے ۔ اور نو بحرین مرکب ہین یعنے تکرار دو رکن حاصل ہوتی ہین اول طویل اسمین بیت چار فعولن مفاعیلن سے اور مدید مین چار فاعلاتن فاعلن سے اور بسیط مین چار مستفعلن فاعلن سے اور سریع مین دو مستفعلن مستفعلن مفعولات سے اور خفیف مین دو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے اور منسرح مین چار مستفعلن مفعولات سے اور مجتث مین چار مس تفع لن فاعلاتن سے اور مضارع مین چار مفاعیلن فاع لاتن سے اور مقتضب مین چار مفعولات مستفعلن سے تمام ہوتی ہے ۔ اور واضح ہو کہ اوزان مذکورہ بالا بطور اصل کے ہین اور انکو سالم کہتے ہین اور بسبب الحاق زحاف کے جسکا بیان آگے آئیگا بہت قسم ہو جاتی ہین جسمین زحاف ہوتا ہے اسکو مزاحف کہتے ہین اور جس بیت مین آٹھ رکن ہوتے ہین اسکو مثمن اور جسمین چھ ہون اسکو مسدس کہتے ہین اور یہی دو مستعمل شعراے عجم ہین باقی مربع و مثلث و مثنے و موحد مخصوص عرب ہے اور متاخرین نے بعض بحر کو دس سولہ بتیس رکن کا بھی کیا ہے اور اشعار مثمن و مسدس وغیرہ دو حصے ہوتے ہین ہر حصے کو مصرع کہتے ہین اور مصرع اول کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو عروض اور مصرع دوم کے رکن اول کو ابتدا و مطلع اور رکن آخر کو ضرب و عجز اور باقی ارکان ہر دو مصاریع کو حشو کہتے ہین اور مربع مین حشو نہین ہوتا اور مثلث اور مثنے کو بعض بمنزلہ مصرع اول کے خیال کرتے ہین رکن اول کو صدر آخر کو عروض اور بعضے بمنزلہ مصرع دوم رکن اول کو ابتدا اور مطلع آخر کو ضرب و عجز بولتے ہین اور رکن وسط مثلث کو حشو کہتے ہین اور بحر خفیف و سریع مسدس الاصل ہین یعنے مثمن نہین آتی اور بحور مثمن الاصل کو اگر مسدس لادین اسکو مجزو کہتے ہین

فصل دوم انفکاک بحور میں واضح ہو کہ بسبب حاصل ہونے ارکان عشرہ مذکورہ کے ہر گرتے باعتبار تقدیم و تاخیر اسباب و اوتاد و فواصل کے بعض بحور بھی بعض بحور سے حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً رکن مفاعیلن کو اگر عکس کرو تو مستفعلن ہوتا ہے اور اگر وتد کو درمیان دو سبب کے لاؤ تو فاعلاتن ہوتا ہے اور واسطے انفکاک بحور کے خلیل نے پانچ دائرہ ایجاد کیے ہیں اول دائرہ مختلفہ بحر طویل و مدید و بسیط اُس سے استخراج ہیں یعنی اگر فعو سے شروع کریں طویل حاصل ہوتی ہے اگر لن سے شروع کریں تو لن مفاعی لن فعو بر وزن فاعلاتن فاعلن بحر مدید حاصل ہوتی ہے اگر عیلن سے آغاز کرو تو عیلن فعولن فعولن مفا بر وزن مستفعلن فاعلن بحر بسیط ہے دوم دائرہ مؤتلفہ بحر کامل و وافر اس سے مستخرج ہیں اگر متفا سے شروع کریں کامل اگر علن سے شروع [illegible] کریں بحر وافر حاصل ہوتی ہے -
سوم دائرہ مجتلبہ بحر ہزج رمل رجز اس سے حاصل ہوتی ہے اگر مفا سے شروع کریں ہزج اگر عیلن سے تو رجز اگر لن سے تو بحر رمل حاصل ہوگی چہارم دائرہ مشتبہہ بحر سریع اور منسرح و خفیف و مضارع و مجتث و مقتضب اسی دائرہ سے مستخرج ہیں بشرطیکہ منسرح وغیرہ مثمن کو بھی مسدس اعتبار کریں پس اگر مستفعلن و لسے شروع کریں بحر سریع اگر دوم سے تو منسرح مسدس اگر تفعلن دوم سے بحر خفیف اگر علن دوم سے تو مضارع مسدس اگر مفعولات سے تو مقتضب مسدس اگر عولات سے شروع کریں بحر مجتث مسدس حاصل ہوتی ہے اور اس دائرہ سے ظاہر ہے کہ بس تفع لن بحر خفیف و مجتث میں اور فاع لاتن بحر مضارع میں منفصل ہے کیونکہ تفع اور فاع انفکاک میں مقابل لات کے واقع ہیں اور بحر جدید قریب مشاکل بھی اسی دائرے سے ہیں اگر تفعلن اول سے شروع کیجیے جدید اگر علن اول سے تو قریب اگر لات سے تو بحر مشاکل ہوتی ہے۔ پنجم دائرہ منفردہ کہ اس سے صرف بحر متقارب حاصل ہوتی ہے اور اخفش نے متدارک اسی دائرے سے استخراج کر کے نام دائرہ کا متفقہ رکھا واضح ہو کہ بعض اہل عروض نے دائرہ مشتبہہ کو بصورت دیگر لکھا ہے اور اُس سے صرف چار بحر مثمن الاصل ہی نکالی ہیں مگر مزاحف اور ایک دائرہ جدید مسمی بہ منتزعہ ایجاد کر کے اس سے بحر سریع و خفیف اور تین بحور مجددہ یعنے قریب و جدید و مشاکل کو کہ سب مسدس ہیں استخراج کیا ہے مگر مزاحف سب دائروں کی شکل ذیل میں درج ہے اور خاکسار نے انفکاک دوائر سمجھنے کے لئے سات مصرع مندرجہ ذیل موزون کر کے دوائر پر لکھدیے ہیں مرا دل مجھے اے بت خدا کے لئے دیدے + ہوس نہ گئی جلن نہ گئی تڑپ نہ مٹی تپش نہ مٹی + مرا وہ بار سنگین دل ستمگر آفت جان ہے + دیدے صنم دیدے بوسہ دیدے صنم + مرا دلربا مجھسے ناحق خفا ہے + تجھے خدا کی قسم تو مجھکو دیدے مرا دل + نہ ہوا اب تو تجھسے دل ہی مرا خوش +

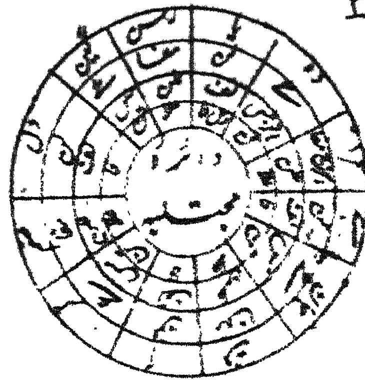
۱


دائره
مختلفه

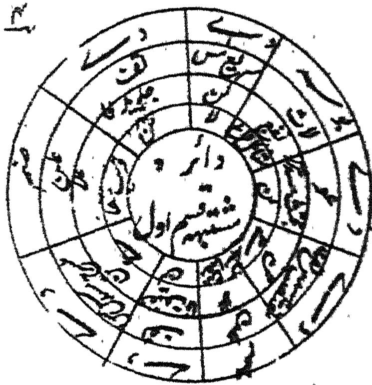
۲


دائره
مؤتلفه

۳


دائره
مجتلبه

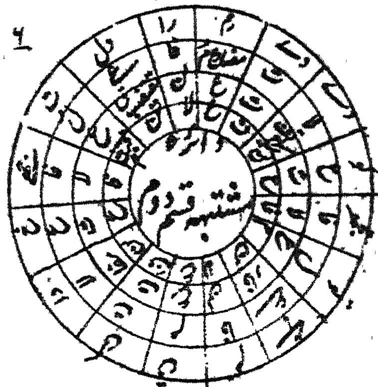
۴


دائره
مشتبه قسم اول

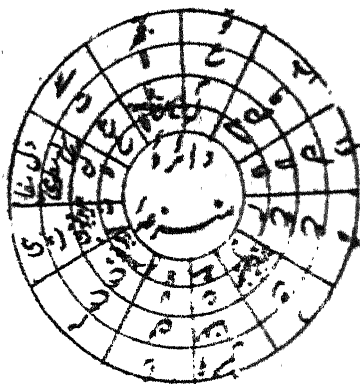
۵



۶


دائره
مشتبه قسم دوم

۷


دائره

فصل سوم زحاف و علل کے بیان میں واضح ہو کہ اکثر ارکان میں تغیر واقع ہوتی ہے وہ تغیرات تین قسم ہیں۔
اول گھٹانے کسی حرف سے دوم افزایش سے سوم تسکین متحرک سے بقول بعض زحاف ساکن یا حذف کرنے حرف
آخر سبب کو کہتے ہیں اور دیگر تغیرات کو علل اور بعض سب تغیرات کو زحاف **قسم اول** زحاف منفردہ **اضمار** عبارت ہے
اسکان تا سے متفاعلن سے اور چونکہ اہل عروض رکن مزاحف غیر مانوس کو لفظ مانوس متفق الوزن کے ساتھ حتی المقدور
بدل لیتے ہیں جو حتی الامکان ممکن ہو اسلیے متفاعلن مضمر کو مستفعلن سے بدل لیتے ہیں اور اضمار مخصوص بحر کامل ہے۔
عصب اسکان لام مفاعلتن کو کہتے ہیں اور اسکو مفاعیلن سے نقل کرتے ہیں اور عصب مخصوص بحر وافر ہے
خبن عبارت ہے اسقاط ساکن سبب خفیف سے کہ اول رکن کے واقع ہو پس فاعلن مخبون فعلن بکسر عین
اور فاعلاتن مخبون فعلاتن اور مستفعلن متصل یا منفصل مفاعلن منقول بہ مفاعلن اور مفعولات معولات منقول بہ فعولات
یا مفاعیل ہوتا ہے اور بحر رمل و رجز و مدید و بسیط و متدارک و سریع و خفیف و منسرح و مجتث و مقتضب میں آتا ہے
اور جس بحر میں یہ پانچ رکن نہ ہوں وہ مخبون نہ ہوگی **طی** عبارت ہے اسقاط ساکن چہارم وہ سبب خفیف سے کہ اول رکن
میں واقع ہوں پس مستفعلن مستعلن منقول بہ مفتعلن اور مفعولات مفعلات منقول بہ فاعلات بضم التا ہوتا ہے اور طی بحر بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے اور بشرط اضمار بحر کامل میں بھی آتا ہے **کف** عبارت ہے اسقاط ساکن
ہفتم سے جو سبب میں واقع ہو پس مفاعیلن مفاعیل بضم لام اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلات بضم التا اور
مستفع لن منفصل مستفعل بضم لام ہوتا ہے اور یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور خفیف
اور مجتث اور مضارع میں واقع ہوتا ہے **قبض** عبارت ہے اسقاط ساکن پنجم سے جو سبب میں واقع ہو پس
مفاعیلن مفاعلن و فعولن فعول بضم لام ہوتا ہے اور یہ زحاف بحر طویل و ہزج و متقارب و مضارع میں
واقع ہوتا ہے **قسم دوم** زحاف مزدوجہ یعنے جو دو زحاف سے مرکب ہیں **خبل** اجتماع خبن اور طی کو کہتے ہیں
پس مستفعلن متعلن منقول بہ فعلتن اور مفعولات معلات منقول بہ فعلات ہو جاتا ہے اور بحر منسرح وغیرہ میں واقع ہوتا ہے
خزل اجتماع اضمار و طی کا ہے پس متفاعلن متفعلن رہجاتا ہے منقول بہ مفتعلن آتا ہے اور یہ مخصوص اسی
رکن اور بحر کامل سے ہے **وقص** عبارت ہے اجتماع اضمار و خبن سے رکن متفاعلن ہو جاتا ہے اور مخصوص
بحر کامل ہے **عقل** مراد اجتماع عصب اور قبض سے ہے پس مفاعلتن منقول بہ مفاعلن ہو جاتا ہے اور مخصوص
بحر وافر ہے **شکل** مراد اجتماع خبن اور کف سے ہے پس فاعلات فعلات بکسر عین و ضم تا اور مستفعلن متفعل بضم لام
منقول بہ مفاعل بضم لام ہو جاتا ہے اور بحر خفیف و مدید و رمل و مقتضب و مجتث میں واقع ہوتا ہے۔

نقص عبارت اجتماع عصب وکف سے ہی پس مفاعلتن مفاعیل ہوجاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی اور صاحب
حدائق البلاغت نے نقص کی تعریف وہ لکھی ہی جو خزل کی لکھی گئی اور داخل زحاف ہی **تشعیث** اور وہ
عبارت اسقاط ایک متحرک وتد مجموع فاعلاتن سے ہی بقول بعض عین ساقط ہوتا ہی اور بقول بعض لام اور بقول
بعض ساکن وتد مجموع یعنی الف کو ساقط کرکے ماقبل کو ساکن کردیتے ہین اور بقول بعض بعد خبن کے عین کو ساکن
کردیتے ہین [illegible] صورت مین مفعول مفعولن سے ہوتا ہی اور یہ مدید اور خفیف اور رمل اور مجتث مین آتا ہی مضارع
مین نہین آتا [illegible] سمین وتد مجموع نہین ہی وتد مفروق ہی اور اکثر آخر مصرع مین آتا ہی **معاقبہ** دو سبب
خفیف کا [illegible] مجتمع ہون انکا زحاف سے سلامت رکھنا بطور جواز یا ایک سلامت رکھنا بطور وجوب
[illegible] جتمع دو سبب کو [illegible] وضع رکن کے ہو جیسے مستفعلن ومفاعیلن مین خواہ زحاف سے جیسے
مستفعلن سے متفعلن سے بعمل اضمار حاصل ہوتا ہی اور مفاعلتن عصب سے مفاعیلن ہوجاتا ہی خواہ دو ارکان
متصل ہون [illegible] جیسے فاعلاتن فاعلاتن پس یا ہر دو سبب متصلہ کو سالم رکھو یا نون سبب اول کو کف سے ساقط
کرکے فاعلات فاعلاتن کرو یا الف سبب ثانی کو خبن سے دور کرکے فاعلاتن فعلاتن پڑھو اور یہ نہین جائز ہی
کہ نون والف دونون ساقط کرکے فاعلات فعلاتن پڑھو کیونکہ اس صورت مین تفعلا فاصلہ کبرے کہ اہل عروض
ثقیل سمجھتے ہین پیدا ہوجائیگا اور معاقبہ مدید ومنسرح ورمل ووافر وہزج وخفیف وطویل وکامل ومجتث
مین واقع ہوتا ہی اور کامل ووافر مین بشرطیکہ مضمر ومعصوب ہو واقع ہوگا **مراقبہ** معا حذف [illegible] کرنا دو
سبب خفیف کا مفاعیلن مفعولات ومستفعلن سے ہی مشاکل وقریب وجدید مین مراقبہ لازم ہی سریع و
منسرح مین اکثر واقع ہوتا ہی خفیف مین جائز ہی مگر نقص بحر سریع ومنسرح وبسیط ورجز مین تین حالت
جائز [illegible] ہی کہ دونون سبب خفیف کو معاً سلامت رکھین یا معاً حذف کردین یا ایک کو
سلامت رکھین ایک کو ساقط کردین —

قسم سوم علل کے بیان مین یعنے تغیرات سواے زحاف وہ تین قسم ہین اول وہ کہ آخر رکن مین زیادہ
کرتے ہین [illegible] ذالہ وہ ہی کہ الف وتد مجموع مین کہ آخر رکن کے ہو قبل از ساکن زیادہ کرین پس متفاعلتن
سے متفاعلان [illegible] علن فاعلان اور مستفعلن مستفعلان ہوتا ہی اور یہ رجز ومتدارک وبسیط
وکامل وسریع ومنسرح ومقتضب مین آتا ہی اور عروض وضربین اکثر واقع ہوتا ہی اور حشو مین شاذ
اور صدر وابتدا مین ممنوع **تسبیغ** یا اسباغ وہ ہی کہ سبب خفیف مین کہ آخر رکن کے واقع ہو

قبل ساکن کے الف لاتین پس مفاعیلن مفاعیلان اور فعولن فعولان اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلاتان
منقول ہے فاعلیان یہ تشدید یا اور بحر ہزج و رمل و مضارع و خفیف و متقارب و مدید و طویل و مجتث میں
ممکن الوقوع ہی اور آخر مصرع میں آتا ہی **ترفیل** وتد مجموع آخر رکن میں کہ عروض و ضرب میں واقع ہو سبب خفیف زیادہ
کرنا پس متفاعلن متفاعلاتن منقول بہ متفاعلاتن اور مستفعلن مستفعلن تن منقول بہ مستفعلاتن اور فاعلن
فاعلن تن منقول بہ فاعلاتن ہوجاتا ہی اور یہ فارسی اردو میں نادر الوقوع ہی عربی میں مخصوص بحر کامل ہی
اور رجز میں بھی آتا ہی اور جو اول رکن میں زیادہ کرین **خزم** ایک یا دو یا تین یا چار حرف زیادہ کر دینا
اول مصرع میں اور اُسکو تقطیع میں شمار نہیں کرتے اور یہ مخصوص اشعار عرب سے قدماے فارسی
ایک حرف زیادہ لے آتے تھے مگر متاخرین فارسی اور اردو میں متروک اور جو آخر ارکان سے ساقط ہوتے ہین
نوین **حذف** عبارت ہی اسقاط سبب خفیف سے آخر رکن سے پس فعولن فعو منقول بہ فعل مفاعیلن مفاعی
منقول بہ فعولن فاعلاتن فاعلا منقول بہ فاعلن ہوتا ہی اور حذف رمل و طویل و متقارب و مضارع و مجتث
و مدید و ہزج و خفیف میں واقع ہوتا ہی **قطف** عبارت ہی اجتماع عصب و حذف سے پس مفاعلتن
مفاعل منقول بہ فعولن حاصل ہوتا ہی اور مختص بحر وافر ہی **قصر** عبارت اسقاط ساکن سبب سے کہ
آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہی پس مفاعیلن مفاعیل بسکون لام اور فاعلاتن متصل یا منفصل
فاعلات بسکون آخر یا فاعلان اور فعولن فعول اور مس تفع لن منفصل مستفعل منقول بہ مفعولن ہوجاتا ہی اور
بحر طویل و مدید و ہزج و رمل و متقارب و مضارع و خفیف و مجتث میں واقع ہوتا ہی **قطع** عبارت اسقاط
ساکن وتد مجموع سے کہ آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہی پس مستفعلن مستفعل منقول بہ مفعولن
فاعلن فاعل منقول بہ فعلن بسکون عین متفاعلن متفاعل منقول بہ فعلاتن بکسر عین ہوتا ہی
اور قطع فاعلاتن متصل میں اسطرح ہوتا ہی کہ سبب خفیف آخر کو دور کرین اور ساکن وتد مجموع
کو بھی دور کرکے ماقبل کو ساکن کرین پس فاعل منقول بہ فعلن رہتا ہی اور یہ بحر رجز و کامل
و رمل و متدارک و بسیط و مدید و سریع و مقتضب میں آتا ہی اور خفیف و مجتث میں صرف
رکن فاعلاتن میں آتا ہی **حذذ** عبارت اسقاط وتد مجموع سے ہی آخر رکن سے پس مستفعلن مستف
اور فاعلن فا اور متفاعلن متفا اول منقول بہ فعلن بسکون عین دوم بہ فع سوم بہ فعلن
بتحریک عین ہوا اور یہ بحر کامل و رجز و بسیط و متدارک میں اکثر آتا ہی باقی بحور میں نہین مستفعل متصل

واقع ہو شاذ صلم عبارت اسقاط وتد مفروق سے ہر رکن مفعولات سے پس مفعو منقول بہ فعلن بسکون
عین رہا وقف عبارت ہے اسکان تاے مفعولات سے اور نقل بہ مفعولان سے کسف عبارت
ہے اجتماع وقف وکف سے مفعولات میں پس مفعولا منقول بہ مفعولن ہوا اور صلم و وقف وکسف
تینوں بحر سریع و منسرح و مقتضب میں آتے ہیں بتر اجتماع حذف و قطع کا ہے یا ثلم و حذف کا
فعولن میں ہر دو صورت فع رہا اور اجتماع قطع اور حذف کا فاعلاتن میں فاعل منقول بہ فعلن اور
اجتماع خرم او رجب کا مفاعیلن میں فا منقول بہ فع حاصل ہوا اور یہ بحر تقارب و طویل و ہزج و رمل
و مضارع و مجتث و خفیف میں آتا ہے - بیان خرم و جب کا آگے آئیگا - در جزو اول رکن سے ساقط ہوتے
میں وہ یہ ہیں خرم عبارت ہے اسقاط حرف اول وتد مجموع سے کہ اول رکن میں واقع ہو جیسے مفاعیلن میں
فاعیلن منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ تغیر جب مفاعیلن میں ہوتی ہے اسکو خرم ہی کہتے ہیں اور بحر ہزج و مضارع
میں واقع ہوتا ہے ورنہ جب اور کسی رکن میں واقع ہوتا ہے تو کسی لقب خاص سے کہا جاتا ہے چنانچہ جب فعولن
میں صرف خرم کریں اسکو ثلم کہتے ہیں اور اگر خرم کو قبض کے ساتھ جمع کریں اسکو ثرم جبکہ فعولن میں خرم کریں
عولن منقول بہ فعلن بسکون عین حاصل ہوتا ہے ثرم عبارت اجتماع قبض و خرم سے ہے فعو ... پس عول
منقول بہ فعل بضم لام رہا یہ دونوں تغیر طویل و متقارب میں واقع ہوتے ہیں شتر اجتماع خرم و قبض ہے مفاعیلن
میں پس فاعلن حاصل ہوا خرب اجتماع خرم و کف کا ہے مفاعیلن میں پس فاعیل منقول بہ مفعول بضم لام
رہا شتر و خرب دونوں ہزج و مضارع میں واقع ہوتے ہیں عضب مفاعلتن میں خرم کرنا فاعلتن
مفتعلن ہوا قصم اجتماع خرم اور عصب بصاد مہملہ کا ہے مفاعلتن میں پس فاعلتن منقول بہ مفعولن
ہوا جمم اجتماع عقل و خرم کا مفاعلتن میں پس فاعلن ہوا عقص اجتماع خرم و نقص کا ہے مفاعلتن میں
پس فاعلت منقول بہ مفعول بضم لام رہا عضب و قصم و جمم و عقص مخصوص بحر وافر میں رفع اسقاط ایک
سبب کا اس رکن سے جسکے اول دو سبب واقع ہوں چنانچہ مستفعلن تفعلن منقول بہ فاعلن اور مفعولات
عولات منقول بہ مفعول ہوا و یہ بحر منسرح و رجز میں آتا ہے -

قسم چہارم مرکبات جدیدہ یعنی جو متاخرین نے بعد خلیل کے استخراج کیے جب اسقاط دو سبب
خفیف کا ہے آخر مفاعیلن سے پس مفا منقول بہ فعل رہا اور مخصوص ہزج ہے ہتم اجتماع حذف و قصر کا ہے مفاعیلن
میں مفاعی منقول بہ فعول بسکون لام ہوا زلل اجتماع خرم و ہتم کا ہے مفاعیلن میں فاع رہا یہ تینوں ہزج

مضارع میں واقع ہوتے ہیں خلع اجتماع خبن و قطع کا ہے پس مستفعلن فعولن اور فاعلن فعل ہو گیا جحف

کہ اول فاعلاتن کو خبن کیا فعلاتن رہا پس فعلا کہ فاصلہ صغریٰ ہے دور کیا تن رہا منقول بہ فع ہوا

اجتماع خبن و قطع کا ہے فاعلاتن میں بعد خبن فعلاتن بعد قطع فعلن رہا بسکون لام رمل و مضارع میں آتا ہے

جدع اسقاط دونوں سبب خفیف مفعولات کا اور اسکان تا کا پس لات منقول بہ فاع رہا

بعد جدع کے دور کر دینا الف کا فاع میں سے فع رہا اور یہ دونوں بحر سریع و منسرح میں آتے

ہیں کشف اجتماع طے و کسف کا مفعولات میں پس مفعلا منقول بہ فاعلن ہوا طمس عبارت ہے اسقاط سے

سبب خفیف کے فاعلاتن منفصل سے فا منقول بہ فع رہا عرج عبارت حذف حرکت دوم و تد مجموع سے مستفعلن

میں کہ منقول بہ مفعولان ہو جاتا ہے مقطوع سبغ کی حاجت نہیں رہتی رجز و بسیط میں آتا ہے سلخ

عبارت ہے اسقاط ہر دو سبب خفیف آخر فاعلاتن منفصل سے اور ساکن کرنا عین متحرک کا کہ فاع رہا

تین حرف متحرک متوالی میں حرف اوسط کا ساکن کرنا کیونکہ شعر

کو ساکن کر دیتے ہیں اور فعلن مکسور العین کے بجائے فعلن ساکن العین لاتے ہیں مگر

وغیرہ کوئی وجہ مانع ہو تو وہاں نہ چاہئے۔

قسم پنجم اس ذکر میں کہ ہر ایک رکن میں کون کون تغیرات واقع ہوتے ہیں اور فروع

ہیں **زحاف مفاعیلن** کے تیرہ ہیں قبض کف خرم خرب شتر حذف قصر ہتم جب زلل تسبیغ

فروع تیرہ مقبوض مفاعلن مکفوف مفاعیل بضم لام اخرم مفعولن اخرب مفعول بضم لام ابتر فع

اشتر فاعلن محذوف فعولن مقصور مفاعیل بسکون لام اہتم فعول بسکون لام مجبوب فعل

مسبغ مفاعیلان مقبوض مدال مفاعلان اخرم مقصور مفعول بسکون لام اخرم مسبغ مفعولان

فاعلان محذوف مسبغ فعولان **زحاف فاعلاتن** گیارہ ہیں خبن کف شکل قطع حذف قصر تشعیث

جحف تسبیغ بتر ربع **فروع** سولہ ہیں مخبون فعلاتن بکسر عین مکفوف فاعلات مشکول فعلات

بکسر عین و ضم تا مخبون محذوف فعلن بکسر عین محذوف فاعلن مقصور فاعلان مشعث مفعولن

مجحوف فع مسبغ فاعلیان ابتر یا مقطوع یا مشعث محذوف فعلن بسکون

بفتحتین مقصور مخبون فعلان بکسر عین مقطوع مسبغ یا ابتر مسبغ فعلان بسکون

مخبون مسبغ فعلیان مشعث مسبغ مفعولان **زحاف مستفعلن**

[illegible] فروع [illegible] مفاعلن معقول مفتعلن مخبون فعلتن مقطوع [illegible]

مفعولن مخلع فعولن مخذوذ فعلن بسکون عین مذال مستفعلان مرفوع فاعلن قبل مستفعلاتن مجبون مذال مفاعلان

مطوی [illegible] مفتعلن مرفوع مذال [illegible] فع مجبوا مذال فعلتن مجبون مرفل مفاعلاتن [illegible]

مرفل مفتعلان اخذ مقصور فاع [illegible] مخبل جدع

[illegible] فروع [illegible] مفعولان مکسوف

مفعولن اصلم فعلن بسکون عین [illegible] مجبوا [illegible] مجدوع فاع منحور فع مجبون

موقوف مفاعیل [illegible] مطوی موقوف فاعلات بسکون تا مکشوف بشین معجمہ فاعلن مخبل [illegible]

بسکون تا مخبول مکسوف [illegible] مخبون مکسوف [illegible] مکشوف مذال فاعلان زحاف مفاعلتن

[illegible] عقص [illegible] نقص [illegible] عصب مفتعلن معقول مفاعلن

معقوص [illegible] اقصم مفعولن اجم فاعلن [illegible] منقوص مفاعیل زحاف مفاعلن سات ہیں اخذ

وقص قطع [illegible] فروع [illegible] موقوص مفاعلن مقطوع فعلاتن محزول

متفعلن [illegible] خذ مضمر فعلن بسکون عین مقطوع مضمر مفعولن

[illegible] مذال [illegible] اخذ مضمر مذال [illegible] محزول مذال مفتعلان مضمر مذال مستفعلان

مضمر مرفل [illegible] موقوص مذال [illegible] مرفل مفاعلاتن مخزول مرفل مفتعلاتن زحاف

فعولن کے [illegible] ہیں [illegible] قصر حذف [illegible] فروع [illegible] ہیں مقبوض فعول بضم لام مقصور

فعل بسکون [illegible] بسکون [illegible] اثرم فعل بضم لام ابتر فع مسبغ فعولان اثلم مسبغ فعلان بسکون

عین [illegible] ازالہ فروع [illegible] ہیں مقطوع فعلن بسکون

عین [illegible] محذوف مرفل [illegible] مذال [illegible] فعلان مخبون مذال

[illegible] مقطوع مذال [illegible] فاع [illegible] ہیں کف قصر حذف تسبیغ تشلیخ خمس

فروع [illegible] محذوف [illegible] مسبغ فاع لتان

[illegible] زحاف ہیں تفع لن منفصل کے تین ہیں خبن قصر تشعیث فروع چار

[illegible] مفاعل بضم لام مخبون مقصور فعولن۔

فصل چہارم تقطیع [illegible] ہیں تقطیع اصطلاح میں یہ ہے کہ اجزاے شعر کو اجزاے [illegible]

اوس بحر کے ساتھ اسطرح مقابل [illegible] حرکت [illegible] تقریب کے [illegible] ساکن [illegible] سکتے [illegible]

در اتفاقی نوعیت حرکت کا ضرور نہین یعنی اگر مقابل فتح کے کسرہ یا ضمہ ہو تو مضائقہ نہین [illegible]

مثلاً مرے دلبر اور سخن کہنا [illegible] و تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہین یعنی ملفوظ شمار ہین

نہ [illegible] پس جو حرف کہ تلفظ مین [illegible] کتابت مین نہین وہ یہ ہین اول الف [illegible]

گر جاتا ہی جیسے آیا ہو بروزن مفعولن اور سوا الف [illegible] کے بھی [illegible] اشباع حرکت

بجاے حرف شمار کئے جاتے ہین جیسے الف رحمان و [illegible] و سموات اور [illegible] و ذلک کا آدھا دوسرا

الفاظ [illegible] مین دوم تنوین جیسے اتفاقاً [illegible] بروزن فعلن سوم حرف مشدد بجاے دو حرف شمار کیا جاتا

جیسے فرخ بروزن فعلن چہارم ہمزہ بھی ایک حرف گنا جاتا ہی جیسے جاؤ بروزن فعلن پنجم

یاے اشباع کسرہ جیسے [illegible] آتش کی اس مصرع مین [illegible]

مین [illegible] تلفظ مین نہین آتے اول الف وصل بعض الفاظ مثل [illegible] غیرہ کا جبکہ ملفوظ نہو گا تقطیع مین بھی

شمار نہو گا جیسے [illegible] کا اس مصرع مین آتش [illegible] آتش مختصر تھا کبھی الف

آخر لفظ کا بھی ملفوظ نہین ہوتا جیسے [illegible] اور الفاظ عربی مین الف اکثر نہین پڑھا

جاتا جیسے اسما الحسنیٰ [illegible] الحق اور ابا الحسن و عبد المجید وغیرہ دوم یا بعض الفاظ کی بھی تلفظ مین نہین

آتی جیسے ع مجھے اب طاقت گفتار نہین + اور بعض الفاظ عربی مین مثل فی الجملہ اور غازی الدین اور

ابی الفضل و اولی الالباب و ذوی الروح وغیرہ [illegible] تقطیع مین کی جیسے ع [illegible] جان بلب ہون

گا [illegible] سوم واو بھی بعض مواقع مین تلفظ مین نہین آتی جیسے واو خود تو و غیرہ کا کہ بعد الفاظ

یک حرفی کے حرف اظہار حرکت کے واسطے پڑھا گیا ہو ع بہ شرکت [illegible] کو جانی [illegible]

زور واو معدولہ جیسے خود و خویش [illegible] تقطیع مین خد و خیش [illegible] گنا جائیگا

اور الفاظ عربی مین جیسے ابو العباس و ابو الحسن [illegible] و عطف کی جیسے [illegible]

سوم اس مصرع مین ع دل [illegible] سے [illegible] جیسے عربی مین

چہارم حرف [illegible] تقطیع مین [illegible]

گنا جاتا [illegible] پنجم ہاے مختفی [illegible]

[illegible] جیسے خندہ و گریہ [illegible] نسیم شعر [illegible] دل [illegible]

[illegible] حرف تحتانی ہے - ذوق شعر ناکا کا غدودات خامہ لکھا گھین [illegible] بحالت اضافت میں ہمزۂ ملینہ سے بدل جاتی ہے تب حرف کے شمار میں آتی ہے لو ور حالت اشباع اضافت و حرف کے شمار میں آتی ہے جیسے ع نالہ دل [illegible] پہنچا مر ع نالۂ دل عرش پہ پہنچا مرا ششم نون غنہ بعد حرف علت جیسے آسمان کہیں کہوان نون دونون جہان زمین وغیرہ میں البتہ اگر آخر مصرع میں کہو گا تو بجا حرف ساکن گنا جائیگا - ناسخ شعر رفعت کبھی کسیکی گوارا یہان نہین - جس سر زمین کے ہم ہین وہان آسمان نہین + قاعدۂ دیگر جب کوئی دو حرف ساکن سوا نون غنہ بعد حرف علت کے وسط مصرع میں واقع ہوں تقطیع میں ساکن دوم متحرک کیا جاتا ہے مگر آخر مصرع میں دونون بحال رہتے ہین - غالب شعر خون ہے دل خاک میں احوال بتان پر یعنی + انکے ناخن ہوے محتاج حنا میرے بعد + حرف کاف لفظ خاک کا متحرک ہوگا اور دال لفظ بعد کا بحال رہیگا اور اگر تین ساکن جمع ہوں [illegible] اگر وسط مصرع میں ہین تو اول کو بحال دوسرے کو متحرک تیسرے کو ساقط کرتے ہین اور اگر آخر مصرع میں تو ایک کو ساقط باقی کو بحال ع ہے دوست وہ جو دوست کی خاطر جلائے دل غالب شعر آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست + دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست الفاظ جو اوپر لکھے گئے بطور نمونے کے تھے اسی طرح جاننا چاہئے کہ حروف ملفوظ معتبر اور غیر ملفوظ ساقط ہوتے ہین اب ایک شعر کی تقطیع بطور مثال لکھی جاتی ہے - میر حسن شعر کرون پہلے توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے اسطرح کرو یہ فعولن لتوحی فعولن دیزدا فعولن - نرقم فعل + جھکاجس فعولن کسجدے فعولن کواول فعولن قلم فعل + اور یاد رہے کہ تقطیع میں جاننا بحور اور ارکان کا ضرور ہے تاکہ تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں تمیز ہو مثلاً ع نہ اس سے مایوس امیدوار + کہ بحر متقارب میں بروزن فعولن فعولن فعولن فعول ہے وزن غیر حقیقی میں بھی [illegible] تقطیع ہوسکتی ہے - نہ اس فعولن [illegible] مفاعیل امیدوار مستفعلان اور جب ایک بحر دوسری بحر کے ساتھ مشتبہ ہو تو جس سے بے تکلف حاصل ہو اس بحر سے سمجھنا چاہئے - طالب شعر - وانہ ہر بحر سے جب ضم ہوا + ستم ہوا ستم ہوا ستم ہوا + کہ تقطیع اسکی چہار مفاعلن ہے اگر مفاعلن کو منقول مستفعلن مخبون کا سمجھیں بحر رجز مسدس مخبون ہوگی - اور اگر مفاعیلن مقبوض اعتبار کرین بحر ہزج مسدس مقبوض ہوگی لیکن مفاعلن مستفعلن سے بعد نقل حاصل ہوتا ہے اور مفاعیلن مقبوض سے

علے : وزن مفعولن فاعلات مفاعیلن فعلا اور فاعلن بھی درست بسبب ملفوظ نہ ہونے نون کے [illegible]

[illegible] یہ وزن [illegible] میں [illegible] دوست کی [illegible] ملا الہ [illegible]

[illegible] تقطیع میں [illegible] ساقط [illegible] مستفعلن فاعلات

بدون نقل لفظ [illegible] سے سمجھنا بہتر ہے

فصل پنجم مثال بحور اوزان مستعملۂ شعراے اردو مین واضح ہو کہ بحور دائرہ مختلفہ یعنی طویل مدید و بسیط و بحور دائرہ مؤتلفہ یعنی وافر و کامل مستعمل شعراے عجم نہین اور شاذ و قابل اعتبار نہین او ر دائرہ مشتبہ مین سے مقتضب کم مستعمل ہے۔ بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن آٹھ بار۔ ناسخ شعر مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا + اس وزن مین اگر کوئی رکن سالم اخطف مستعملا مین تو جائز ہے۔ لطف شعر دکھا دین بے ستون چرخ کا عالم تجھے فرہاد + جو ملجائے ہمین بھی کارفرما کوئی شیرین سا + مثمن مقبوض مفاعلن آٹھ بار۔ بہادر سنگھ کام بدایونی شعر یہ تھوڑی تھوڑی پی نہ دے گلابی ہو ڑ ہو ڑ کر + بھلا ہو تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر + مثمن اخرب مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن۔ امانت شعر مجبور ہون جہان کو مین سرشار اسے کہتے ہین + ہستی سے نہین غافل ہشیار اسے کہتے ہین + مثمن اخرب مکفوف مقصور الآخر یا محذوف الآخر مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل۔ یا فعولن اجتماع دونون وزن کا ایک شعر مین جائز ہے ذوق شعر ہے بادہ کشون کے لئے اک غیب سے تائید + زاہد چہ [illegible] مانگتا بارانکے لیے ہے + اس وزن مین اگر صدر یا ابتدا اخرم اور آسکے بعد اخرب یعنی مفعولن مفعول لا وین تو جائز ہے ظفر شعر مستغنی ہے [illegible] سے رکھا اپنے ظفر کو + محتاج نہ کر کیسا + مثمن مقصور محذوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن۔ لمؤلفہ شعر اگر دل ہے ترا صاف تو کیون مجھسے خفا ہے + مجھے صاف یہ بتلا دے کہ کیا میری خطا ہے + اس وزن مین اگر سب مفاعیل آوین جائز ہے اور اگر بجاے مقصور کے مکفوف یعنی مفاعیل بضم لام آئے جائز ہے جیسے مثال مذکور مین باقی اوزان ہزج مثمن کے رباعی کی بحث مین درج ہین۔ مسدس مقصور العروض والضرب یا محذوف الاخیرین یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اجتماع ان دونون کا ایک شعر مین جائز ہے۔ راحت شعر شب فرقت مین بیتابی سے ہر دم + جلا کرتا ہون مثل شمع کافور + مسدس مقصور محذوف مفاعیل مفاعیل فعولن ہوشیار شعر ہوا رشک شکر کا ہے ترا لب + کری کار مسیحا ہے ترا لب + اگر سب مفاعیل آوین تو جائز ہے مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر یا مقصور الآخر و مسدس اخرم اشتر محذوف یا مقصور الآخر یعنی مفعول مفاعلن فعولن + یا مفاعیل و مفعولن فاعلن فعولن۔ یا مفاعیل [illegible]

٨٥

ان چارون کا جائز ہے تیسرا شعر انسان ... [illegible] ... کا تاج دیکھنا ہر ... شعر

خالق نے دیے تجھے ... [illegible] ... مصرع اول و دوم و سوم و چہارم وزن

اول و سوم و دوم ... [illegible] ... بحر رجز مثمن ... [illegible] ... آج شعر زندان مین بھی کوچہ

... [illegible] ... مخبون مفتعلن مفاعلن چار

بار - جرأت شعر ... [illegible] ... خانہ بخانہ کو بکو + بحر رمل مثمن

سالم ... فاعلاتن ... [illegible] ... مفتون خوار و رسوا زار و محزون + وہ بیر

مانے یا نہ مانے ... [illegible] ... مثمن مخبون فعلاتن ... بار - ظفر شعر ہے دنیا یون یک

بک کے عبث جان کھپانی ... [illegible] ... منزل عقبےٰ کا مجھے رستہ دکھائی + اس مین اگر صدر و ابتدا سالم

آوے تو جائز ہے مثمن محذوف یا مقصور - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات منیر

شعر اس طرح دل کو محبت تجھ سے ہوا شعلہ رو + جسطرح آتش سے رکھتا ہے سمندر اختلاط عروض

محذوف ضرب مقصور ہے - مثمن مشکول فعلات فاعلاتن چار بار انشا شعر مجھے کیون آ گئے

ساقی نظر آفتاب ... [illegible] ... ہے آج خم مین قدح شراب آلتا مثمن مخبون مقصور یا محذوف

یا مسبغ مقطوع ... یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات یا فعلن بکسر عین یا

فعلان بسکون عین ... فعلن بسکون عین - آلآ علم شعر گر اٹھائے مرے مدفن پہ وہ تکبیر کے ہاتھ

چوم لون آس بت رعنا کے کفن پھیر کے ہاتھ + ذکی شعر شہر سے گا نکل جاتا ہون صحرا کی طرف صورت

سیل کبھی جاتا ہون دریا کی طرف + ... شعر ... [illegible] ... جسکو وہی رہزن ہو جائے + دوستی کیجئے

جس سے وہی دشمن ہو جائے + جرأت شعر چین اس دل کو نہ تا آن ترے بن آیا + دن گیا رات ہوئی

رات گئی دن آیا + ان چارون کا اجتماع جائز ہے اور ان مین اگر صدر و ابتدا مثل حشو کے مخبون

آجائے تو جائز ہے - آمانت شعر کسی مجبر لطافت پہ کرے چشم کو وا + حلقۂ گیسوے محبوب ہے گرداب

بلا + مسدس مخبون بحر مسدس مقصور یا محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلات + یا فاعلن اجتماع

جائز ہے غالب شعر پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال + پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا + مسدس مخبون

مقصور یا محذوف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلات - یا فعلن غالب شعر کچھ تو دے اے

فلک نا انصاف - آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی + اور عروض و ضرب اگر تسبیغ یا مسبغ مقطوع لائیں

[illegible]

صدر و ابتدا ابھی [illegible] شعر [illegible] تعلق ہمسے + کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
عروض ابتر ہے [illegible] شعر غلطی ہائے مضامین مت پوچھ + لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں + صدر مجبون و
ضرب مسبغ مقطوع [illegible] بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف مفتعلن مفتعلن فاعلات یا فاعلن
طالب شعر [illegible]
نزع دل آرام کو + عید ہوئی [illegible] شام کو + جمع کا جائز ہوا [illegible] اگر [illegible]
یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن آئے جائز ہے [illegible] شعر [illegible] کچھ [illegible] کہ [illegible] کیا ہوا +
دل مرا تجھ پر ہی شیدا ہوا + [illegible] حشو مقطوع ہے اور اگر مصرع دوم یون ہو + دل مرا تجھ پر شیدا
ہوا + تو دونوں مقطوع ہیں [illegible] اس تغیر کو عوام سکتہ کہتے ہیں - مطوی مقطوع مجدوع
مفتعلن مفعولن فاع - طالب شعر [illegible] مرا پاس [illegible] ہیں ہوں مجسم سوز و گداز + اس وزن
میں بجاے مقطوع یعنی مفعولن کے لانا مکفوف یعنی مستفعل مضموم اللام کا جائز ہے جیسے مصرع ثانی میں
اور نیز بجاے مجدوع یعنی فاع کے مخبور یعنی فع لانا جائز ہے مخبون مکسوف مستفعلن مستفعلن
فعولن - لا اعلم شعر اے دل نہ جا زلفوں میں اُس صنم کی + ہر چین اُسکی [illegible] ستم کی + بحر
منسرح مثمن مطوی موقوف مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات [illegible] شعر [illegible]
گو بات حق نے دیئے گوش و ہوش + حق لطف [illegible] آج نہ بیٹھو خموش [illegible] اس وزن میں اگر بجاے
مفعولات مطوی موقوف یعنی فاعلات کے مکشوف مشبہ یعنی فاعلن واقع ہو تو جایز ہے جیسے مصرع
دوم کے حشو میں اور اگر رکن مستفعلن میں بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن
کسی جگہ واقع ہو تو جائز ہے اور اگر بجاے مفتعلن کے مفاعلن آوے تو جایز ہے لا اعلم شعر
حال دل خستہ آدمین نے جو اُنسے کہا + تو بولے یہ چپ ہی رہ سننے کی طاقت کہاں + مصرع
دوم کا وزن یہ ہے مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان + مثمن مطوی منحور - مفتعلن فاعلات مفتعلن
فع - غالب شعر آکہ مری جان کو قرار نہیں ہے + طاقت بیداد انتظار نہیں ہے + اگر عروض و ضرب
بجاے منحور یعنی فع کے مجدوع یعنی فاع لائیں جایز ہے - اور اگر بجاے مطوی یعنی مفتعلن
کے مقطوع یعنی مفعولن آوے تو بھی مضایقہ نہیں - بحر مضارع مثمن اخرب
مفعول فاع لاتن چار بار ذوق شعر ہم ہیں غلام اُسکے جو ہیں [illegible] بندے + اس کو

بحر سریع [illegible]

یقین جانو گر ہو خدا کے بندے امین اگر عروض ضرب مسبغ ہے یعنی فعلیان تو جایز ہے۔ سیر شعر
مرتا نہین ہون کچھ مین اس سخت دکھ کے ہاتھون۔ پستا ہون آپ اپنے کمبخت دل کے ہاتھون + اور
اگر اس وزن مین رکن فاع لاتن کا حشو مین ایک جا سالم اور ایک جا مکفوف یعنی فاعلات اور بجاے مفاعیلن
مفاعیل آئے جایز ہے غالب شعر ظالم نہین ہے الفت دل مین ترے ذرا بھی + رحم آیا کچھ نہ تجھکو ترے
عشق مین مرا بھی + ہے بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن + مثمن اخرب احذ مفعول فعلن جایز ہے
شعر دست جنون سے آکر ہاے دیا + سونے نہ پاے تک پانون پھیلا + مثمن اخرب مکفوف محذوف
یا مقصور مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن یا فاع لات غالب شعر دن چل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر
جت ہے اپنی طاقت دیدار دیکھکر۔ ذوق شعر ہون طائر خیال نہ پر ہین نہ ہے بال + پر اڑ کے جا
پہونچتا کہین سے کہین ہون۔ تسبیغ جائز ہے اور اگر فاع لاتن و مفعول دونون حشو مین سالم آئین
جائز ہے مومن شعر ہم اسکے دل پہ اٹھاتا ہمیشہ داغ + میرا جگر تو دیکھو اللہ کی پناہ + مثمن مکفوف
مقصور یا محذوف مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات یا فاع لن۔ آلاعلم شعر جو اسمین ہے
کب ہے زہر ہلاہل وہ مار مین + بجاز لعف یار مین بجاز لعف یار مین + بحر مجتث مثمن مخبون مفاعلن
فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ غالب شعر ثبات دے حوادث کے چلے ہین ہم آگے + بچاے سائے سے ہر پانون سے
ہر دو قدم آگے + بجاے فعلاتن کے مفعولن جایز ہے اور یہ سکتہ ہے + مثمن مخبون محذوف یعنی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن۔ اگر عروض و ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی
فعلان بحرکت عین یا مقطوع مسبغ یعنی فعلان بسکون عین آئے تو مضایقہ نہین + شعر
ہوا ہون ذرہ یہ غم سے کہ تو تھا جو کبھی + تمام سبزہ بیابان کا زعفران ہوتا + غالب شعر نہین ہے سایہ
کہ سنکر نوید مقدم یار + گئے ہین چند قدم پیشتر در و دیوار + اگر حشو مین بجاے فعلاتن کے مفعولن
آئے تو جایز ہے + آلاعلم شعر حضور داغ سوزان ہے آفتاب خجل + اور اشک سے بھی ہے رنگ شراب
ناب خجل + مصرع اول کے حشو مین مفعولن ہے + بحر خفیف مخبون فاعلاتن مفاعلن فعلاتن
غالب شعر سوز دل شرح گرگ دان سر محفل + دامن شمع تر کردن سر محفل + مخبون محذوف
یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن۔ عروض و ضرب اگر ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت
عین یا مخبون مقصور مشعث یعنی فعلان بسکون عین آئے تو جایز ہے۔ غالب شعر دل ہوا خرام ناز سے پھر

محشرستان بیزاری ہے + ذوق شعر واعظا چھوڑ ذکر نعمت خلد + کہ شراب و کباب کی باتیں ہیں بحر مقتضب
مثمن مطوی - فاعلات مفتعلن چار بار + ملوقہ شعر بغیر بیشک ہے کب خوش آئے سیر چمن +
گل ہیں خار دل کو مرے دیتے ہیں زیادہ الم + مثمن مطوی مقطوع فاعلات مفعولن چار بار
رنگین شعر عشق ہیں ترے میرا رنگ زعفرانی ہے + ضعف ہے رفیق اپنا یار ناتوانی ہے + اس بحر میں کبھی کبھی ایک
حرف حشو میں زائد آجاتا ہے اسکو حرف مروج کہتے ہیں جیسے ع کرو ہاہوں میں فرہاد کوئی بھی نہیں سنتا
حرف دال زائد ہے - بحر کامل مثمن سالم متفاعلن آٹھ بار + جرأت شعر جو چمن میں گذرے تو اے صبا
تو یہ کہیو بلبل زار سے + کہ خزاں کا دن بھی ہے سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے + اگر عروض و ضرب
مذال ہو مضائقہ نہیں - وحشت شعر تری چشم کے جو مریض ہیں جو اجل کے انکی دوا نہیں + ہو
معالج انکا مسیح بھی تو انھیں امید شفا نہیں + اور اگر کسی جگہ بجاے متفاعلن سالم کے مضمر یعنی مستفعلن آجاے
مضائقہ نہیں - مثمن مضمر - متفاعلن مستفعلن چار بار + طالب شعر نہ ہوئی کبھی مجھسے خطا نہ ہوا کرو مجھپہ
خفا + نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھپہ جفا + امین اگر عروض و ضرب مضمر مذال ہو تو جائز ہے - بحر
بسیط مثمن سالم مستفعلن فاعلن چار بار - ولایت علی گویا شعر میں نے کہا اے صنم اپنے نہ گھر جا صنم
تو ہے خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم + بسیط مثمن مخبون مفاعلن فعلن چار بار + وہ شعر دکھا دے
شکل ذرا صنم برائے خدا + یہ ہے سوال مرا گلا رہے نہ ذرا + مسدس مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن
تو اسے شعر دیکھ کے تجھکو پری ایک ذری + آگئی مجھکو دین بجری + بحر طویل مثمن سالم فعولن مفاعیلن
چار بار - طالب شعر نہیں ہے زبان ہمدم کریں کیا گلا یعنی + کماں ہے دہن اُسکے جو بولے کہو جانی
بحر وافر مثمن سالم مفاعلتن آٹھ بار طالب شعر ذرا سکے لیا بھلا ہے بھلا خفا جو ذرا ہوا وہ صنم + مرا بھی
ذرا گلہ نہ رہا ہنسا جو گیا مجھے یہ ستم + اگر دو ایک جگہ بجاے سالم کے معصوب یعنی مفاعیلن لاویں مضائقہ نہیں
مگر سب جگہ نہ چاہیے ورنہ بحر ہزج سے مشتبہ ہو جاویگی - بحر متقارب مثمن سالم فعولن آٹھ بار
ذوق شعر یہی تونے افشاں جو اے مہ جبیں ہے + ستارہ [illegible] کیا [illegible] حسین ہے + مثمن مقصور
یا محذوف فعولن فعولن فعولن فعول - یا فعل - میر حسن شعر کدھر ہے تو اے ساقی گلعذار
مرا غم سے دل ہو گیا خار خار - اجتماع جائز ہے - متقارب مثمن اثرم فعلن فعولن چار
بار - طالب شعر اسے واے قسمت دیکھا نہ تجھکو حسرت [illegible] + مثمن [illegible] اثرم [illegible]

۸۹

فعولن فعلن چند بار + قلق شعر تڑپ رہا ہون مین نیم بسمل + ٹھیرے میری شتاب قاتل + بحر متدارک مثمن سالم - فاعلن آٹھ بار - ودو شعر کیا کرون مین گلا یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا بعض رکن کا مذال آنا درست ہی جیسے ع شب کو شکنے ذلف سے مدہ کو رنج روے ہے + مثمن مخبون فعلن بکسر عین آٹھ بار - ظفر شعر مراد دشمن اگرچہ زمانہ رہا + ترا ہو مین مین دوستیگانہ رہا + مثمن مقطوع فعلن بسکون عین آٹھ بار - طالب شعر ہر دم کرتا ہون زاری + دیکھی بس بس تیری یاری + فائدہ بعض شعرائے عجم و فصحائے ہند نے آٹھ سے زیادہ رکن کے بھی اشعار کہے ہین جیسے شعر ظفر کا معشر یعنی دس رکن کا شعر ہوکے خاک اپنا مٹادینا جسے منظور ہو وہ خاکسار + خاک رہ ہو خاک پا ہو یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو لعد کچھ نہو + بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات - یا فاعلن اور بعض بحور کا مضاعف استعمال کیا ہی جیسے بحر ہزج مثمن سالم مضاعف لاآعلم شعر چمن مین وہ نگار سبز خط گیسو پریشان راست قد خوش چشم مسیحا جو اگر جلوہ گر ہوئے + بنفشہ جا پڑے سودا مین سنبل پیچ کھائے پا بگل شمشاد نرگس زندہ گل چاک جگر ہوئے + رمل مثمن مخبون مضاعف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ع آہ وہ یار ستمگار جفا جو ہی کہ جون باد بہار آنکے اک آن مین لیتا ہی چھپا رو متقارب مثمن سالم مضاعف - ذوق شعر تمنا نہین ہی کہ امداد ولکو طپش کا صلہ ہو کہ عزو قلق ہو + یہی حق ہی قاتل اگر حق دلا سے یہ بسمل ترے پاؤن پر جان بحق ہو + متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف ہوس شعر سوائے اندوہ و یاس و حرمان ہوا نہ حاصل جہان سے ہمکو + اٹھائین کا ندھے پہ بار ہستی سفر ہی بہتر ہی یا نہ ہمکو + فعول فعلن آٹھ بار متقارب مثمن اثلم مضاعف بطور دیگر لمولفہ شعر سنبل پیچان ہین ترے گیسو نرگس شہلا ہین تری آنکھین + لالۂ احمر ہی ترا عارض سرو خرامان ہی ترا قامت متدارک مثمن مخبون مضاعف ہی شعر نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے + گئے دونون جہانکے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے فعلن سولہ بار متدارک مثمن مقطوع مضاعف فعلن ساکن العین سولہ بار میر تقی شعر دور بیٹھا غبار میر ان سے + عشق بن یہ ادب نہیں آتا غزالان کا + دہشت کرنا شیوہ ہی کچھ ابھی آنکھون والون کا + اسمین بعض جا مخبون آیا ہی یہ بحر مطوی مقطوع مخبون مضاعف ہی تراب شعر باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا تھا خارستان + دم سے تیرے اے باد صبا رنگ گلشن مین ہی + عوام اکثر بحور مضاعف کو بحر طویل کہتے ہین

بحر متدارک

٩٠

فصل ششم سواے بحور شانزدہ گانہ مذکور الصدر کے دیگر بحور کہ ایجاد متاخرین ہین چونکہ اکثر غیر
مستعمل اور بحور قدیم سے باونی تفاوت حاصل ہوسکتی ہین لہذا مشرح بیان نکا نہین کیا مجملاً نام انکے
لکھتا ہون ۔ اول قریب مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دو بار ۔ دوم جدید یا غریب فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
دو بار ۔ سوم مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار سواے اسکے بعض اہل عروض نے دائرہ مختلفہ سے
سواے طویل مدید بسیط کے بحر عریض و عمیق کو انفکاک کیا ہے یعنی مفا سے شروع کرکے مفاعیلن فعولن چار بار عریض
اور لن فعو سے شروع کرکے لن فعولن مفاعی بروزن فاعلن فاعلاتن چار بار بحر عمیق اور بعض اہل عروض
پارسی مثل بہرام سرخسی و بزرجمہر قمی وغیرہ نے بحور شانزدہ گانہ مذکور سے نو بحرین اور استخراج کی ہین
اور کہتے ہین کہ دائرہ اسکا عبد اللہ قرشی نے ایجاد کرکے منعکسہ نام رکھا ۔ اول صریم مفاعیلن فاع لاتن
فاع لاتن دو بار ۔ دوم کبیر مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار ۔ سوم بدیل مستفع لن مستفع لن فاع لاتن
دو بار ۔ چہارم قلیب فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ۔ پنجم حمید مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار
ششم صغیر مستفع لن فاع لاتن مستفع لن دو بار ۔ ہفتم صمیم یا اصم فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ۔ ہشتم
سلیم مستفعلن مفعولات مفعولات دو بار ۔ نہم حمیم فاع لاتن مستفع لن مستفع لن دو بار اور سواے
اسکے عاشق صادق نامی ایک شخص نے ہمعصران امیر خسرو دہلوی سے رسالۂ جامع الصنائع مصنفہ اپنے
مین تین بحرین اور ایجاد کی ہین اور دو رکن بھی تازہ پیدا کیے ہین متفاعلتن اور مفعولاتن اور غور سے معلوم
ہوگا کہ متفاعلتن اجتماع دو فعلن بکسر عین کا ہے اور مفعولاتن دو فعلن بسکون عین کا کہ متدارک مخبون
اور مقطوع ہین وہ تین بحرین یہ ہین اول رگفت متفاعلتن آٹھ بار ۔ دوم زلل مفتعلاتن آٹھ
بار ۔ سوم اوفر مفعولاتن آٹھ بار اور علاوہ ازین اور بھی بحرین ہین خبب مفعول فعلان چار
بار ۔ مواسع فاعلتن مفعول فعولن چار بار ۔ مرکن مفعول مفاعیل فعولن فعلاتن دو بار ۔

باب پنجم علم قوافی مین

فصل اول تعریف قافیہ و حروف قافیہ کے بیان مین

جو کہ قافیہ اصطلاح مین عبارت ہر ایک یا چند حروف سے مین غیر مستقل سے کہ

یا بیت مین الفاظ مختلف مین لائین اور وہ نو حرف ہین اول روی کہ اصل قافیہ ہے یعنی روی تا قافیہ
مین ضرور ہوگا گو ایک حرف ہو اور چار حرف یعنی ردف قید تاسیس و دخیل روی سے قبل آتے ہین اور
چار حرف یعنی وصل خروج مزید نائرہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین پس ردف عبارت ہے حروف
مد یعنی الف و واو و یاے تحتانی سے کہ بدون واسطہ حرف متحرک کے قبل روی سے واقع ہو
اور حرکت ماقبل اُنکے مطابق یعنی ماقبل الف فتح اور ماقبل واو مضموم اور ماقبل یا مکسور ہو۔ غالب شعر
جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا + جان کالبد صورت دیوار مین آئے + وله شعر نقش فریادی ہے کس
کی شوخی تحریر کا + کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا + وله شعر شب کہ وہ مجلس فروز خلوت
ناموس تھا + رشتہ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا + اور اگر درمیان ردف اور روی کے ایک ساکن
واقع ہو بعض اُسکو داخل ردف سمجھکر ردف زائد یا مرکب کہتے ہین اور محقق طوسی نے داخل روی سمجھکر اُسکو
روی مضاعف لکھا ہے اور وہ چھ حرف ہین س ش ر ف خ ن س کی مثال جیسے راست کاست
دوست پوست زیست چیست علی ہذا القیاس باقی حروف جیسے گوشت کارد کوفت تاخت چاند شد
اور قافیہ ردف واو و یاے معروف و مجہول کا بعض اساتذہ فارسی کے کلام مین پایا جاتا ہے لیکن احتراز
بہتر ہے اور شعراے اردو مین تو محض ناجایز ہے سودا شعر کرتے اُسکو لگی نہ ذرہ دیر + مہر و مہ کو شکل نان
پنیر + وله شعر ہوا دیکھ حیران صغیر و کبیر + جب آگے سے اُٹھ بھاگے قالین کے شیر ذوق شعر
گر لکھون مضمون اپنے نالۂ پرشور کا + لون صریر خامہ سے مین کام بانگ صور کا قید
اور کوئی حرف سواے حروف مدہ کہ قبل روی سے ساکن واقع ہو جیسے ابر صبر سر تیز تر کثر اجر
فجر بحر نحر ۔ بخت تخت ۔ صدر ۔ قدر ۔ عذب جذب درد ۔ فرد ۔ دزد ۔ مزد مست ۔ بست ۔ چشم ۔ پشم
وصل ۔ نفس ۔ وضع ۔ شمع ۔ نطع ۔ قطع ۔ نظم ۔ کظم ۔ جعد ۔ رعد ۔ مغز ۔ نغز ۔ سفت ۔ رفت ۔ عقل ۔ نقل ۔ ذکر ۔ فکر
حلم علم ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ واضح ہو کہ مثال واو و یا مین ماقبل کو

حرکت موافق آسکے نہین ورنہ ردف ہوجاتا حرف تاسیس وہ الف ساکن ہی کہ قبل روی سے آئے
اور ما بین اسکے اور روی کے ایک متحرک جسکو دخیل کہتے ہین واسطہ ہو جیسے کامل و شامل و تجاہل و تغافل
نسیم شعر مشرق سے روان ہوا دلاور جسطرح افق سے ستارہ تھا ورے واو حرف دخیل ہی اور اختلاف
ردف کا جائز نہین اور اختلاف تاسیس و دخیل کا اہل عجم کے نزدیک مضائقہ نہین بلکہ التزام انکا از قسم
صنعت لزوم ما لا یلزم ہی کیونکہ قافیہ کامل و [illegible] کا [illegible] قافیہ عاقل و جاہل و شامل کا جائز ہی۔ سودا شعر
لگا کہنے کہ کوئی ہی حاضر + ہوا اسوقت [illegible] کا ناظر + مگر عربی مین رعایت حرف دخیل کی
واجبات سے ہی۔ اور اختلاف [illegible] کا بھی اگرچہ جائز نہین مگر شعرائے عجم نے استعمال کیا ہی
سحر لکھنوی شعر نقشے جمے ہین [illegible] نقش ہو [illegible] + اب دلکشا ہی ہو فرح بخش ہی دیا
خصوصاً بلحاظ قرب مخرج کے شعر [illegible] آنسو [illegible] آنکھ سے وہ بحر + ہین جس کے آگے سات
سمندر بھی ایک لہر + احتراز واجب ہی۔ حرف وصل بفاصلہ بعد روی کے آتا ہی۔ اور
اسکو متحرک کر دیتا ہی جیسے ہائے نسبت اور یائے مصدری اور حروف اضافت و جمع یا
علامات صیغ وغیرہ اور علی ہذا القیاس وصل کے بعد خروج اور [illegible] کے بعد مزید [illegible] نائرہ
بترتیب آتے ہین اور جو حرف بعد نائرہ کے آئے وہ داخل [illegible] خواجہ نصیرالدین طوسی
وہ داخل ردیف ہی خواہ کلمہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل مگر باتفاق اکثر [illegible] ردیف مین مستقل [illegible] کلمے
شرط ہی جیسے جلا دیگا گلا دیگا کہ ہمین لام حرف روی الف وصل دواو خروج یا مزید کاف و الف
نائرہ [illegible] شعر کیا تجلی ہی ترے چاند سے رخسار و نیر + چاندنی چھٹکی ہی گھر کی تری دیوار و در
رے حرف روی واو وصل نون خروج پر ردیف او اختلاف ان چارون حرف کا ناجائز ! و
علامت شناخت حرف روی و حرف وصل کی یہ ہی کہ وصل کے حذف سے لفظ با معنی
رہتا ہی اور حذف روی سے مہمل۔

فصل دوم حرکات حروف قافیہ مین اور وہ چھ ہین۔ رس اشباع توجیہ حذو مجری
نفاذ رس حرکت فتحہ حرف ماقبل تاسیس کو کہتے ہین اور اشباع حرکت حرف دخیل کو
شعر کیا ہو قمر اس حور شمائل کے برابر + ہین جوتی کے تارے مہ کامل کے برابر
حرکت فتحہ میم و کاف کامل دس اور حرکت کسرہ یا و میم اشباع ہی اور حذو حرکت حرف ماقبل ردف

اور قید کو کہتے ہین مثال حذو ردف - غالب شعر دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہین + یعنی
ہماری جیب مین اک تار بھی نہین + مثال حذو قید - ذوق شعر ہے کھل جاؤ بوقت مے پرستی
ایکدن + ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن + اور توجیہ حرکت ماقبل روی کو کہتے ہین
بشرطیکہ روی ساکن ہو اور کوئی حرف حروف قافیہ سے اُسکے ساتھ نہو - ذوق شعر یہ بنا
بیٹھے ہین دیوار و در کو دیکھتے ہین - کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین + حرکت دال بالا توجیہ ہو اور
حرکت حرف روی کو مجری کہتے ہین جیسے حرکت تا شعر غالب مثال حذو قید مین اور حرکت
حرف وصل کو نفاذ کہتے ہین سر درشعر غیر زن کے ساتھ تمکو وان ہمکنار یان ہین + یان در
پہلو دل ... بیان ہین + اور حرکت خروج و مزید و نائرہ کو بھی نفاذ ہی کہتے ہین
اور اختلاف کسی حرکت کا اردو مین بہتر نہین مگر بعضون کے نزدیک جبکہ حرف روی متحرک ہو
یعنی حرف وصل ہو تو اختلاف حذو و قید و توجیہ و اشباع کا جائز ہے جیسے استید و ستہ
... شاطری اور اختلاف توجیہ کا بطریق معروف و مجہول کے جائز
ہے جیسے قافیہ ... کا -

فصل سوم ... قافیہ مین روی اگر ساکن ہو اُسکو مقید اور متحرک ہو تو اُسکو
مطلق کہتے ہین ... نون دو دو قسم ہین یعنی اگر سوائے روی کوئی دوسرا حرف
قافیہ ... نہو ... کہتے ہین اور اگر اور حرف بھی ہو تو قافیے کو اُس سے منسوب کرتے
ہین ... یا موسس یا موصولہ علی ہذا القیاس مطلق مجردہ یا مردفہ یا
موسسہ ... ح ہو کہ قافیہ اگر حرف قید کے ساتھ ہو اُسکو بھی مردفہ کہتے ہین
اور ... مزید و نائرہ پر ہو اُسکو بھی موصولہ ہی کہتے ہین -

فصل ... قافیہ مین باعتبار حروف ساکن اور متحرک کے اور وہ
پانچ قسم ... متدارک متراکب متکاوس مترادف وہ کہ آخر قافیہ مین
دو ساکن ہو ... غالب شعر نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہین + ہے
تقاضائے جفا شکوہ بیداد نہین + متواتر وہ کہ مابین دو ساکن کے ایک متحرک واقع ہو جو کہ
شعر ... قیامت سلامت + پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت + متدارک

میر حسن شعر گردن پہلے تو جھید بنیہ ان کو ہم + تجھ

ہ کہ درمیان دو ساکن کے دو متحرک ہون

بدیکو اول قلم + متراکب وہ کہ درمیان دو ساکن کے تین متحرک واقع ہون طالب شعر تیغ ابرو

جو حذر نکرے + اسکی آئی ہی موت کیون نہ مرے + متکاوس وہ کہ درمیان دو ساکن کے

چار متحرک واقع ہون اور یہ ثقیل اور مخصوص عرب ہی

فصل پنجم عیوب قافیہ مین اول غلو یعنی روی ایک جگہہ ساکن دوسری جگہہ متحرک لانا شعر

نہ پوچھ مجھسے کہ رکھتا ہی اضطراب جگر + نہین ہی مجھکو خبر دل سے لیکے تا بہ جگر + دوم اکفا یعنی اختلاف

حرف روی کا میر حسن شعر تعجب سے پوچھا کہ سچ سچ ہی یہ + دیا چھیڑ لے کو مرے کچھ ہی یہ + عمل

شعر درمیان مین لاتے ہین جب ابھری کیسی گات ہم + مارتے ہین شب مین چھاتی پہ دونون

ہاتھ ہم + خواہ قافیہ حرف فارسی اور عربی یا ہندی کا جیسے شک و سنگ و لب و تپ و تور

چھوڑ وغیرہ - جرأت شعر سخت ہم پر غضب عشق ہی آج + یوم بحران تپ عشق ہی آج +

رفیع السودا شعر ساق سیمین کو ترے دیکھ کے گوری گوری + شمع محفل مین ہوئی جاتی ہی تھوڑی تھوڑی

+ خواہ دونون حرف قریب المخرج ہون جیسے نکاح - گناہ الغیاث التماس

شعر دلکو بس تصور جانان سے ربط ہی + تصویر یار آئینۂ دل پہ ثبت ہی + از عشرت

شعر اگر آہن کا ہو معشوق کا دل + پہ عاشق کا اگر ہی جذب کامل + وہ آہن کو بھی بالتخصیص کھینچے

بر نگ سنگ مقناطیس کھینچے + واجب الاحتراز ہی - سوم سناد یعنی اختلاف ردف و ریفادسی ہندی

مین محض ناجائز ہی البتہ اہل عرب ردف یا - اور ردف واو کا قافیہ درست رکھتے ہین جیسے تمیں

نزول و نیسر و بدور او رنیز اختلاف ردف زائد کا جیسے گوشت و پوست چہارم اختلاف

حذو ردف مثلاً قافیہ نور بالضم و جور بالفتح کا میر حسن شعر محبت نے یہ چاشنی اور دی +

کہ پیرے سے بین جیسے جی گوردی + پنجم اختلاف حرف قید خواہ بعید المخرج خواہ قریب المخرج جیسے

ششم اختلاف اشباع جیسے تجاہل و کاہل

گہر و شعر و بحر و شہر مثال فصل اول مین گذری

اور ان تینون عیب کو بھی بعض داخل سناد کہتے ہین ہفتم اقوا یعنی اختلاف توجیہ و حذو قید کا

مثلاً قافیہ ذرا اور دُرا اور رستا اور رشت کا - سودا شعر لکھدیا مجنون کو تسمیم سرشتہ + کہدیا مستقی

سے جا نصد کر + دکہ شعر ترے کوچے سے جو مین آپکو چلتے دیکھا + جی کسی تن سے نہ اسطرح

95

دیکھا + تیغ تیز کا سدا شکر ادا کرتے ہین + لب شوخ زخم کے دن رات مین ہنستے دیکھا + وله شعر ساقی
چمن مین چھوڑ کے مجھکو ندھر چلا + پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا + عالم تو ہر رہا ہے کہ آن پر تری تیغ و سپر [illegible]
لیے کے کس پہ پھر چلا + بست و ہشتم تعدی یعنی حرف وصل ایک جگہ متحرک دوسری جگہ ساکن لائین اگرچہ [illegible]
کے تعدی جب مخل وزن ہو عیب ہے ورنہ نہین مگر شعراے عجم کے نزدیک عیب ہے نہم ایطا جس کو
فارسی مین شایگان کہتے ہین قافیے مین معنی واحد پر تکرار کلمے کی کرنا اور وہ دو قسم ہے خفی اور جلی خفی
وہ کہ تکرار پہلی نظر مین معلوم نہو جیسے دانا بینا حیران سرگردان آب گلاب ظفر شعر
دیکھی جو چشم تر نے ذرا گل ستارہ آب حباب + شرم کے مارے وہین بحر مین ہوا آب حباب + میر حسن شعر
جہان راستی چاہیے راستی + کجی جس جگہ چاہیے وان کجی + جلی وہ کہ تکرار ظاہر ہو جیسے دردمند
حاجتمند ستمگر کارگر چلو رہو بکری مرغی جانا رونا سجاتا ہے دیکھتا ہے انکو [illegible]
کیونکہ وہ ایسی علامت جمع یا تانیث یا علامت کسی صیغے کی آخر سے دور کیجائے تو قافیہ درست نہین رہتا
مثلاً درد اور حاجت یا چل اور رہ یا جا اور رو اور دیکھ کا قافیہ نہین ہوسکتا اور ایطاے خفی متقدمین
نے غزل اور قطعے مین بعد سات بیت کے اور قصیدے مین بعد دو بیت کے جائز رکھا ہے اور متاخرین کے
نزدیک بعد بیت و بقیہ بیت کے جائز ہے اور اگر لفظ واحد کو معنی مختلف پر لائین تو داخل صنائع ہے
امانت شعر ابتدا ہی سے جو ملو نظر [illegible] گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + دہم تکرار قافیہ
معمول وہ دو قسم ہے ترکیبی و تحلیلی ترکیبی وہ کہ دو لفظ مرکب قافیے دوسرے لفظ کے واقع ہون
آباد شعر رنج مہجوری خالی ہے فرقت مین کلائی مجھکو + آج کل کیا نہین مدت سے کل آئی مجھکو + خواہ ردیف
مین ظفر شعر مرہم ترا جبکہ دل نشین ہو جاے + دل مین پھر کسکے مہ جبین ہو جاے + تحلیلی وہ کہ ایک لفظ کے دو ٹکڑے
کرکے ایک کو داخل قافیہ دوسرے کو داخل ردیف کہین نسیم شعر ہونے کا مصاحب اللہ جو انکا + ایک
ہی لاٹھی سے سب کو ہانکا + کبھی ترکیب و تحلیل کو جمع کرتے ہین یعنی قافیہ مین تحلیل ردیف مین ترکیب
مولفہ شعر داغ سینہ یان سے ہم پھولونکی جالیجائینگے + گلشن ہستی مین کیا آئے تھے کیا لیجائینگے
بزم مین اسکی کبھی تو دخل ہوگا تیر کا + کوئی دن تو غیر محفل سے نکالے جائینگے + اور قافیہ معمول تمام
غزل مین ایک دو قافیہ مقبول ہے اگر مطلع مین ہو تو بھی مضائقہ نہین - یازدہم تضمین
یعنی قافیہ ایسا ہو کہ معنی مصرعہ آئندہ پر موقوف ہون - طالب شعر کس رکے نبھانے

دن سے غم یار اگر تو مجھکو دکھائے اپنا رخسار رنگ ورشتے رقیب سے ... ہی طرف

یار نظر + اور واضح ہو کہ ان دو عیب کو متاخرین صنعت جانتے ہین ... تبدیل قافیہ کا ایک

غزل یا قصیدے مین مثلاً قافیہ جسم نم وغیرہ کا ہے بعد چند شعر جام و نام قافیہ کرتے ہین -

فصل ششم - ردیف کے بیان مین واضح ہو کہ ردیف ... شعرائے عجم ... ایک یا زیادہ کلمہ

مستقل کو کہتے ہین کہ اسکو آخر مصرع یا بیت کے بعد قافیے کے اکثر لاتے ہین اور محقق طوسی کے

نزدیک کلمہ غیر مستقل بھی ردیف ہو سکتا ہی اور بقول محقق مذکور اگر ایک کلمہ معنی مختلف پر کئی

جگہ واقع ہو وہ بھی ردیف ہی لیکن باتفاق جملہ علما ردیف مین لفظ مستقل اور واقع ہونا سب

جگہ معنی واحد پر شرط ہی اور جائز ہی کہ تمام مصرع مشتمل قافیہ اور ردیف پر ہو - طالب

شعر - گھر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + زر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + پہلے ہی

مین کر چکا ہون طالب قربان + سر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + اور اگر ردیف دربیان

دو قافیے کے واقع ہو اسکو حاجب کہتے ہین - میر شعر - کہین آنکھون سے خون ہو کے

بہا + کہین دل مین جنون ہو گئے ہا +

باب ششم اقسام نظم و نثر کے بیان مین

واضح ہو کہ کلام دو قسم ہی نثر اور نظم نثر تین قسم ہی مسجع - مرجز - عاری - ... نظم ...

غزل - قصیدہ - تشبیب - رباعی - قطعہ - مثنوی - ترجیع بند - مسمط - مستزاد - فرد عبارت ہی

ایک شعر سے جسمین دو مصرع ہون خواہ مقفی خواہ غیر مقفی لیکن کسی غزل یا قصیدے وغیرہ کا

نہو ورنہ قسم علحدہ شمار نہ کی جاتی اور بقول صاحب دریائے لطافت بے قافیہ ہونا اس کا بھی

ضرور ہی کیونکہ وجہ تسمیہ اسکی خالی ہونا قافیے سے ہی اور متضمن کسی مثل وغیرہ مضمون خاص کے ہو

اور اکثر شعرائے متقدمین فرد کہتے تھے - ذوق فرد جس جگہ بیٹھے ہین بادیدہ نم اٹھے ہین + آج

کس شخص کا منہ دیکھکے ہم اٹھے ہین + سودا فرد تو تنک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ + ...

آئے ہے جہان پر جلین فرشتون کے + غزل اون اشعار متفق الوزن و القوافی کو کہتے ہین

ہر بیان حسن و عشق و صفت خط و خال معشوق و شب و روز شکایت محبوب حدیث وصال و ہجر و عدم صبر و قرار

و جفاے یار و ذکر شراب و آوارگی و شوریدگی و شیدائی و استغراق و جفاے فلک وغیرہ مین ہو اور سوا اسکے

کے شعر مین مثل نصیحت و معرفت وغیرہ بعض متاخرین لکھتے ہین بیجا ہے اور شعر اول کے دونون

مصرعون مین قافیہ ہو اوسکو مطلع کہتے ہین باقی اشعار کے مصرع دوم مین قافیہ ہو مصرع اول مین کچھ ضرور نہین

اور شعر دوم کو حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہین اور متاخرین شعر آخر غزل مین تخلص یعنی نام فرضی اپنا ضرور

ذکر کرتے ہین گو متقدمین مین کچھ یہ قید نہ تھی اور اسکو مقطع کہتے ہین بعض شعرا مطلع مین بھی تخلص ذکر کرتے ہین

اور مقطع مین مگر اسطرح لاتے ہین کہ معنی دیگر مفہوم ہون - جرأت شعر کہان ہے مجھہ مین وہ جرأت کہ تمکو جانے

نہ دون + پر اس رکھائی سے مجھے نہ تم چھیڑا کرو باتھہ + اور تعداد اشعار غزل کی پانچ - سات - نو - گیارہ

تیرہ - پندرہ - سترہ اونیس ہے اور بعض نے ادنی تین بیت و انتہا ۲۵ شعر لکھی ہے مگر متاخرین فارسی کے کلام

مین چالیس سے بھی زیادہ اشعار کی غزل پائی جاتی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اشعار طاق ہون جفت نہ ہون اور

غزل کا مضمون ہر شعر کا جداگانہ ہوتا ہے - یعنی اگر ایک شعر مین وصال ہو دوسرے مین ہجر کا مضمون ہو

یا ایک مین فخر دوسرے مین عجز تو جائز ہے لیکن قدما اکثر صرف ایک ہی مضمون مین غزل کہتے تھے اور یاد رہے

شعرا فارسی اور اردو مین عشق مرد کا امرد پر اور ہندی بھاکھا مین عشق عورت کا مرد پر بیان

کیا جاتا ہے پس اگر زبان ریختہ مین دلبر آئی لکھین ناجائز ہے دلبر آیا لکھنا چاہیے اور اگر کوئی بھی شخص عاشق

عورت لکھے تو یہ امر خاص ہے فقط مثال غزل - جرأت غزل مشکل مہری گردش ہے ہمکو سارے دن

جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن + نہین ہے تیرے مریضان ہجر کا چارا + اب اپنی زیست

کے بھرتے ہین یہ بیچارے دن + کب آس سے ہوگی ملاقات مین یہ پوچھون ہون + ذرا تو دیکھہ نجومی مرے

ستارے دن - بوصل کیونکہ مبدل ہون ہجر کے ایام + مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوے سنوارے دن +

لگا یہ روگ جوانی مین کیون میان جرأت + ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمھارے دن + قصیدہ

بعینہ مثل غزل کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ غزل مین خصوصیت مضمون کی ہے اور قصیدہ مین عام ہے

خواہ حمد خواہ نعت خواہ مدح یا ہجو خواہ حکایت خواہ پند و نصائح خواہ شکایت روزگار وغیرہ ہو اور قصیدہ

مین بیس اور بقول بعض بیس اونیس یا پندرہ یا بارہ بیت سے کم نہین ہوتا اور حد تعین زیادہ کی نہین لیکن

متاخرین عجم نے ایکسو بیس اور بقول بعض ایکسو ستر بیت مقرر کی ہے اور اسمین اشعار معانیے دقیق

بلیغ اور صنائع وبدائع لفظی ومعنوی بیان کئے جاتے ہین کہ جس سے زور طبیعت اور قصد تمام شاعر کا معلوم ہو اور
قصیدہ مصرح مین دو تین چار مطلع بھی علحدہ علحدہ لاتے ہین اُسکو ذو المطالع کہتے ہین اور یہ محسنات قصیدہ سے ہی اور اکثر
قصیدہ اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی یعنی اگر ذکر عشق مین ہی تو عشقیہ اگر ذکر بہار مین ہی تو بہاریہ اگر شکایت
گردش زمانہ مین ہی تو حالیہ اگر اپنی تعریف مین ہی تو فخریہ یا حرف ردیف سے موسوم ہوتا ہی جیسے
ردیف جیم ہی تو جیمیہ اور ردیف میم ہی تو میمیہ یا ردیف سے جیسے ردیف آفتاب ہو تو شمسیہ اور قصیدہ مدحیہ کے
آخر مین الفاظ دعائیہ اکثر ضرور لاتے ہین تشبیب بھی مثل غزل کے ہوتا ہی کہ اُسمین ذکر ایام شباب و شراب و
کباب و شاہد و مستی و صحبت یار و موسم بہار باران گلزار وغیرہ کا ہو پھر اُس سے کسی اور نظم خواہ مدح ممدوح
خواہ تعریف معشوق وغیرہ کی طرف رجوع کرین غرض کہ تشبیب ایک خاص قسم تمہید کی ہی اور بعض نے تحقیق
جملہ تمہید کو خواہ اُسمین کوئی مضمون ہو تشبیب کہتے ہین جس قصیدہ مین بعد تشبیب کے حسن تخلص ہو مسمی
مقتضب کہتے ہین اور جس مین تشبیب ہی نہو اُس کو مجرد

مثال قصیدہ مع تشبیب

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل — تیغ اُردی نے کیا ملک خزان مستاصل
سجدۂ شکر مین ہی شاخ ثمردار ہر اک — دیکھکر باغ جہان مین کرم عز و جل
قوت نامیہ لیتی ہی نباتات کی عرض — ڈال سے پات تلک پھولے لیکر تا پھل
بار سے آب روان عکس ہجوم گل کے — لوٹتے ہی سبزے پہ نہیں کہ ہوا ہی بیکل
جوشش روئیدگی خاک سے اب نہین — شاخ مین گاو زمین کے بھی جو پھوٹے کونپل
آب جو گرد چمن لمعۂ خورشید سی ہی — خط گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول
کشت کرنے مین ہر اک تخم سے از فیض ہوا — گرتے گرتے یہ زمین برگ و بر آتا ہی نکل
جوہری کو چمنستان جہان مین اس فصل — آگیا لعل و زمرد کے پرکھنے مین خلل
تا کجا شرح کرون مین کہ بقول عرفی — ہنگر از فیض ہوا سبز شود در منقل
نسبت اس فصل کو یہ کیا ہی سخن سے میرے — ہی فضا اُسکی تو دو چار زمان مین فصل
اور میرا سخن آفاق مین تا یوم قیام — رہے گا سبز ہمیشہ [illegible]
ہو جہان کے شعرا کا مرے آگے سر سبز — نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل
ہی مجھے فیض سخن اُس کی ہی مداحی کا — ذات پر جسکی ہمہ تن [illegible]

شیر یزدان شہ مردان علی عالی قدر
دیکھے چشم تری ... در ... [illegible]

خاک نعلین کی نسبت سے ... [illegible]
پہونچے اُس شخص کو جو شخص ہوا علی ازل

مدح غائب سے کہنے سکے نہ مداح کا دل
روبرو مطلع ثانی سے ہو یہ عقدہ حل

مطلع ثانی

دید تیری بدوئی حق سے نگہ کا ہے خلل
یک شے دو نظر آتی ہین بچشم احول

مرضی حق تری مرضی سے ہے جون جوہر فرد
اس یقین مین نہ گمان کر سکے زنہار خلل

راے تیری کے موافق جو نہ لکھے نسخہ
کرے تاثیر نہ عیسے کا مداوا یہ کسل

سایے مین دست کرم کے ترے ہر صبح و مسا
دولت ہر دو جہان سے ہو غنی عید اقبل

وصف تجھ تیغ دو سر کا مین کہون کیا شہ دین
دل مجنون کا جو بید انجین کرے ہے صیقل

زمرۂ دو بخت ستارہ ہے کسو پر آوے
خواہ بر برگ قمر خواہ وہ بر پشت جبل

اسکو آسیب نہین صورت شمشیر قضا
نہ تجھ سے وہ نہ مڑے وہ نہ پڑے اُس مین بل

زیر ران ہے جو ترے رخش فلک سیر شہا
ہر وہ محبوب جسے کیجئے نہایت اچپل

وصف تیرے کی ہے شایان زبان تیری ہی
سمجھے تو آپ کو یا تجھکو خدا وند اجل

مدح اپنی نہ سمجھ یہ جو کہا مین اس سے
رتبہ تجھ مدح کا اعلے ہے سخن ہے اسفل

عرض ... ہے مجھے اس سے غرض
تا یہ آخر یہ جو موزون مین کیا از اوّل

سو تو وہ کیا ہے۔ آگہ ہوے جو تجھسے مخفی
نہین راز دو جہان آنکھ سے تیری اوجھل

پر کرون کیا مین کہ ہے آٹھ پہر دل میرا
گردش چرخ مین جون شیشۂ ساعت بیکل

کہی جاتی نہین وہ مجھسے جو اس ظالم نے
کسطرحکی مری اوقات مین ڈالی ہل چل

اس ستمگار سے جب زور مرا کچھ نہ چلا
تب مین لاچار کہی شکوہ بھری اسکے یہ غزل

داد کو کسکی فلک پہونچے ہم اندوز ازل
صبح جب نکلے ہے خورشید تو لیکر مشعل

... تجھے دست تظلم اسکا
جوہر عقل مین جس شخص کے آجا خلل

راست کیشون سے کجی اتنی ہے اس ملعون کو
کہ دیا سرو کو اسنے نہ کبھی پھول نہ پھل

زہر اپنے کو جو بیت سے تری یا حیدر
آپ پیتا ہی گیا ہے بدن اسکا سب بھل

کرکے دریافت سوال کو اب یا مولا
تجھسے یون عرض کرے ہے یہ ترا عبد اقل

یہ نکر مجھبہ گوارا کہ گزندا سکے سے	ہند کی خاک مین اجزا سے بدن ہوین گل
جلد پہونچا بزمین بخفا اس عاصی کو	کرا سے عمر ابد ہی جو وہان آسکے اجل
میری قسمت کے موافق تو معین کردے	اپنے مہر [illegible] سے اب ما تحمّل کا بدل
طاقت طول سخن آگے بھی تک سعد اکو	بخش ای قوت بازو سے یُمنی مرسل
چاہتا ہو کرے آخر وہ دعا ئیہ بیدا	نظم تحفہ مدح کی بہتر ز کلام اوّل
تا ملے خلعت نور وز بہ لبستان جہان	پا وے تا نیّر اعظم شرف از برج حمل
برگ پیدا کرے تا باغ مین ہر ایک نہال	پھوٹے تا نامیہ سے شاخ شجر مین کونپل
تا سلیمے رہے یہ نظم بہ باب الجنت	جب تلک اس سے بر آئے مری امید امل
نخل امید سے اپنے ہون بر وسند محب	ہو محبت نہ تری جنکو نہ وہ پاوین پھل

رباعی جسکو ترانہ اور دوبیتی اور رجفتی اور چار مصراعی بھی کہتے ہین چار مصراع متفق الوزن والقوافی ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو مضائقہ نہین نہو تو ضرور نہین ایجاد رودکی ہو محمد بن قیس نے رسالۂ عروض مین لکھا ہی کہ سنہ پانصدی مین ایک دن استاد رودکی غزنین مین چلا جاتا تھا راہ مین بیٹا امیر یعقوب بن لیث صفا کا کہ گیارہ سال کا اور حسین تھا عید کے روز جوز بازی چند اطفال کے ساتھ کرتا تھا یعنی چند جوز کو ایک گڑھے مین ڈالنا چاہتا تھا ایک بار چھ جوز گڑھے مین جا پڑے اور ایک باقی بھی گڑھے مین جا پڑا تب وہ خوش ہوکر کہنے لگا مصرع غلطان غلطان ہمیرود تا لب گو + رودکی نے سنکر اُس سے چوبیس وزن ایجاد کئے من بعد عروضیون نے اس سے بہت زیادہ دس ہزار تک اوزان رباعی کے شمار کئے ہین اور رباعی بحر ہزج مثمن سے مخصوص ہی اور نو زحاف یعنی خرم خرب قبض کف ہتم جب بتر شتر زلل واقع ہونے سے چوبیس وزن پیدا ہوتے ہین اخرم سے بارہ وزن اخرب الصدر [illegible] مبتدا ہین اور بارہ اخرم الصدر والابتدا [illegible] جن قطان [illegible] کے

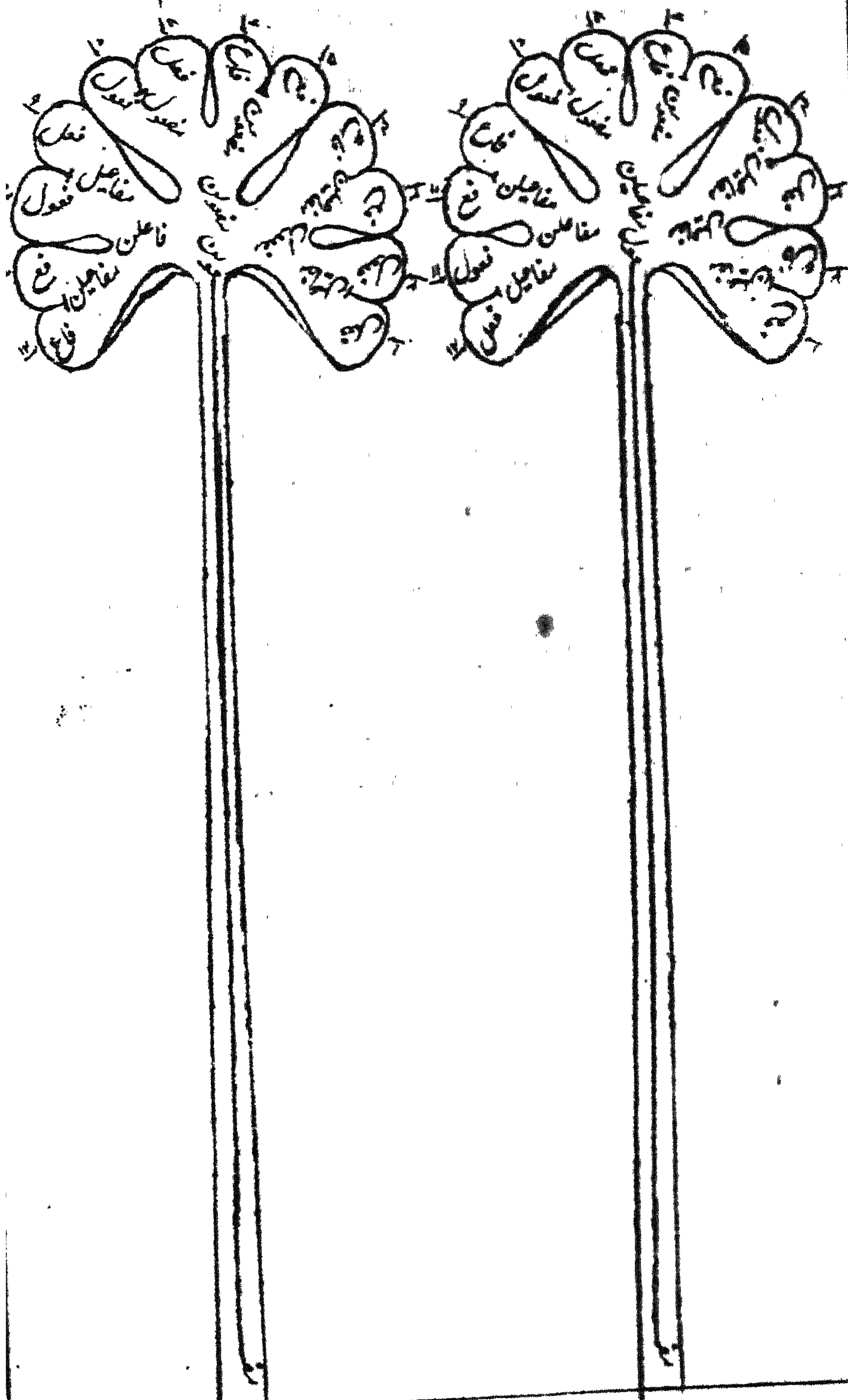
دو شجرہ بنائے ہین

شجرۂ

شکل

شجرۂ اخرب الصدر والابتدا

شجرۂ اخرم الصدر والاب



ان چھ رباعی عبد العزیز خان عزیز بریلوی کا ہر مصرع ایک ایک وزن رباعی ہے ہر چند رباعی اوزان اخرب کی اور تین اخرم کی اخرب کی یہ ہین بہ ترتیب نشان نمبر رباعے

ہے شبنم حیرانی کو مجھسے یہ حجاب ۸	آنکھون کو کرے چار نہین آئسے تاب ۴
حیرت کو مری غور اگر کرتا ہے ۱	آئینے کی آنکھ مین بھر آتا ہے آب ۲
دیگر سرمایۂ غفلت ہے تماشاے جہان ۳	بینا ہے وہ جو نہ وا کرے آنکھ یہان ۱۲
ہر پردۂ دید ہے حجاب غفلت ۱۰	عارف کو ہی یہ کھلتا ہے راز پنہان ۵
دیگر ہے اہل سخا سے چرخ دون سر جنگ ۱۱	پایا ہے خسیسون نے تاج و اورنگ ۶
غنچے سے چمن مین ہے یہ معلوم ہوا ۷	زر جسکی گرہ مین ہے وہی ہے دلتنگ ۹

اور رباعیات اوزان اخرم کی یہ ہین

رباعی ہین باغ عالم مین کیا گل کیا خار ۸	لیکن ہے دیدۂ بصیرت درکار ۱۲
بینائی آنکھون مین نرگس کے ہو ۵	گلشن مین تب کرے تماشائے بہار ۱۰
دیگر لازم ہے انسان کو ہو سب سے جدا ۱	ہوتا ہے مشہور رہے جو تنہا ۳
وحدت سے ہے فروغ خورشید فلک ۹	شہرت عزلت مین ہے مثال عنقا ۱۱
دیگر دنیا مین ہنسنے سے بہتر کون ہے رونا ۲	لیکن ہے دیوانہ اگر ہو بے باک ۴
دیکھو تو گلشن مین گل نے یہ کیا ۷	ہنستے ہنستے دامن کر ڈالا چاک ۶

اور واضح ہو کہ اگرچہ اہل عروض قید اس امر کی کرتے ہین کہ اوزان رباعی دائرۂ اول و دوم ایک رباعی مین باہم جمع نہوان مگر شعرا کے کلام مین یہ قید پائی نہین جاتی۔ میر سوز

رباعی مدت ہوئی ہمکو جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مہربانی کرتے
لخت جگر و کباب دل تھے طیار	تم آتے تو ہم بھی میہمانی کرتے

مصرعہ دوم دائرہ اخرم کا باقی ہر سہ دائرہ اخرب کے ہین۔ قطعہ عبارت ہے دو یا زیادہ ابیات متفق الوزن والقوافی سے بے مطلع ہو خواہ نہو اور مضمون سب ابیات کا متعلق ہو جداگانہ نہو گویا کہ قطعہ کسی غزل یا قصیدے کا ٹکڑا ہے اور اشعار قطعہ اقل ۲ اور زیادہ ۱۷ تک ہین اور بعض کے نزدیک حد نہین۔ ذوق قطعہ مین نہ ترایا جود مر ذبح تو یہ باعث تھا کہ بیاد نظر حسن کا آداب مجھے

رباعی

قطعہ

لیوے اسطرح جسے زانو کے تلے داب مجھے	ورنہ وہ شوخ ہے جو گل سے بھی نازک تر ہوا

مثنوی یا مزدوج ابیات متفق الوزن کہ ہر بیت کے مصرعے جداگانہ باہم مقفی ہون - میر تقی مثنوی

ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال	عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
کہیں سر مین جنون ہوکے رہا	کہیں آنکھون سے خون ہوکے بہا
کہہ [illegible] داغ کا پایا	کہہ تنگ اسکو دماغ کا پایا

اور اسکے واسطے سات بحرین مخصوص ہین اول متقارب مثمن مقصور یا محذوف الآخر
اور یہ بحر مخصوص ہے ذکر جنگ سلاطین وغیرہ کے واسطے چنانچہ شاہنامہ اگرچہ میر حسن نے مثنوی
سحر البیان قصہ عشقیہ اس بحر مین لکھا دوم ہزج مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اور یہ مخصوص
ذکر عاشق ومعشوق کے واسطے ہے جیسے نلدمن و پدماوت و اعجاز عشق - سوم ہزج مسدس
اخرب مقبوض یا اخرم اشتر مقصور الآخر یا محذوف الآخر اسمین بھی خصوصیت ذکر عشق کی ہے جیسے
گلزار نسیم چہارم خفیف مخبون مقصور یا محذوف اسمین مواعظ نصایح و حکمت اکثر مذکور ہوتے ہین اور قصائین
عشقیہ بھی اکثر نے لکھے ہین جیسے بہار عشق - فریب عشق زہر عشق دریائے عشق سراپا سوز پنجم
رمل مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اس مین حکایات علما و اولیا و حقایق حکمت و نصائح وغیرہ
ہوا ہے جیسے گلزار ابراہیم و ایجاد رنگین و گلزار لطائف حکایات عشق کا بھی مضایقہ نہین ششم
رمل مسدس مخبون مقصور یا محذوف الآخر اسمین بھی مضامین حکما اور اولیا وغیرہ کا ذکر ہوا ہے اس وزن کا موجد
بعض شخص امیر خسرو دہلوی کو کہتے ہین مگر غلط ہے کیونکہ اس سے پیشتر کے شعرا کے اشعار پائے جاتے ہین
ہفتم سریع مسدس مطوی مقصور یا محذوف الآخر اسمین سواے ذکر عاشق ومعشوق کے اگر اور
کچھ ذکر ہو تو مضایقہ نہین جیسے قصہ حضرت بلال اگر ان اوزان کے سوا اور وزن مین مثنوی کوئی شخص
لکھے تو دلچسپ نہین ہوتی - ترجیع بند اگر چند اشعار متفق الوزن والقوافی مثل قصیدے
وغزل کے بعد ایک شعر متفق الوزن ومختلف القوافی لائین اسکو بند کہتے ہین اور اگر چند بند کے مجموعے
اسیطرح جمع کیے جائین بشرطیکہ شعر مختلف القافیہ ہر بند مین ایک ہی واقع ہو اسکو ترجیع بند کہتے ہین
اور اگر وہ شعر بعد ہر بند کے لائین اسکو ترکیب بند کہتے ہین ترکیب بند دو قسم ہے ایک یہ کہ بند کی ہر بیت
جسکا قافیہ جداگانہ ہو کر ان کے اجتماع سے مثنوی بن جاوے دوسرے یہ کہ سب اشعار ہر بند ایک قافیہ کے ہون

ایسے ... ترجیع سے قصیدہ یا غزل کی صورت ظاہر ہو اور ہر بند کم سے کم ۵ بیت سے اور زیادہ کی حد بیت

مثال ترجیع بند از مومن

او چھوڑ کے مجھ کو چلا گیا دل	ہے جس سے زیادہ ہو گیا دل
دلبر سے تیشے پڑ گئے نذر	افسوس کہ میرے پاس تھا دل
پر جس جان تمھیں مبارک	یعنی نہیں میرے کام کا دل
کیوں دعوے دلربائی اتنا	مائل اُدھر آپ ہی ہوا دل
وہ دیتا ہوں دم ایسے فتنہ گر پر	انصاف سے دیکھنا مرا دل
اُس چشم نے کر دیا خراب آہ	تھا ورنہ بہت ہی پارسا دل
کیسی مری جان پر بن آئی	اللہ بگڑ گیا ہے کیا دل
گھوٹے ہے گلے کو کوئی ہمدم	کیا بات کروں کہ ہے خفا دل
اے محرم راز کیا کہوں میں	کس آفت جان پہ آ گیا دل
اے مومن [illegible] ہر دم	کیا پوچھے ہے کیونکہ لے گیا دل
آن شوخ چنان ربود از من	گویا کہ دلم نہ بود از من

پردے میں ہے ہر شکستہ پا میرا	کیونکر نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائے	ہے مقبرہ خوابگاہ میرا
بس آپ ہیں آنکھ تم کہ مشتاق	ہو دل میں گذارگاہ میرا
آن [illegible] سنگ دل ہی کو توڑ دو	آئینہ ہے سنگ راہ میرا
میں خستہ شہید بے دیت ہوں	ہے شوخی ستم گواہ میرا
دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا	اے شوخ فسوں نگاہ میرا
اے دوستو لو تجھ سے چلا میں	قابو میں نہیں دل آہ میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات	خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پھینک تیر	ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار +	دل دشمن میں ہے گناہ میرا

[illegible]	گویا کہ دلم نبود از من

مثال ترجیع بند از مومن

ہن [illegible] سے [illegible] جان کو کیا ہوا — ہم بین [illegible] میرے جان کو کیا ہوا
[illegible] — کیا جانے اس [illegible] زلف پریشان کو کیا ہوا
[illegible] افسوس سے حنا — اس دست رشک پنجۂ مرجان کو کیا ہوا
[illegible] خورشید التفات — شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا
[illegible] مسلسل کدہر گئی — برہم ہے حال کاکل پیچان کو کیا ہوا
[illegible] نہین الم اس لب پہ کیا بنی — پھیکا ہے زخم بے مزہ ہے نمکدان کو کیا ہوا
[illegible] یوسف گل ہے نسیم مین — اسکی شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا
گردش پہ اپنی ناز ہے پھر روزگار کو — اس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا
[illegible] ہے شوخیونکا غزالان دشت کو — اس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا
[illegible] ہے شب [illegible] — اس روے غیرت مہ تابان کو کیا ہوا

[illegible] — وہ مہر آسمان [illegible] کہان

[illegible] نہین رہا — وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا
افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین — وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا
حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی — جس سے کہ زندگی کا مزہ تھا نہین رہا
ای چرخ چاہنے سے رہے مہر و ماہ کو — کیا چاہین روزگار تمنا نہین رہا
[illegible] — وہ شمع روے انجمن آرا نہین رہا
دل مین [illegible] سے گلا کرون — وہ قدر دان شکوۂ بیجا نہین رہا
[illegible] شوق ہمکنار — وہ خوش گلوے بستہ صفا نہین رہا
[illegible] — دنیا مین ہاے نام وفا کا نہین رہا
[illegible] — وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا
اس نور چشم حسن کو کبہو نظر نہ روئیے — آنکھو نمین جو رہتے کوئی ایسا نہین رہا

ہر دم جبین آئینہ آلودہ غم سے تھی | یہ آب و تاب حسن کہی نہ کے دم سے تھی

مثال ترکیب بند از امیر

جب تک کہ روز عید مسرت فزا رہے | جب تک کہ کعبہ قبلہ اہل صفا رہے

جب تک کہ قبلہ مرجع خلق خدا رہے | مسجود جب تلک حرم کبریا رہے

قربان ہو تجھپہ عید سعادت فدا رہے | بالائے فرق سایۂ بال ہما رہے

مسجود اہل شرع ہو جب تک خدا کا گھر | جب تک نمازیوں کے جھکیں سجدہ میں سر

جب تک کہ معتکف رہیں محراب مین بشر | جب تک وظیفہ خوان رہیں زاہد ہر سحر

یارب صف امام کا تو پیشوا رہے | آفاق مقتدی رہے تو مقتدا رہے

مستمط سات قسم ہے۔ مربع مخمس مسدس مسبع مثمن متسع معشر اور یہ اسمے [illegible] اعداد مصاریع ہر بند کے ہین پس چاہیے کہ ہر قسم کے بند اول کے سب مصرع مقفیٰ [illegible] ہر بند کا قافیہ جدا مگر آخر مصرع اصل قافیہ بند اول کی طرف راجع ہو اور واضح ہو کہ سوائے مخمس باقی اقسام اسقدر رائج تھے اب کم مستعمل ہین اور شعراے زبان ریختہ نے قسم ہشتم یعنی مثلث جسکو انکی اصطلاح مین تکرار کہتے ہین ایجاد کیا ہے بصفت مذکور مثال مثلث

برقع جو اپنے منھ سے صنم نے اٹھا دیا | سب کو خدا کے نور کا جلوہ دکھا دیا

سجدے کو مہر و ماہ نے بھی سر جھکا دیا | یوسف کا حسن قصۂ پارینہ ہو گیا

دل اُسکے عکس نور سے آئینہ ہو گیا | قامت نے اُسکے فتنۂ محشر جگا دیا

مثال مربع

اسکو مجرا ہے جو کہتا ہے کہ آگے جو رضا | عشق مین دلبر سے بہت ہم رہے [illegible]

پہلے کہتا تھا یہ ہر بار کہ آگے جو رضا | آبرو دیکھو مری اے یار کہ آگے جو رضا

اسقدر اپنی لگاوٹ سے تو مت دل مین چبھ | جو نظر آئے تو ہی جی سے لیکر [illegible]

جسطرف کو نگہ جھکے تری برق نگاہ | سر جھکاؤن وان مین سو سو بار کہ آگے جو رضا

مثال مخمس

گر شاہ سر پہ افسر [illegible] آتو چہ عجب | ور بحر سلطنت کا [illegible]

ماہی علم مراتب پہ زر ہوا تو پھر کیا — نوبت نشان نقارہ در پر ہوا تو پھر کیا

سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پھر کیا

یا رہوے فوج و لشکر و سلطنت پناہی — پھیری دہائی اپنی لے ماہ تا بہ ماہی
جب آ نگر قضا کی سر پر پڑی تباہی — پھر سر رہا نہ لشکر نے تاج پادشاہی

دارا و جم سکندر سا گر ہوا تو پھر کیا

مثال مسدس

تو ... طرح طرز کسی کا — نادیدہ ہوا دل یہ گرفتار کسی کا
یاں ہجر سے جینا ہوا دشوار کسی کا — واں بات بھی کرتے کو نہین یار کسی کا

یاں دیدہ تو مشتاق طلب دیدار کسی کا — واں بند ہوا روزن دیوار کسیکا

یاں سب پہ مرے آٹھ پہر جان حزین ہے — ہو وہم کہ گذرتا ہے دم بازپسین ہے
واں اُس بت عیار کو پروا ہی نہین ہے — غافل مرے احوال سے وہ پردہ نشین ہے

کہتے ہین جو کچھ لوگ جواب اُس کا نہین ہے — کہتا نہین سنتا ہے وہ زنہار کسیکا

مثال مسبع

افسوس اس چمن مین جو سرو رواں نہین — لطف بہار تازگی گلستان نہین
ایسا کوئی چمن نہین جسمین خزان نہین — گل خندہ زن نہین کہ وہ آرامِ جان نہین
سنبل مین بوے کاکل عنبر فشان نہین — بلبل کا شاخ گل پہ کوئی آشیان نہین

و ... مجھے نہین ... شور و فغان نہین

... خاک ... سینا — شبنم سرشک گرم سے ہے چشم تر نہین
... مین — بلبل کا آشیان ہے کہین بال و پر کہین
... سے آشکار ہے داغ جگر کہین — ... سے ... نہین

... [illegible]

مثال مثمن

الغض اس مہ کی جدائی کا ستاتا ہے مجھے — شمع ساں داغ ... جلاتا ہے مجھے

عشق اُس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے
دل وحشی کے شب روز پھراتا ہے مجھے

وہ بنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے
موج کے ساتھ ہی دریا بھی بہا جاتا ہے مجھے

مُنس مُحزون جو کبھی آپ میں پاتا ہے مجھے
ناتوان جان کے سائے سے ڈراتا ہے مجھے

ہے تجھے زلف رسا کی قسم اے باد صبا
اگر اُس شوخ کے کوچے میں گذر ہو تیرا

کہیو پیغام یہ اُس ماہ لقا سے میرا
کہ بُرا حال ہے ظالم ترے سودائی کا

ہو گیا آج غم ہجر سے لاغر اتنا
کہ مرے سائے کا ہوتا ہے تجھی پر دھوکا

جس طرح لیلے پہ جاتا کو اڑتی ہے صبا
رنگ چہرے کا اڑائے لیے جاتا ہے مجھے

مثال مسمّع

گر جب زلف کا سودا ہم کو
طوق و زنجیر سے بس اُس ہے زیبا ہم کو

تجھے چپکے سے نہیں آبلہ پا ہمکو
پانوں پڑ پڑ کے لیے جاتے ہیں صحرا ہم کو

کبھی ہنستے ہیں کہ اُس گل نے رلایا ہم کو
کبھی اُس ہنسنے پہ آجاتا ہے رونا ہم کو

زور وحشت نے دکھایا ہے تماشا ہم کو
آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہم کو

آپ ہی چھا گیا مچھو سے تماشا ہم کو

سنبل تر کی قسم زلف چلیپا کی قسم
شور محشر کی قسم قامت رعنا کی قسم

گل خندان کی قسم عارض زیبا کی قسم
دل نالان کی قسم بلبل شیدا کی قسم

چشم جادو کی قسم نرگس شہلا کی قسم
دُر دندان کی قسم عقد ثریا کی قسم

غم مجنون کی قسم عشوہ لیلے کی قسم
حسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم

اے سوا تیرے بھی اور نہ بھایا ہم کو

مثال معشّر

مرگ نے دیر کیون لگائی ہے
عمر جینے سے تنگ آئی ہے

بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے
اسے طالع کی نارسائی ہے

ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے
زندگی سخت بے حیائی ہے

کوئی مجھ سے جان لب پہ آئی ہے — ہم نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے

اُسکے جور و جفا سے پیہم — نہ ہوا شوق اپنے دل سے کم
بوسۂ لعل لب سے واے ستم — نہ ہوے کامیاب مرتے دم
اُس دہن نے دکھائی راہ عدم — آب حیوان تھا اپنے حق مین سم
کیا کہوں دوستو حکایت غم — اُسکے کوچہ مین مثل نقش قدم

ہو گئے خاک سے برابر ہم — وان وہی ناز خود نمائی ہے

فائدہ واضح ہو کہ شعراے متاخرین اکثر اقسام مسمط مسدس و مثمن وغیرہ کو بطور ترجیع بند و ترکیب بند کے استعمال کرتے ہین اور مخمس مین اکثر غزل کسی کی تضمین کرتے ہین۔

مثال مسدس ترکیب بند از امانت

عشق کے حال سے یارب کوئی آگاہ نہو — پانوان اس راہ مین رکھے کوئی گمراہ نہو
غرق بحر غم و اندوہ مین دل آہ نہو — حسن یوسف بھی نظر آئے تو کچھ چاہ نہو

مثل پروانہ اسیر چہ بابل ہوے — دل مرے زہرہ جبینون پہ نہ مائل ہوے

عشق کے نام سے یارب کوئی بدنام نہو — خاص مین شور شں وحشت کی خبر عام نہو
انتہا سوچکے وارفتہ و خود کام نہو — ابتداے عمر مین الفت کا سرانجام نہو

نہ گرفتار رگ غیرت شمشاد رہے — سرو کی طرح سے اس باغ مین آزاد رہے

مثال مسدس ترجیع بند و لہ

فراق مین یہ غم بے حساب ہے دلکو — کہ زندگی کیطرف سے جواب ہے دلکو
نہ دنکو چین نہ راتون کو خواب ہے دلکو — خیال یار مین کیا اضطراب ہے دلکو

نہ اُسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو — عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دلکو

جدائی اسکی خدایا بہت ستاتی ہے — علاج کیجیے کیا کچھ نہین بن آتی ہے
اجل بھی ہجر مین صورت نہین دکھاتی ہے — نہ یار آتا ہے مجھ تک نہ جان جاتی ہے

نہ اُسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو — عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے دلکو

کبھی ایک مصرع بطور ترکیب بند اور ایک ترجیع بند ہوتا ہے نظیر شعر

دنیا مین کوئی خاص نہ کوئی عام رہے گا	نے صاحب مقدور نہ ناکام رہے گا
زردار نہ بے زر نہ بڑا انجام رہے گا	شادی نہ غم گردش ایام رہے گا
نے عاشق نہ دکھ درد نہ آرام رہے گا	آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا
یہ چرخ جو دکھاتا ہے بڑا البند ازرق	یہ چاند یہ سورج یہ ستارے ہین معلق
لوح و قلم و عرش برین ثابت و مطلق	سب ٹھاٹھ یہ اک نہین ہو جائیگا ہو حق
آغاز کسی شی کا نہ انجام رہے گا	آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا

مخمس سائل بہ تضمین غزل عشرت

غم فراق سے جو سینہ شق ابھی سے ہے	سپید چہرہ بہ رنگ افق ابھی سے ہے
جو جاؤن جاؤن کا اُسکو سبق ابھی سے ہے	شب فراق مین دلبر قلق ابھی سے ہے
سحر ہوئی ور مرا رنگ فق ابھی سے ہے	
زبان نہ دو سنو اپنے جو کج کلاہ کا ہے	نہ حور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہے
ہر اس دل مین سمایا ہوا جو راہ کا ہے	گیا نہین وہ ارادہ ہی سیر ماہ کا ہے
یہ نازکی کہ جبین پر عرق ابھی سے ہے	

مستزاد اصل مین ایک جزو مقفٰے وزن رباعی کا بعد ہر مصرع رباعی کے لاتا ہے اور خوبی مستزاد کی یہ ہے کہ مضمون شعر کا اُس فقرے پر منحصر نہو اس صورت مین اُسکو مستزاد عارض کہتے ہین اور اگر معنی فقرے پر منحصر ہون تو اُسکو مستزاد لازم جیسے رباعی للمولفہ شعر

ہے جب سے ہوے تجھ سے جدا ای پیارے + ہے حال تباہ	غم سے ہے جان لب پہ آئی پیارے + اے واللہ
اے کاش جو جانتا یہ مین پہلے سے + ہو گا یہ حال	کرتا ہر گز نہ آشنائی پیارے + خالق ہے گواہ

اور متاخرین نے غزل کو بھی مستزاد کیا ہے جیسے جرات شعر

جادو ہے نگہ چھب ہے غضب قہر ہے مکھڑا + اور قد ہے قیامت	غارت گر دین وہ بت ہے کافر + ہے سراپا [illegible]
ہین بال بھی بکھرے ہوے مکھڑے پر دھواں دھار + جون شعلہ [illegible]	اور رنگ رخ یار ہے گو یا کہ بھبھوکا + اور تس پہ ملاحت

کبھی صرف مصرع دوم مین فقرہ مستزاد لاتے ہین جیسے مستزاد

جس باغ مین وہ سرو گل اندام نہین ہے	جس بزم مین وہ شمع دل آرام نہین ہے [illegible]

پروانہ میں گر آتش جان سوز جلائے	عاشق کا تو جلنے کے سوا کام نہیں ہے پروانہ ہے گویا

کبھی کبھی فقرے مستزاد لاتے ہیں جیسے سراج - شعر

مجھ زلف کی یہ ہوس کبھی جب سے ختن میں ہے [illegible] پریشان خاطر	ہر غنچۂ دل تنگ ہے [illegible] نہیں [illegible] شوخ سخن [illegible] ہو جائے

کبھی مصرع غزل میں قافیہ نہیں بھی لاتے ہیں صرف قافیہ فقرۂ مستزاد پر کفایت کرتے ہیں ظفر شعر

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں [illegible]	تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہیں [illegible] غم میری بلا
سب بوسہ پہ کیوں تم نہ برا مانتے ہو جان بچتے ہو	جھوٹ ہیں [illegible] تجھ [illegible] جانتے ہو کرتے ہیں [illegible]

واضح ہو کہ اقسام نظم میں جو مذکور ہوئے آئندہ اکثر نظم اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہے اگر تعریف ذات باری ہے تو حمد۔ اور تعریف پیمبر ہے تو نعت۔ اور تعریف بادشاہ و امرا کو مدح اور صفت اصحاب و اہلبیت کو منقبت کہتے ہیں۔ جسمین مذمت کسی کی ہو اسکو ہجو اور جسمین معشوق سے بیزاری اور عاشق کی بے پروائی کا مضمون اور دوسرے معشوق سے دل لگانے کی چھیڑ لکھیں اسکو واسوخت کہتے ہیں واسوخت اکثر ترکیب بند مسدس مثمن ہوتا ہے اور ذکر شہادت سید الشہدا اور واقعۂ کربلا اگر قصیدے کے طور پر ہو اسکو مجرا اور سلام کہتے ہیں اور مطلع میں بھی لفظ مجرا اور سلام کا لاتے ہیں۔ اگر مستزاد ہو تو اسکو اکثر نوحہ کہتے ہیں اگر مسدس یا مثمن خواہ ترجیع بند یا ترکیب بند ہو اسکو مرثیہ کہتے ہیں اور جو کلام شکایت انقلاب زمانہ میں ہو اسکو شہر آشوب کہتے ہیں اور جسمین سنہ کسی واقعے کے نکلتے ہوں اسکو تاریخ کہتے ہیں

اقسام نثر - واضح ہو کہ نثر تین قسم ہے مسجع - مرجز - عاری - مسجع وہ ہے کہ جسمین کلمات اواخر فقرتین مقفے ہوں جیسے سبزے پر شبنم کے قطرے اس طرح نمودار جیسے زمرد کی تختی پر [illegible] گوہر جڑے ہوں اور ہر شاخ پر بیلے چنبیلی کی کلیوں سے وہ بہار جیسے سبز پری کے گلے میں پھولوں کے ہار پڑے ہوں - اور اقسام سجع باب دوم میں مذکور ہوئے مرجز وہ ہے کہ کلمات دونوں فقروں کے سب ہموزن ہوں مقفے نہ ہوں جیسے قامت موزون سے رو برو سرو روان ناچیز ہے اور کاکل پیچان کے سامنے مشک ختن بیقدر ہے مرجز قلیل الاستعمال ہے - عاری وہ کہ مسجع و مرجز کے شرائط اس میں نہوں لیکن سلاست و فصاحت الفاظ و متانت بلاغت معنی رکھتی ہو اور واضح ہو

کہ یہ تینون قسم تین تین قسم ہین سلیس و دقیق و رنگین سلیس وہ کہ الفاظ مروج اور مانوس الاستعمال ہون دقیق وہ کہ متانت اور دقت زیادہ ہو اور مضمون تامل سے مفہوم ہو خواہ دقت لفظی ہو یا معنوی یا اصطلاحی یا تخییلی یا استعارات مشکلہ ہون رنگین وہ کہ تلازم اور مناسبات ممین ہون مثل تلازم باغ مین گل و بلبل و غنچہ و شگوفہ و شاخ و باد وغیرہ لکھنا اور پھر تینون تین قسم ہین عالمانہ شاعرانہ منشیانہ۔ عالمانہ وہ کہ دقایق لفظی و معنوی از قسم لغت و استعارات کے ہون۔ شاعرانہ وہ جسمین تشبیہات و تمثیلات و تخییلات ہون۔ منشیانہ وہ جسمین ادائے مطلب بموجب محاورہ روزمرہ کے مع شگفتگی و رفتگی تقریر کے ہو

خاتمہ فصاحت کلام مین

فصاحت خالی ہونا کلام کا ہے عیوب مفصلہ ذیل سے اول تنافر یعنی لانا حروف قریب المخارج کا کلمات مین کہ تلفظ مین کراہت معلوم ہو۔ شعر جب کمان و تیر لے وہ ہاتھ مین + اک کشمکش سے شیر سو کرے شکار + مصرع دوم کے الفاظ مین تنافر ہے یعنی اگر کوئی دو تین بار مصرع دوم کو پڑھے اغلب ہے کہ صحیح نہین پڑھ سکے گا اور زبان مین لغزش آ جائیگی۔ اور جیسے لفظ چتینت اس شعر مین سودا شعر وہم آسا ہے اس پری رش کی + مشرق سے تا بہ مغرب ایک چتینت +
دوم اثقال اور وہ آنا ایک حرف کا آخر کلمۂ اول اور اول کلمۂ آخر مین ہے جیسے نفع علم وہ صدق قول ایسی جگہہ واسطے رفع ثقل کے انفع العلم لکھنا چاہیے سوم واقع ہونا حروف مشدد الآخر کا بلا اضافت و عطف کے جیسے فلان کس خفہ ہے اور خند کرتا ہے لا اعلم شعر طوفان گریہ کی ہے مرے حد عمر نوح + دریا نہین کہ آج چڑھا کل اتر گیا + چہارم تتابع یعنی توالی اضافات جیسے شعر لوٹ دیتی ہے صفین عشق کی اک آن مین + جنبش ابروے شوخ دشمن جان حزین + پنجم ضعف تالیف اور وہ لانا ترکیب کلام کا ہے خلاف استعمال فصحا کے مصراع دلبر بے مہر جان عاشق ناشاد سوز۔ لفظ جان سوز مین فصل ہونا ضعف تالیف ہے + امیر شعر وہ صفائی مجھے حاصل ہے کہ ہر دل ہون عزیز + جتنے اصحاب تھے رکھتے تھے مجھے پیش نظر + ہر سلی عزیز ہون چاہیے اور ترکیب لفظ ہندی و فارسی کی بکسرہ اضافت جیسے چوٹی مشکین یہ ضعف ہے جیسے ہاتھ و پانون یا ترکیب الفاظ

عربی و فارسی کی الف لام کے ساتھ جیسے [illegible] وغیرہ بھی اسی مین داخل ہین شُشم غرابت

استعمال ایسے لغت کے کلام مین لانا کہ غیر مروج ہو اور اکثر اشخاص اُس سے واقف نہون اور حاجت کتاب

لغت کی ہو جیسے [illegible] بمعنی [illegible] بجاے گرگ یا کلمۂ غیر مانوس الاستعمال لانا جیسے خدا کو بجاے

کریم سخی یا ناطق لکھنا یا بجاے سر مہ [illegible] ہفتم مخالفت قیاس یعنی ایسے لفظ کا جو قیاس شرعی

نحوی یا قاعدہ صرف کے خلاف ہو جیسے [illegible] شعر [illegible] اُس بستی کا نام امر نگر ہے + لفظ

[illegible] شعر پر راضی ہو تو

اوس [illegible] کو نمین [illegible] مصحف رو ہاتھ قسم کھاؤ [illegible] غلط [illegible] ہے اور

استفا عین و با [illegible] وحدت حظ [illegible] شعر [illegible] عالم ہین

[illegible] تشنگان پھرتے لگے مصرعین جیسے [illegible] شعر [illegible] تو

[illegible] حاصل ہوتی ہے بدی [illegible] نیکی کے [illegible] شُشم اخلال یعنی چھوڑ دینا کسی

لفظ یا حرف کا [illegible] معنی [illegible] ہوان شعر وہ بوسے دیجیے نہین آتے مجھے پسند

[illegible] جو تم ناخوشی سے [illegible] خوشی سے [illegible] لانا ضرور تھا جسکے بغیر شعر ناقص ہے

تکلف کہ الفاظ مصنوعی غیر جائز لائین یعنے جو الفاظ استعمال فصحا مین نہین اپنی طبیعت سے

ایجاد کرکے لکھین جیسے [illegible] لب الب [illegible] بجاے [illegible] لفظ فارسی سے اشتقاق بطور

[illegible] ناجائز ہے [illegible] شعر تکلف ایام سے پروا نہین کچھ حسن کو + خوب ردیو نکو مزیب بلکہ پوشاک

ہے + مزیب بجاے [illegible] تکرار کہ ایک لفظ معنی واحد پر چند جگہ لائین جیسے شعر

[illegible] اس سبب مجھ پہ ستم کرتا ہے ہر دم آسمان + تکرار

لفظ [illegible] تخلیع وزن نامطبوع و ناخوش و ارکان ثقیل مین شعر لکھنا

[illegible] تضمین [illegible] شعر دوم پر ہو جیسے قطع بند اشعار پس

[illegible] عربی مین [illegible] مین قطعات پائے جاتے ہین سیزدہم

[illegible] احتراز کرکے نہین کلام مین لانا جیسے شعر

[illegible] ساقی کو مارے مین لنڈھر + یا وہ کلام کہ

[illegible] شعر وہ گرم گرم آکے مرے گھر چلا گیا

مین کیا کہون کہ یارون مجھے غش سا آگیا + چہاردہم تغیر یعنی لفظ کو بصورت دیگر استعمال کرینا سطے

درستی شعر پانر نہ جیسے آتش مصرع دردور یان سے مضاعف ہوا + لفظ المضاعف کے بجائے

المضاف لکھا پانزدہم حشو اور صرف حشو قبیح داخل عیوب ہے جیسے مصرع جفا معشوق اور

محبوب کی سہتے ہین سب عاشق + بعض الفاظ مین حشو استعمال فصحا مین داخل ہے جیسے کتب خانہ

اور حرم گاہ وغیرہ اور نیز حشو مفسد یعنی ایسا لفظ زائد جو اصل مراد مین خلل پیدا کرے عباس علیخان

بیتاب شعر سحر نہ دیکھنی ہم کو نصیب ہو یارب شب وصال بھی اپنی یہی دعا ہوگی + یہی

فضول ہے اور مخل مطلب ظفر شعر تجھے دیکھین تو پھر اور رو نکو کیون آنکھون سے ہم دیکھین + یہ آنکھین پھوٹ

جائین اگرچہ ان آنکھون سے ہم دیکھین + چہ فضول ہے شانزدہم تناقض کہ کلام مین ایک معنی خلاف

دوسرے معنی کے لکھین جیسے کسی صفت مین ستمگر اور با وفا دونون لفظ لکھین حالانکہ ستمگر باوفا نہوگا

ہفدہم لکھنا ایسی صفت کا کسی چیز کے واسطے جو اسمین نہ ہو جیسے شراب شیرین ہشتدہم تقدیم و

تاخیر یعنی جسکا ذکر اول چاہیے آخر مین کرنا اور جو آخر مین چاہیے اسکو اول - لمولفہ شعر مرنے کے قریب

ہوگیا ہون + ہون بسکہ تری حضور سے دور + مضمون مصرعہ آخر اول مین چاہیے تھا + حسین شعر

آگے ملنے کی کوئی راہ نکل آئیگی + بیقراری تو مجھے اسکے تو در تک پہونچا + اسکے در تک تو چاہیے تھا

نوزدہم تعقید اور یہ دو قسم ہے لفظی اور معنوی اگر بسبب تقدیم و تاخیر الفاظ کے کلام غیر ظاہر

الدلالۃ مراد تامل پر ہو وہ تعقید لفظی ہے جیسے سودا شعر بارے آب روان عکس ہجوم گل کے +

لوٹتے ہے سبزے پہ از بسکہ ہوائے بیکل + اصل عبارت یون ہے کہ عکس ہجوم گل کے بارے سبزے

پر آب روان لوٹتے ہے تعقید لفظی جب مخل فہم معنی ہو یعنی زیادہ تعقید ہو تو عیب ہے ظفر شعر یار واس

نو خط کی تم مشتق ستم مثل قلم + سر ہمارا اسنے تھا جسدم تراشا دیکھتے + تعقید معنوی یا اغلاق وہ کہ

معنی کلام کے بعید الفہم ہون بسبب حذف بعض الفاظ کے جیسے مومن شعر خیال خواب راحت

ہے علاج اس بدگمانی کا + وہ کافر گور مین بھی اب مرا شانہ ہلاتا ہے + مطلب یہ ہے کہ علاج اس

بدگمانی کا کیا ہے کہ وہ کافر گور مین بھی مجھے جگاتا ہے اسکو خواب راحت کا خیال ہے بسبب حذف

الفاظ کیا ہی کے مطلب شعر جلد مفہوم نہین ہوتا یا بسبب کثرت لوازم وغیرہ کے - مومن شعر

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا + ہم الزام اسکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا +

[illegible] ۱۱۵ [illegible]

یعنی یہ معشوق سے جو شکایت نہ سننے کی تو عذر سننے لیا کہ مین تمھارے جذب دل کا امتحان کرتا ہون
اسکو یہ عذر خوب نکل آیا پس یہ اپنے ہی جذب دل کا قصور ہی اسکو الزام نہین + لا اعلم شعر تصویر یار
بھر لیجیو پاس ہی رکھدیجیو میری قبر مین شیشہ گلاب کا + مطلب یہ کہ جب نکیرین مجھسے حال
عشق کا پوچھین گے اور نہ بتاسکین تو تصویر معشوق کی دکھلاؤنگا وہ غش کرجائینگے اُنکے ہوش مین لانے
کے لیے شیشہ گلاب میری قبر مین رکھدیا پس شعر اول کہ جسمین اخلاق کم اور طبیعت عشاق کی اُسکے
مضمون کو سمجھتی ہی معیوب نہین اور شعر دوم کا مضمون از قسم معما داخل عیب ہی ۔ بستم سرقہ
وہ یہ ہی کہ دوسرے شاعر کا کلام چرالیا جاے خواہ صرف الفاظ خواہ معانی خواہ دونون اور واضح ہو
کہ اگر دو شاعر کسی شخص کو سخاوت یا شجاعت وغیرہ مین تعریف کرین یا ہجو کرین تو یہ سرقہ نہین
یا طریقہ تشبیہ و استعارہ کنایہ وغیرہ اگر موافق ہون تو البتہ سرقہ ہی سواے بعض تشبیہات و استعارات
مشہورہ کے مثل تشبیہ شجاع کی شیر اور رستم کے ساتھ اور سخی کی دریا وغیرہ اور رخسار معشوق کی گل
کے ساتھ اور قد کی سرو کے ساتھ وغیرہ اور سرقہ تب ہی کہلائیگا کہ ایک شاعر کلام شاعر دیگر پر واقف
ہو ورنہ توارد ہوگا اور سرقہ دو قسم ہی ظاہر اور غیر ظاہر ۔ سرقہ ظاہر تین قسم ہی انتحال یا نسخ ۔ اغارہ یا
مسخ ۔ المام یا سلخ ۔ انتحال و نسخ وہ کوئی شعر بالکل مع الفاظ و معنی اپنے نام کو لیجاے ۔ جیسے شعر
خدا کرے [illegible] حال سے واقف + نہ ہو مزاج مبارک ملال سے واقف + آتش و رند دونون
کے دیوا نمین موجود ہی ۔ اغارہ و مسخ وہ کہ معنی مع بعض الفاظ کے لے لیے جائین اور بعض الفاظ تبدیل
کردیے جائین جیسے محمد یار بیگ سائل شعر شاخ کو کوئی ہلاوے تو ثمر جھڑتے ہین + اپنی
ہر جنبش مژگان سے گہر جھڑتے ہین + رنگین شعر یون سر شک قطرہ اب شام و سحر جھڑتے
ہین + شاخ پر میوے سے جسطرح ثمر جھڑتے ہین + ذوق شعر ہم اور غیر دونون یکجا بہم نہونگے +
ہم ہونگے وہ نہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے + آزاد شعر اغیار تیرے گھر مین اور ہم بہم نہ ہونگے +
یا آج وہ نہونگے یا آج ہم نہ ہونگے + سودا شعر سُننے بھی پاے نہ لب سے ترے دشنام تمام +
جنبش لب ہمنے [illegible] کام تمام + مصحفی شعر سُننے پاے نہ دہن اُسکے سے دشنام تمام +
جنبش لب ہی مین اپنا تو ہوا کام تمام + خواہ ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کردینا
[illegible] شعر بہار بے سپر جام یار میگذرد + نسیم بچو خدنگ از کنار میگذرد +

سودا شعر بہار بے سپر جام یار گذرے ہے + نسیم تیری چھاتی کے پار گذرے ہے + لاا علم شعر
آلودہ زقطرات عرق دیدہ جبین را + اختر زفلک گر دروے زمین را + سودا شعر آلودہ قطرات
عرق دیکھ جبین کو + اختر پڑے جھانکین ہین فلک پر سے زمین کو + سلخ وہ کہ معنی بالکل لے لین
اور الفاظ بالکل تبدیل کر دین - جرأت شعر مکر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے +
سبھونسے پوچھتا ہے کسنے اسکو مار ڈالا ہے + لاا علم شعر مجھے قتل کرکے رقیبونسے پوچھا + یہ کس کا
پڑا یہان یہ تازہ لہو ہے + کسی نے کہا جسکا وہ سر گرا ہے + کہا کیا مری بھول جانے کی خو ہے + رند
شعر چھڑک دے ہیں سے زخم جگر پہ او جراح + اگر ہے مشک گران لون کا تو کال نہین + ذوق
شعر زخم دل پر یہ کیون مرہم کا استعمال ہے + مشک اگر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے + صبا
شعر چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری مین + کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین + ذوق شعر
ہزار جور جو ہین ہر ستم مین جان کے لیے + ستم شریک ہوا آپ آسمان کے لیے + سرقۂ غیر ظاہر وہ ہے
کہ معنی کو تقلب کر دین یا اور پیرایے مین ادا کرین اور التباس الفاظ مین بھی کم ہو - لست و نکلم
عدول از جادۂ صواب یعنی صحت وزن اور درستی قافیہ کے واسطے تغیر دینا لفظ اصلی کا خواہ
بحرکات خواہ بسکنات خواہ بزیادت حروف خواہ بکمی حروف واضح ہو کہ محمد بن قیس عروضی
خوارزمی نے کہ ۶۱۵ سنہ ہجری مین ایک عالم عروض و قوافی کا ہوا ہے اپنے رسالۃ المعجم فی اشعار
العجم مین لکھا ہے کہ اُستادون نے دس عیب بخت وزن اور درستی قافیہ کے لیے شعر
مین جائز رکھے ہین - وصل قطع تخفیف تشدید قصر مد اسکان تحریک منع صرف - صرف منع وصل
زیادہ کر دینا کسی حرف کا لفظ مین جیسے الف آیا ہوا ہے کے فواتحہ مین اور یاے موجدہ بگردار و بسان
وغیرہ مین اور واو بیرومند و تنومند وغیرہ مین اور ہاے ہوز جیسے شعر مین سودا کے شعر سجود در
سے ترے بہرہ ور رہون اہل زمین + رہے رکوع مین تا قامت سپہر دوتاہ + اور قطع کوئی
حرف حروف اصلی لفظ مین سے ساقط کر دینا + سودا شعر کسطرح شہر کا نہ ہو یہ حال +
شیدی کا فور سا جو ہو کتوال + بجاے کوتوال سے کہ شعر بدرنگ جیسے لید ہے بدبو
ہے چون پشاب + بدمین یہ کہ اصطبل اور جبر گرے ہزار + سید مرتضے علی یزدانی شعر
بجاے پیشاب
طیر چمن بے ہوا اس نستر د نسرین اُداس + کیوڑے مین بو نہ باس مشک کے اوسان خطا +

تخفیف حرف مشدد کو مخفف کرنا جیسے شفقت نور و غم و صنعت وغیرہ کہ مشدد الاصل ہیں اکثر مخفف
استعمال کیے گئے ہیں سالک کا شعر نوح کے اس تنور کا پوچھا جو اس سے ماجرا + دیدۂ تر نے اس گھڑی
رو کے دکھا دیا کہ یوں + تشدید یعنی مخفف کو مشدد لانا جیسے زر و پر وغیرہ اکثر مشدد آیا ہے۔ مومن
شعر ایک ہی جلوہ مہر میں ہوا شق ٹکڑے + جامۂ صبر جیسے کہتے ہیں کتان ہوگا + قصر الف ممدودہ
کا مقصورہ لانا جیسے سودا شعر کہا اس سے کہ بجھے آفتاب + محل کی جا ضرور میں رکھوا + مد مقصورہ کو
ممدودہ لانا جیسے آستر و آیت۔ سودا شعر ہوتا نہ رنگ اطلس گردوں جو ماتمی + خیمے کے آستر کو تیرے
تھا یہ جامہ وار + اسکان حرف متحرک کو ساکن کر دینا۔ امانت شعر شدت جوش جنون پا کے مری
نس نس میں + فصدیں کھلوائیں مری وے کے لہو کی قسمیں + لفظ قسم بفتح سین ہے قسمیں بسکون
سین لکھا۔ امانت شعر پھر تو اب جان بخش کی میں بات سناؤں عیسے ابھی جو کچھ لو میں تو صلوات
سناؤں + اور جیسے حیوان۔ دوران۔ باران وغیرہ۔ تحریک حرف ساکن کو متحرک کر دینا۔ سودا
شعر جیسے کا دیوال بند ایک قرض دار تھا اسکے ادا کرنے میں سخت وہ لاچار تھا + قرض بفتحتین
لکھا۔ ولہ شعر ہے مجھے فیض سخن اسکی ہی مداحی کا + ذات پر جسکی مبرہن کنہہ عز و جل + کنہ بفتحتین
لکھا۔ مومن شعر تو تو کہتا تھا نہیں تجھ بن مجھے آرام و چین + اب جدائی میں مری کیونکر صبر پیدا
ہوا + واضح ہو کہ غلط الکلام تین قسم ہیں۔ لفظی۔ معنوی۔ ترکیبی۔ لفظی وہ جسمیں لفظ غلط ہو
جیسے نادر شعر ہوں جبہ نقش قدوم رسول پاک عیاں + میں رکھوں جبہ ہم کے نادر وہ سنگ
سینے پر + قدم کی جمع اقدام چاہیے۔ معنوی وہ جسمیں معنی غلط اور خلاف
مقصود حاصل ہوں جیسے شعر دو بوسے دیجیے نہیں آتے
مجھے پسند + ایسے ہزار بوسے جو تم ناخوشی سے دو +
ترکیبی جسکی ترکیب غلط ہو۔ آباد شعر آرزو
ہے اسے کاٹے شب مقراض وصل +
بڑھ گئے ہیں حد سے گیسو روز
ہجر یار کے + مقراض شب
وصل چاہیے تھا

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع منشی رام غلام صاحب المتخلص بہ متین صدر قانون گوے ضلع بدایون — بلیغ زمان منشی سحر صاحب + جو ہیں بے بدل خوش نگاران بلاغت

قطعات تاریخ تالیف کتاب لمولفہ

رسالہ جب کہ یہ پہونچا با تمام
ہوئی تالیف سے تب مجکو فرصت
جو پوچھی دل سے میں نے اسکی تاریخ
کہا کہہ ہے یہ معیار البلاغت
۱۸۶۶ ع

جب لکھی گیا رسالہ یہ اردو زبان میں
[illegible] ہوئے مجھکو لغات وافیہ
آئی ندا یہ غیب سے تاریخ کے لیے
[illegible] یہ کیا ہی عروض ورقافیہ
۱۸۶۶ ع

ایضاً سنہ

مجکو ان اوراق کی تالیف سے
جب ہوئی فرصت بفضل حق نصیب
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا
واہ معیار بلاغت ہے عجیب

از نتائج طبع فیض بخش منشی پرور جناب لالہ گنگا پرشاد صاحب برادر خورد جناب مصنف متخلص بجوہر

رسالہ سحر نے لکھا یہ جو دم
کہ ہیں جسمیں سب فن میں غرائب
لکھی تاریخ جوہر نے اسی دم
کہ معیار بلاغت ہے عجائب

از سر دفتر نازک خیالان جناب منشی پیارے لال صاحب بیمس سہسوان

جب عروض وقافیے میں یہ کتاب
میرے مشفق سحر نے تالیف کی
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا
خوب ہے یہ سحر سازی سحر کی
۱۲۹۲ ھ

قطعہ تاریخ طبع ثانی از جناب منشی رام دیال صاحب ساکن بدایونی

گل زیبائے بستان معانی
سعادت مند منشی دیبی پرشاد
لکھا ہے کیا ہی اچھا یہ رسالہ
عروض وقافیہ کا ہے بیان صاف
چھپا تھا گرچہ پہلے بھی یہ نسخہ
از یکتائے دریائے فصاحت
خدا رکھے انھیں دائم سلامت
بلاغت کی بھری ہے جسمیں دولت
معانی کی رقم ہے سب حقیقت
دوبارہ اب ہوئی ہے اسکی نعمت

لکھا ہے انھوں نے یہ نادر رسالہ + جو ہے مرآت روئے صاف بلاغت + اگر طبع کا سال لکھنا ہے تم کو + تو لکھدو متین انکشاف بلاغت +

ہم اہل [illegible] خوش [illegible] دیکھا [illegible] سے [illegible] سے	ہو [illegible] تاریخ لکھنے کی ضرورت کہا [illegible] معیار البلاغت

تقریظ و تاریخ [illegible] بلاغت شمار نیاز عدیم المثال ناظم با کمال جناب منشی کیندن لال صاحب تخلص بہ گوہر دوست مصنف

بدائع نگار [illegible] [illegible] تب جسنے [illegible] کو ارکان رباعی عناصر اربعہ سے موزوں فرمایا اور صنعت طرازی [illegible] بیان ستائش اس شاعر کی ہے جسنے ابیات ایام و لیالی کو مصرعہاے برجستہ شمس و قمر سے مرجع بند بنایا اما بعد شائقان سخن و مبصران علم و فن کو مژدہ ہو کہ ان دنون کتاب لاجواب مجموعۂ فصاحت و براعت الملقب بمعیار البلاغت [illegible] تصنیف منیف قدوۃ البلغاے ذوی الاحترام اسوۂ فصحاے عالی مقام سرآمد فصیحان [illegible] [illegible] لعل کان سخندانی یکتاے گوہر دریاے معانی قربان فرماے اقلیم سخن [illegible] صاحب [illegible] ذریع صورت معانی بیان بدیع طوطی بلند پرواز چمن معانی مقدمۃ الجیش سپاہ [illegible] بیان [illegible] بستان بلاغت [illegible] باتوقیر نحریر عدیم النظیر فرید عصر یکتاے دوران جامع فنون شتی ذوی الراے الصائب جناب منشی بی پرشاد صاحب المتخلص بہ سحر بدایونی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون مطبع نامی گرامی [illegible] منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین طبع ہوا باعث [illegible] خاطر و تفریح طبع ہوا سبحان اللہ کیا عمدہ رسالہ لکھا ہے جس سے تبحر مصنف کا اظہار ہوتا ہے اللہ اللہ منشی صاحب نے کیا عقل کامل و رراے صائب پائی ہے خداوند عالم نے کیسی طبیعت مناسب علم و فن کے عطا فرمائی ہے کہ جس علم و ہنر کی جانب ذرا التفات کی چند روز کی توجہ سے اسمین کمال حاصل [illegible] حکمت کے اقسام ریاضی طبیعی الٰہی [illegible] خوشنویسی منطق وغیرہ بہت علوم و فنون مین صاحب دستگاہ ہین مصنفات [illegible] چنین نظم [illegible] مرآت العلوم رکاز الفیوض خلاصۃ المنطق معیار الاسلام وغیرہ [illegible] بیان [illegible] [illegible] وست ہے ویسا ہی شغل مناسب ہاتھ آیا ہے یعنی اللہ جل شانہ نے عہدہ [illegible] ممتاز فرمایا ہے راقم الحروف کو ایک عرصۂ بعید و مدت مدید سے اُنکے ساتھ ربط و ارتباط ہے بلکہ عہد طفولیت سے [illegible] لیکن اوصاف جمیل جو بیان ہوے وہ معاذ اللہ اس بنا پر نہین بلکہ اظہر من الشمس ہین کچھ مخفی و مشتبہ نہین علاوہ آن رواداری و سخن گیری کا مجکو مرض نہین کسیکی بیجا خوشامد یا مدحت گری [illegible] نہین ہان اظہار حق اپنا شعار ہے راستی پوشی سے ننگ و عار ہے اصل تو یہ ہے کہ جس طرح [illegible] شمس الدین مصنف حدائق البلاغت عربی سے زبان فارسی مین

ان علوم کے مترجم اول ہوئے اسی طرح منشی صاحب گر روے مطلب مین مترجم اول ہین واہ واہ کتاب ہی یا تمامی قواعد و مسائل فصاحت و بلاغت کا انتخاب ہی صرف اس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمایئے سیکڑون نسخہ قدیم و جدید کے مطالعہ سے فارغ ہوجایئے مصنف نے واقعی سحر حلال کیا ہی بڑے بڑے دقایق علوم لکھکر گویا دریا کو کوزے مین بند کردیا ہی تدوین مطالب و تلاش امثلہ مین کیا کیا خون جگر کھایا ہی تب یہ گلدستہ علوم و فنون مرتب فرمایا ہی اگرچہ پیشتر ۱۸۶۷ء مین یہ رسالہ چھپ چکا ہی مگر مصنف نے نظر ثانی کرکے اس مرتبہ فوائد و نکات اور زیادہ کیے ہین اور جو طبع سابق مین سہو و اغلاط ہوگئے تھے وہ سب اصلاح کردیے ہین علاوہ آن اہالیان مطبع نے بھی بڑا کام کیا ہی خوشخطی و صحت و تہذیب کتاب مین نہایت اہتمام کیا ہی بلاریب یہ رسالہ باین ہیئت کذائی بے نظیر و لاجواب ہی اس شاہد پری تمثال کا اگر وہ جمال صبا تھا تو یہ حسن شباب ہی کدھر ہین مشتریان شائق علم و فن کہان ہین خریداران یوسف سخن جلد اس مطلع گران مایہ کو کوڑیون کے مول خریدکر حظ علوم سے مذاق جان شیرین فرمائین اور یہ شعر حسب حال زبان پر لائین شعر جا دوسے چند دادم جان خریدم + بنام ایزد عجب ارزان خریدم + اب اختصار کلام ہی قطعہ تاریخ پر اختتام ہوتا ہی

ذی علم ہین منشی دیبی پرشاد — اللہ رکھے انھین سلامت
خوش سیرت و خوش بیان خوش انداز — خوش خو خوش خلق خوش لیاقت
تصنیف نفیس ہی بہت کچھ — تالیف ثمر لطف ہی بکثرت
مطبوع ہو لیکن بہت کتابین — مشہور ہی جودت طبیعت
چھاپا گیا تھا یہ نسخہ پہلے — اب اسمین ہوئی دوبارہ صحت
زائد کیے اسمین کچھ مضامین — نافع ہی جو سب کو فی الحقیقت
دراصل کتاب ہی یہ نایاب — ہی لائق دید و قدر و قیمت
تصحیح کے بعد جب ہوئی طبع — تاریخ کو دل نے کی اشارت
گوہر نے لکھا یہ مصرعہ سال — معیار مسائل بلاغت ۱۸۸۵